کلمۂ اسلام لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ حق چار یار

یا اللہ مدد

سیرت و خلافت

# سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

مرتبہ

حافظ عبد الوحید الحنفی

مرحبا اکیڈمی

یا اللہ

اصل کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

یا محمد

سیرت خلفاءِ راشدینؓ

تاریخِ اسلام
دُنیا میں اسلام کیسے پھیلا؟
(حصہ ہشتم)

# سیرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

(جدید ایڈیشن)

حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان

مرتبہ
حافظ عبدالوحید الحنفی
چکوال

سلسلہ اشاعت نمبر 34

شائع کردہ: مکتبہ حنفیہ
پرنٹرز، پبلشرز، بک سیلرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
بیسمنٹ یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
0343-4955890

☆☆☆☆

| | |
|---|---|
| نام کتاب: | سیرت صدیق اکبرؓ |
| سلسلہ اشاعت: | 34 بار دوم (جدید ایڈیشن) |
| مؤلف: | حافظ عبدالوحید الحنفی آوڈھروال (چکوال) 0302-5104304 |
| صفحات: | 272 |
| قیمت: | 300 روپے |
| ٹائٹل: | ظفر محمود ملک |
| کمپوزنگ: | **النور** مینجمنٹ چکوال |
| طباعت اول: | 10 ربیع الثانی 1433ھ مطابق 4 مارچ 2012ء |
| طبع ثانی جدید ایڈیشن: | 13 ربیع الثانی 1439ھ مطابق یکم جنوری 2018ء |
| ناشر: | مکتبہ حنفیہ 38 غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور |

ویب سائیٹ: www.alhanfi.com

## ملنے کے پتے:

| | |
|---|---|
| کشمیر بک ڈپو | تلہ گنگ روڈ چکوال 0543-551148 |
| اعوان بک ڈپو | بھون روڈ چکوال 0543-553546 |
| مکتبہ رشیدیہ | بلدیہ مارکیٹ چھپڑ بازار چکوال 0543-553200 |
| کتب خانہ مجیدیہ | بیرون بوہڑ گیٹ ملتان |
| مکتبہ عثمانیہ | بالمقابل دارالعلوم کراچی نمبر 14 |
| اسلامی کتب خانہ | بنوری ٹاؤن کراچی نمبر 5 |
| مکتبہ انوار القرآن | نزد دارالعلوم حنفیہ چکوال 0321-5974344 |

☆☆☆☆

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

# فہرست عنوانات

**باب 1 ........................................ 9**
سیرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ........................ 9
شجرۂ نسب...بنی تیم بن مُرّہ بن کعب ............ 9
خلیفہ اوّل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ . 9
ازواج و اولاد ........................... 9
دوسری زوجہ سے اولاد ................. 12
تیسری زوجہ سے اولاد ................. 12
چوتھی زوجہ سے اولاد ................. 12
لقب عتیق ........................... 12
نام عبد اللہ ........................... 13
لقب صدیقؓ ........................... 13
لقب اَوّاہ ........................... 15
قبولِ اِسلام ........................... 15
جب اسلام لائے تو تجارت کرتے تھے ..... 16
آنحضرتؐ کا مرض الموت میں حضرت ابو بکرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم ........................... 17
حضرت ابو بکرؓ کا حیاتِ رسول ﷺ میں نماز پڑھانا ........................... 18
حضور ﷺ کا صدیق اکبرؓ کی خلافت کا فرمان لکھانے کی خواہش ........................... 19
حضرت ابو بکرؓ کی بیعت ........................... 20
عہد صدیقیؓ کا نظامِ حکومت ........................... 25
نظامِ حکومت میں شامل صوبے ............ 26
عہد صدیقی میں محکمہ قضاء حضرت عمرؓ کے سپرد تھا ........................... 26
بیت المال سے وظیفہ کی مقدار ............ 27
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت ...... 28
بیت المال سے جو کچھ بطور نفقہ لیا، سب واپس کر دیا ........................... 30
دورِ خلافت میں مکہ آمد ........................... 30
حضرت ابو بکرؓ صدیق کا حلیہ ........................... 33
حضرت ابو بکرؓ مہندی اور کسم کا خضاب لگاتے تھے ........................... 33
یارِ غار حضرت ابو بکرؓ صدیق ........................... 35
ابو بکرؓ میرا بھائی اور غار کا ساتھی ہے ......... 36
غار میں صدیق اکبرؓ پر سکینت ........................... 36
(۱)... مناقب ابی بکرؓ حدیث نبوی ﷺ میں 37
مسجد نبوی میں خوختہ ابو بکرؓ ........................... 37
(۲)... شان ابو بکر صدیقؓ ........................... 38
ابو بکرؓ میرے بھائی اور صحابی ہیں ........... 38
(۳)... حضور ﷺ کا اِرشاد... حضرت ابو بکرؓ کی خلافت ........................... 38
شان ابو بکر صدیقؓ (حدیث) خلافت کے لئے تحریر ........................... 39
(۴)... حضور ﷺ کا اِرشاد ........................... 39
شانِ ابو بکر صدیقؓ (حدیث) ........................... 40
(۵)... محبتِ صدیقِ اکبرؓ ........................... 40
حضور ﷺ کا اِرشاد ........................... 40
(۶)... حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کا اِرشاد ........................... 41
حضور ﷺ کے بعد سب سے بہتر حضرت ابو بکرؓ ہیں ........................... 41
(۷)... حضور ﷺ کا اِرشاد ........................... 42
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نیکی کا بدلہ ........................... 42

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید

(۸)... حضرت عمر فاروقؓ کا اِرشاد .......... 42
حضرت ابو بکرؓ کی شان .................. 43
(۹)... حضور ﷺ کا اِرشاد .............. 43
حضرت ابو بکرؓ یارِ غار ہیں .............. 43
(۱۰)... حضور ﷺ کا اِرشاد .............. 43
شان ابو بکر صدیقؓ .................. 44
(۱۱)... حضرت فاروق اعظمؓ کا اِرشاد ........ 44
شان ابو بکر صدیقؓ .................. 44
(۱۲)... حضور ﷺ کا اِرشاد .............. 45
حضرت ابو بکرؓ کی شان... عتیق کا لقب ....... 45
(۱۳)... حضور ﷺ کا اِرشاد .............. 46
حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کی شان... قیامت میں قبر سے اکٹھا نکلنا .............. 46
(۱۴)... حضور ﷺ کا ارشاد .............. 46
شانِ صدیقؓ... جنت میں سب سے پہلے داخلہ . 47
(۱۵)... حضرت فاروق اعظمؓ کا اِرشاد ...... 47
حضرت ابو بکر صدیقؓ کی شان .......... 48
(۱۶)... شانِ ابو بکرؓ صدیق .......... 51
علی المرتضیٰؓ کا ارشاد... ابو بکرؓ کی بر حق خلافت کی دلیل .............. 51
شانِ ابو بکر صدیقؓ... ارشادِ نبوی ﷺ ..... 51
شانِ صدیق اکبرؓ .................. 52
(۱۹)... عہد نبوی میں صدیق اکبرؓ کا نماز پڑھانا 52
حضور ﷺ نے اپنا قائم مقام امام صلوۃ ابو بکرؓ کو بنایا .............. 53
غار اور ہجرت مدینہ .................. 54
سفر ہجرت کے واقعات .......... 55
سفر ہجرت میں کپڑوں کا ہدیہ .......... 56
صدیق اکبرؓ کی شان میں حسان کے اشعار .... 57
حضرت ابو بکرؓ کا مدینہ منورہ میں نکاح ....... 58
حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کو بھائی بھائی بنایا ........ 58
حضور ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کو بھائی بھائی بنایا .............. 59
حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ ادھیڑ اہل جنت کے سردار ہیں .............. 59
مسجد نبوی ﷺ کے ساتھ مکان .......... 59
تمام غزوات میں صدیقؓ ساتھ تھے ........ 60
نجد کے وفد کا امیر بنایا .............. 60
بدر میں جبرائیلؑ ساتھ تھے .......... 60
سب سے زیادہ رحم والا .............. 61
نبی ﷺ کے بعد سب سے زیادہ غیرت دار صدیق اکبرؓ تھے .............. 61
صدیق اکبرؓ کے تین خواب .......... 61
حضور ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کو امیر حج بنایا 62
حضور ﷺ کا خواب، صدیقؓ کی تعبیر ...... 62
صدیقؓ کے دِل میں خوفِ الٰہی .......... 63
بیت المال کے مال کی واپسی .......... 64
مال غنیمت کی تقسیم .......... 64
حضرت ابو بکرؓ کی سلمان کو نصیحت ........ 65
مال خمس کی وصیت .......... 65
حضرت ابو بکرؓ کا حضرت عائشہؓ سے زمین کا مطالبہ .............. 66
حاتم کا ایک شعر .......... 67
حضرت ابو بکرؓ کا شعر میں جواب .......... 68
حضرت عمرؓ کی اشک باری .......... 68
المزنی کی روایت .......... 69
پسندیدہ وصیت .......... 71
حضرت عبد الرحمنؓ بن عوف کی حضرت عمرؓ کے

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

متعلق رائے........................ 72
حضرت عثمانؓ کی حضرت عمرؓ کے متعلق رائے 72
حضرت عمرؓ کی نامزدگی کے متعلق مہاجرین اور انصار سے مشورہ................ 73
حضرت عمرؓ کی سخت مزاجی کے خلاف شکایت 73
حضرت عمرؓ فاروق کی نامزدگی کا فرمان...... 74
حضرت ابو بکرؓ کی بے ہوشی............... 75
نامزدگی کا اعلان........................ 75
حضرت عمرؓ سے تنہائی میں ملاقات......... 76
حضرت ابو بکرؓ صدیق کی دعا............... 76
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات 77
وفات کا دن........................... 85
حضرت ابو بکرؓ کی شدید علالت............ 86
حضرت ابو بکرؓ کی وفات.................. 87
مدت خلافت........................... 87
حضرت ابو بکرؓ صدیق کی عمر............... 87
غسل میت کے لیے وصیّت.............. 88
حضرت ابو بکرؓ کا کفن..................... 89
پرانی چادر کا کفن......................... 89
کفن کی چادروں کی تعداد.................. 89
حضرت ابو بکرؓ کی نماز جنازہ.............. 90
حضرت ابو بکرؓ کی تدفین کا وقت........... 90
اپنی قبر کے لئے صدیقی وصیت............ 91
قبر ابو بکرؓ کے لئے اذن نبوی ﷺ........ 92
حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کا خمیر خاکِ روضہ نبوی ﷺ 92
حضرت صدیق اکبرؓ کی تدفین روضہ نبوی ﷺ کی اجازت........................... 93
ابنِ عساکرؒ کی دوسری تاریخی روایت....... 94
رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں دفن ہونے کی وصیت.......................... 95
حضرت عائشہؓ سے مزارات دیکھنے کی درخواست.............................. 96
حضرت علیؓ کی حضرات ابو بکرؓ و عمرؓ کے متعلق رائے.......................... 97
مکہ میں خوفناک آواز.................. 97
حضرت ابو بکرؓ صدیق کا ورثہ............ 97
حضرت ابو قحافہؓ کی وفات............... 98
حضرت ابو بکرؓ کی انگوٹھی............... 98
حضرات ابو بکرؓ و عمرؓ کے مراتب.......... 99
عہد صدیقؓ کا بیت المال................. 99
مال کی تقسیم میں مساوات............ 100
بیواؤں میں چادروں کی تقسیم.......... 100
بیت المال میں ایک درہم............ 100
باب 2.............................. 102
حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کی فضیلت.......... 102
محمد بن علی کا اِرشاد:................. 102
حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کی شان........... 102
امام زین العابدین کا اِرشاد:.............. 103
حضرت علی المرتضیٰؓ کا اِرشاد:.......... 104
جو شخص جس مٹی سے پیدا ہوا ہے اسی میں دفن ہو گا.............................. 105
روضہ رُسول ﷺ کی شان............. 105
روضہ رسول ﷺ جنت کے باغوں میں سے ہے.............................. 106
حضرت علی المرتضیٰؓ کا فرمان........... 107
مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما........ 108
حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے مناقب و

فضائل ............................ 108
حضرت ابن عباسؓ کا اِرشاد ............ 109
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطبہ ............................ 110
سرورِ کائنات ﷺ کا ارشاد مبارک ..... 111
حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کی شان ............ 111
حضور ﷺ کا اِرشاد ................ 111
ابو بکرؓ و عمرؓ اہل جنت کے بوڑھوں کے سردار ............................ 111
رحمت للعالمین ﷺ کا اِرشاد .......... 112
ابو بکرؓ و عمرؓ کی اقتداء کا حکم ........... 112
حضرت انسؓ کا اِرشاد ................ 112
حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کی شان ............ 112
خاتم النبیین ﷺ کا اِرشاد .......... 113
حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کا مقام .......... 113
حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کی شان ............ 113
سرورِ کائنات ﷺ کا اِرشاد .......... 114
ابو بکرؓ و عمرؓ حضور ﷺ کے وزیر ہیں ..... 114
حضور ﷺ کا اِرشاد ................ 114
حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کی نیکیاں ........... 115
مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما ........ 116
ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل کا بیان 116
امام محمد باقرؒ کا اِرشاد .................. 117
شیعہ کتاب میں امام باقر کا فرمان ......... 117
حضرت علی المرتضیٰؓ کا اِرشاد ............. 117
حضرت ابو بکرؓ کی شان ... سب سے بہادر آدمی کون؟ ............................ 118
حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کے فضائل ... 119
دین میں ابو بکرؓ و عمرؓ کا مقام ............. 120
ابو بکرؓ و عمرؓ کی اقتدا کا حکم ................ 121
ابو بکرؓ و عمرؓ کے جنت میں درجات ........ 121
حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کے فضائل .......... 122
حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کی پیروی کا حکم ....... 123
ابو بکرؓ و عمرؓ کا نام ... عرش پر اللہ کے رسول ﷺ نے لکھا ہوا دیکھا ................. 123
ابو بکرؓ و عمرؓ کا نام ... آسمانوں پر لکھا ہوا دیکھا 124
عرش پر ابو بکرؓ و عمرؓ کا نام لکھا ہوا ہے ..... 124
گلاب کے پھولوں پر ابو بکرؓ و عمرؓ کا نام ..... 125
مدفن حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کے درمیان ..................... 126
قیصر روم کے نام مکتوب گرامی ..............127
قیصر روم کے پاس حضور ﷺ، ابو بکرؓ و عمرؓ کی تصاویر ............................ 128
**باب 3 ............................ 145**
دورِ صدیقی کے تاریخی واقعات ............. 146
**باب 4 ............................ 155**
عہد صدیقیؓ میں فتوحات ..................... 155
مہم (۱)... جیش اُسامہ کی روانگی ............. 155
مہم (۲)... مرتدین سے دوسری لڑائی ........ 161
مہم (۳)... دفاعِ مدینہ... مرتدین کو شکست ... 163
مہم (۴)... عبس اور ذبیان کی سرکوبی ......... 164
عہد نبویؐ میں صوبوں کے گورنروں کا تقرر.. 165
مہم (۵)... قیس بن عبد یغوث کا صنعاء پر قبضہ اور اس کی سرکوبی ............................ 167
مہم (۶)... بنی عمرو بن معاویہ کی سرکوبی ....... 170
مہم (۷)... معرکہ اعلاب... مرتدین کی سرکوبی 171
مہم (۸)... اہل نجران سے معاہدہ کی تجدید .... 172

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

مہم (۹)... حضرت جریرؓ بن عبداللہ کی یمن کو روانگی 173
مہم (۱۰)... نجران کی مہم اور کامیابی 174
مہم (۱۱)... مرتدینِ کندہ کی سرکوبی 175
مہم (۱۳)... قلعہ بخیرہ کا محاصرہ 176
گیارہ جیشوں کی روانگی 178
مہم (۱۴)... طلیحہ اسدی کے خلاف جہاد اور کامیابی 186
مہم (۱۵)... بنی عامر کے مرتدین کی سرکوبی 189
مہم (۱۶)... بنو عامر اور ہوازن کی اطاعت 190
مہم (۱۷)... سلمٰی بنت مالک اور اس کے لشکر کی سرکوبی 191
مہم (۱۸)... مرتدین بنی سُلیم کی سرکوبی 192
مہم (۱۹)... بنی تمیم میں تفرقہ اور مخالفین کی سرکوبی 193
مہم (۲۰)... سجاح کا فرار اور اس کے لشکر کی سرکوبی 197
مہم (۲۱)... حضرت خالدؓ بن ولید کی بطاح کی جانب روانگی 197
مہم (۲۲)... مسیلمہ کذاب کی سرکوبی (جنگ یمامہ) 199
مہم (۲۳)... اہل بحرین کا ارتداد اور دوبارہ قبولِ اسلام 211
مہم (۲۴)... حطم بن ربیعہ کا ارتداد اور اس کی سرکوبی 213
مہم (۲۸)... معرکہ دارین 215
مہم (۲۶)... عمان و مہرہ کے مرتدین کی سرکوبی 217
مہم (۲۷)... اہل مہرہ کی اطاعت اور فریق مخالف کو شکست 220
عراق کی فتوحات 222
مہم (۲۸)... جنگ سلاسل یا جنگ کاظمہ (محرم ۱۲ھ) 222
مہم (۲۹)... جنگ مذار (صفر ۱۲ھ) 224
مہم (۳۰)... جنگ دلجہ (صفر ۱۳ھ) 225
مہم (۳۱)... جنگ اُلیس، فتح امغیشیاء (صفر ۱۳ھ) 226
مہم (۳۲)... حیرہ کی فتح (ربیع الاوّل ۱۳ھ) 226
مہم (۳۳)... جنگ عین التمر / انبار، کلوازی کی فتح 229
مہم (۳۴)... دومتہ الجندل 229
مہم (۳۵)... جنگ فراض (۱۵ ذیقعدہ ۱۲ھ) 229
مہم (۳۶)... جنگ بابل (ربیع الثانی ۱۳ھ) 230
فتوحات شام... مسلمانوں کی شام پر فوج کشی (۱۳ھ) 231
مہم (۳۷)... شام پر لشکر کشی 231
مہم (۳۸)... بصریٰ کی فتح 232
مہم (۳۹)... جنگ اجنادین (۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳ھ) 233
باب 5 236
صحابہؓ کرام خیر اُمت ہیں 236
صحابہؓ کرام اور غیر مسلموں کی شہادت 236
چار یارؓ... خلفائے راشدینؓ 239
۲۔ آیت استخلاف۔ مہاجرین صحابہؓ سے وعدہ خلافت 242
مہاجرین اور انصار سچے مومن ہیں 246
چاروں خلفاء کا انتخاب 246

خلافت نبوت ............................ 247
باب6 ............................ 248
خلافت وحکومت ............................ 248
خلفائے راشدینؓ کا زمانہ خلافت .......... 248
اسلامی دورِ حکومت ............................ 250
خلافت الٰہی ............................ 250
صحابہ کرامؓ کی حکومت کا دورِ ثانی ........ 251
مسلمانوں کی حکومت کا دورِ ثالث ........ 251
مسلمانوں کی حکومت کا دور رابع ......... 251
حکومت کی تعریف ................. 252
حکومت اعلیٰ ............................ 253
حضور ﷺ کا ارشاد ................. 254
خلیفہ کو امام کہنے کی وجہ ..................... 255
کیا تقرر امام ضروری ہے؟ ............ 255
امام کے قریشی النسب ہونے کی شرط .... 256
شرط نسب کی حکمت کیا ہے؟ .............. 257
خلافت وبادشاہت ......................... 258
بادشاہت کیا ہے؟ ......................... 259
مطلق بادشاہت بری نہیں ............... 259
خلافت کیا ہے؟ ......................... 260
حضرت ابو بکرؓ صدیق کو کیوں خلیفہ چنا گیا؟ 260
صدیق اکبرؓ نے فاروقؓ اعظم کو ولی عہد مقرر فرمایا
................................... 261
خلفائے راشدینؓ بادشاہت سے بیزار تھے 261
خلیفہ اوّل حضرت صدیق اکبرؓ کی نبی ﷺ اور اہل
بیتؓ سے قرابت .................. 262
صاحب بمعنی یار ..................... 264
آیت غار ............................ 264
حدیث نبوی ﷺ میں چار یارؓ کی شان ... 265
خلفاءؓ اربعہ کی فضیلت ................. 266
مسجد قباء کا سنگ بنیاد .................. 267
مسجد نبوی کی تعمیر میں خلفائے ثلٰثہ کے تین پتھر
................................... 267
سنگریزوں کا تسبیح پڑھنا... معجزہ نبوی ﷺ 268
خلفاءؓ ثلاثہ کے ہاتھوں میں سنگریزوں کی تسبیح
................................... 269
میرے بعد امر خلافت کے متولی پہلے ابو بکرؓ پھر عمرؓ
ہوں گے ......................... 269
ابو بکرؓ و عمرؓ خلفاءِ راشدین میں سے تھے ....... 270
دورِ خلافت حضرت ابو بکر صدیقؓ ........ 271
مدت خلافت ......................... 272


☆☆☆☆

باب 1

# سیرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْم
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَخُلَفَاءِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

## شجرہ نسب...بنی تیم بن مُرّہ بن کعب

## خلیفہ اوّل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

☆... نام عبداللہ بن ابی قحافہ تھا۔ ابی قحافہ کا نام عثمان بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرّہ تھا۔ ان کی والدہ ام الخیر تھیں۔ جن کا نام سلمٰی بنت صخر بن عامر بن کعب بن تیم بن مرہ تھا۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳)

## ازواج و اولاد

(۱) ... حضرت ابو بکرؓ کی اولاد میں حضرت عبداللہؓ اور اسماءؓ ذات النطاقین تھیں۔ اور ان دونوں کی والدہ قتیلہ بنت عبدالعزیٰ بن عبد اسعد بن نضر بن مالک بن حِسْل بن عامر بن لوّی تھیں۔[1]

---

1 طبقات ابنِ سعد ج۳

## حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا شجرہ نسب

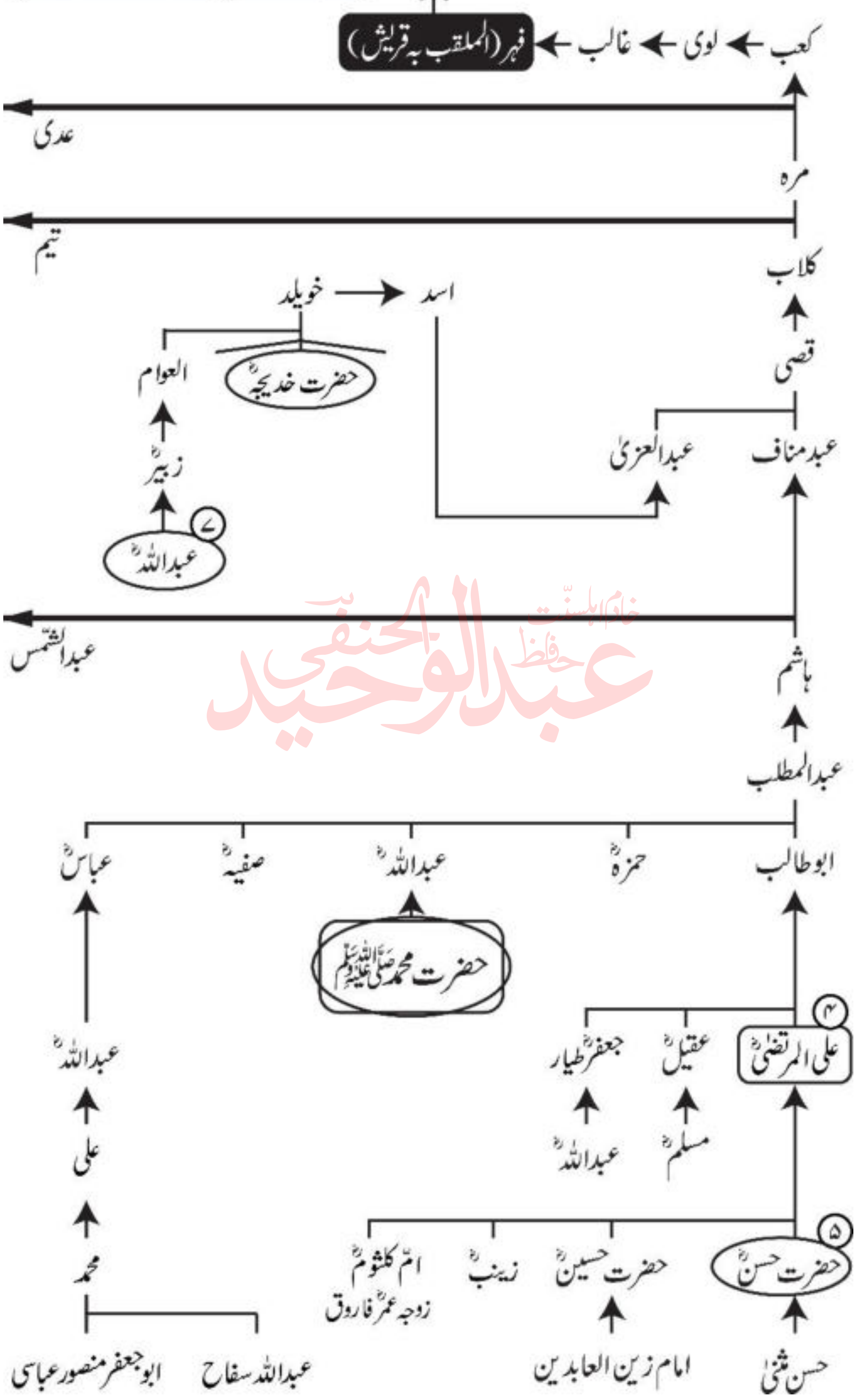


خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

# خلفائے صحابہؓ کا شجرہ نسب

## خاندان قریش کی شاخیں

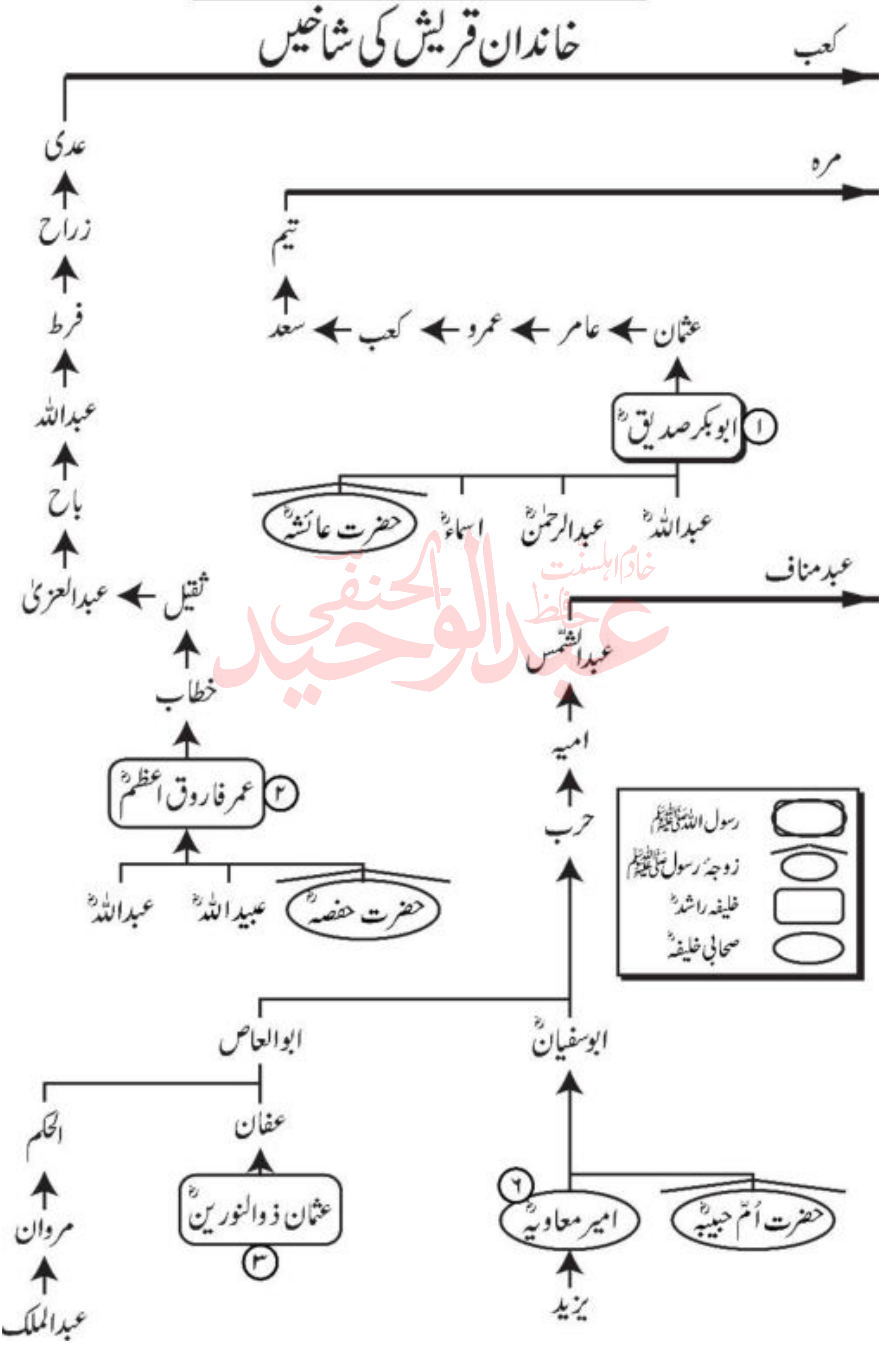


خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

## دوسری زوجہ سے اولاد

(۲) ... حضرت عبدالرحمنؓ اور حضرت عائشہؓ ان دونوں کی والدہ اُم رومان بنت عامر بن عویمر بن عبد شمس بن عتّاب بن اُذینہ بن سبیع بن دہمان بن الحارث بن غنم بن مالک بن کنانہ تھیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ اُم رومان بنت عامر بن عمیرہ بن ذہل بن دہمان بن الحارث بن غنم بن مالک بن کنانہ تھیں۔

## تیسری زوجہ سے اولاد

(۳)... محمد بن ابی بکرؓ ان کی ماں حضرت اسماءؓ بنت عمیس بن معد بن تیم بن الحارث ابن کعب بن مالک بن قحافہ بن عامر بن مالک بن نسر بن وہب اللہ ابن شہران بن عفرس بن حلب بن اقتل تھیں۔ اور ابن اقتل خثعم تھے۔

## چوتھی زوجہ سے اولاد

(۴) ... ام کلثوم بنت ابی بکرؓ، ماں حبیبہؓ بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیر بنی حارث بن الخزرج میں سے تھیں۔ ان کی ولادت میں تاخیر ہوئی۔ حضرت ابو بکرؓ کی وفات ہو گئی تو وہ پیدا ہوئیں۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳)

## لقب عتیق

☆... حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ اُن سے پوچھا گیا کہ حضرت

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

ابو بکرؓ کا نام عتیق (آزاد) کیوں رکھا گیا؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُن کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ یہ آگ (دوزخ) سے اللہ کے آزاد کیے ہوئے ہیں۔

## نام عبد اللہ

مغیرہ بن زیاد سے مروی ہے کہ میں نے ابن ابی ملیکہ سے حضرت ابو بکرؓ صدیق کے بارے پوچھوا بھیجا کہ ان کا کیا نام تھا؟ وہ ان کے پاس گئے۔ دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ ان کا نام عبد اللہ بن عثمان تھا۔ عتیق صرف لقب کے طور پر مشہور ہوئے۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳)

(۲)... حضرت عائشہؓ اُمّ المومنین سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مکان میں تھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اصحابؓ باہر کے میدان میں تھے۔ میرے اور ان کے درمیان پردہ تھا۔ حضرت ابو بکرؓ آئے تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جسے آتش دوزخ سے عتیق (آزاد) کی طرف دیکھنے سے مسرت ہو، وہ ان کی طرف دیکھے“۔

اُن کا وہ نام جو ان کے گھر والوں نے رکھا، عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو تھا۔ لیکن اس پر عتیق غالب آگیا۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳)

## لقب صدیق

☆... ابو وہب مولائے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ میں نے شب اسریٰ (شب معراج) میں حضرت

جبریلؑ سے کہا کہ قوم میری تصدیق نہیں کرے گی۔ تو انہوں نے کہا: حضرت ابو بکرؓ آپ کی تصدیق کریں گے، وہ صدیق ہیں۔[1]

(۲)... حضرت عبداللہؓ بن وعمرو بن العاص سے مروی ہے کہ تم لوگوں نے حضرت ابو بکرؓ کا نام صدیق رکھا اور صحیح رکھا۔[2]

(۳)... مسلم بن البطین سے مروی ہے:

اَنَا نَعَاتِبُ لَا اُبَالِکَ عَصُبَبَۃٍ
عَلِقُوا الْفِرىٰ وَ بَرُّوا مِنَ الصَّدِیقِ

اے پدر مردہ! ہم اس جماعت کو ملامت کرتے ہیں، جنہوں نے کذب وافترا کو دل میں جگہ دی اور صدیقؓ سے بیزار ہو گئے۔

وَ بَرْدا سفَاھَا مِنُ وَزِیُرِ نَبِیّھم
تَبًّا لِمَن یَبْرأُ مِنَ الْفَارُوُقِ

نادانی سے اپنے نبی ﷺ کے وزیرؓ سے بری ہو گئے۔ اس شخص کی تباہی جو فاروقؓ سے بیزار ہوا۔

اِنّی عَلٰی رَغْمِ العَدَاۃِ لَقَائِلُ
وَ اَنَا بِدِیُنِ الصّادِقِ الْمَصُدُوُقِ

میں دشمنوں کے برخلاف قائل ہوں اور میرا دین صادق ومصدوق

---

[1] طبقات ابنِ سعد ج۳ ص ۱۸

[2] طبقات ابنِ سعد ج۳

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا دین ہے۔(طبقات ابنِ سعد ج ۳)

## لقب اَوّاہ

(۱)... ابراہیم بن النخعیؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کا نام ان کی رحم دلی و نرمی کی وجہ سے اَوّاہ (درد مند) رکھ دیا گیا تھا۔

(۲)... ابی سریحہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر کہتے سنا کہ خبر دار! ابو بکرؓ اوّاہ (درد مند و رحم دل) اور قلب کو خدا کی طرف پھیرنے والے تھے۔ خبر دار! عمرؓ نے اللہ سے اخلاص کیا تو اللہ نے بھی ان سے خالص محبت کی۔(طبقات ابنِ سعد ج۳ ص ۱۸)

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

## قبولِ اِسلام

ابی اروی الدوسی (اور متعدد طریق سے) مروی ہے کہ سب سے پہلے جو شخص اسلام لائے وہ سیدنا ابو بکرؓ صدیق ہیں۔(طبقات ابنِ سعد ج ۳)

(۲)... ابراہیم سے مروی ہے کہ سب سے پہلے جس نے نماز پڑھی وہ حضرت ابو بکرؓ صدیق ہیں۔(طبقات ابنِ سعد ج۳ ص ۱۹)

(۳)... حضرت اسماءؓ بنت ابی بکرؓ سے مروی ہے کہ سب مسلمانوں سے پہلے میرے والد اسلام لائے۔ واللہ میں اپنے والد کو بس اتنا سمجھتی تھی کہ وہ ایک دین کے پیرو ہیں۔(طبقات ابنِ سعد ج۳ ص ۱۹)

(۴)... حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ وہ بچپن میں اپنے والدین کو سوائے اس کے نہ سمجھتی تھی کہ وہ دونوں ایک دین کے پیرو ہیں۔ ہم پر

کبھی کوئی دن ایسا نہیں گزرا کہ رسول اللہ ﷺ صبح و شام ہمارے پاس نہ آئے ہوں۔ (یہ ابتدائے اسلام کا واقعہ ہے، جب حضرت عائشہ رض چند سال کی تھیں)۔

(۵) ... عامر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت بلال رض سے پوچھا کہ کون آگے بڑھ گیا؟ انہوں نے کہا کہ حضرت محمد ﷺ۔ اُس شخص نے کہا کہ کس نے پہلے نماز پڑھی؟ حضرت بلال رض نے کہا کہ حضرت ابو بکر رض نے۔ اس شخص نے کہا کہ میری مراد "لشکر میں" تھی۔ حضرت بلال رض نے کہا کہ میری مراد صرف "خیر میں" تھی۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳)

## جب اسلام لائے تو تجارت کرتے تھے

(۱) ... ھشام بن عروہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہ حضرت ابو بکر رض صدیق جس روز اسلام لائے، ان کے پاس چالیس ہزار درہم تھے۔

(۲) ... اسامہ بن زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت ابو بکر رض تجارت میں مشہور تھے۔ حضرت نبی ﷺ اس حالت میں مبعوث ہوئے کہ حضرت ابو بکر رض کے پاس چالیس ہزار درہم تھے۔ چنانچہ وہ انہی سے (مسلم) غلام آزاد کرتے اور مسلمانوں کو قوت پہنچاتے، یہاں تک کہ وہ پانچ ہزار درہم مدینہ لائے۔ پھر ان میں وہی کرتے رہے، جو مکہ میں کرتے تھے۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳)

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

## آنحضرتؐ کا مرض الموت میں حضرت ابو بکرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم

(۱) ابی موسیٰ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے۔ درد شدید ہو گیا۔ تو فرمایا: ابو بکرؓ کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

حضرت عائشہؓ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! حضرت ابو بکرؓ نرم دل ہیں۔ وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے (تو اپنی رقت قلب کی وجہ سے) شاید لوگوں کو قرآن سنا نہ سکیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ابو بکرؓ ہی کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ تم لوگ یوسفؑ کی ساتھ والیاں ہو (کہ جس طرح انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو زلیخا کی محبت سے بری کیا تھا، اسی طرح تم حضرت ابو بکرؓ کو لوگوں کی امامت سے بری کرنا چاہتی ہو)۔

(۲) عبد اللہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اُٹھا لیے گئے تو انصار نے کہا کہ ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر تم (مہاجرین) میں سے۔ حضرت عمرؓ اُن لوگوں کے پاس آئے اور کہا: اے گروہ انصار! کیا تمہیں معلوم نہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں؟ اُن لوگوں نے کہا: کیوں نہیں (معلوم ہے)۔

حضرت عمرؓ نے کہا کہ پھر تم میں سے کس کا دل خوش ہو گا کہ وہ حضرت ابو بکرؓ کے آگے ہو۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ کے آگے ہوں۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳ ص ۲۳)

(۳) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کا مرض شدید ہو گیا تو حضرت بلالؓ نماز کی اطلاع دینے آئے۔ فرمایا: ابو بکرؓ کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ لوگوں نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ نماز پڑھائیں۔

حضرت ابو بکرؓ نے نماز شروع کر دی تو رسول اللہ ﷺ کو تکلیف میں تخفیف محسوس ہوئی۔ آپ کھڑے ہو گئے۔ دو آدمیوں کے سہارے اس طرح روانہ ہوئے کہ دونوں پاؤں مبارک زمین سے مس کر رہے تھے۔ اسی طرح مسجد میں داخل ہوئے۔

حضرت ابو بکرؓ نے آہٹ سنی تو پیچھے ہٹنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے اشارہ کیا کہ تم جس طرح تھے، اسی طرح کھڑے رہو۔ رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور حضرت ابو بکرؓ کی بائیں جانب بیٹھ گئے۔

رسول اللہ ﷺ بیٹھ کے لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ آنحضرت ﷺ کی نماز کی اقتدا کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابو بکرؓ کی نماز کی اقتدا کر رہے تھے۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳ ص ۲۴)

## حضرت ابو بکرؓ کا حیاتِ رسول ﷺ میں نماز پڑھانا

فضیل بن عمرو الفقیمی سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے نبی ﷺ کی حیات میں تین مرتبہ لوگوں کو نماز پڑھائی (جس میں آپ نے خود اُن کی اقتدا کی، ورنہ یوں تو انہوں نے سترہ (۱۷) مرتبہ نماز

پڑھائی)۔(طبقات ابن سعد ج۳ ص۲۴)

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صدیق اکبرؓ کی خلافت کا فرمان لکھانے کی خواہش

(۱) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے والد اور بھائی کو بلا دو تا کہ میں ابو بکرؓ کو ایک فرمان لکھ دوں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ کوئی کہنے والا (خلافت کے لئے) کہے اور تمنا کرے۔ حالانکہ اللہ بھی اور مومنین بھی سوائے ابو بکرؓ کے (سب کی خلافت سے) انکار کریں گے (اور انہی پر اتفاق کریں گے۔ ایسا ہی ہوا بھی)۔[1]

(۲) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عارضہ میں شدت ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد الرحمن بن ابی بکرؓ کو بلایا اور فرمایا کہ میرے پاس (کتف) کاغذ لاؤ تا کہ میں ابو بکرؓ کے لیے فرمان لکھ دوں کہ (ان کی خلافت میں) اُن پر اختلاف نہ کیا جائے۔

حضرت عبد الرحمنؓ نے ارادہ کیا کہ کھڑے ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹھو (کاغذ لانے کی اور لکھنے کی ضرورت نہیں، کیوں کہ) اللہ کو اور مومنین کو اس سے انکار ہے کہ ابو بکرؓ پر اختلاف کیا جائے۔

(۳) عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوئے تو حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ مجھے عبد الرحمن بن ابی بکرؓ کو بلا دو۔ میں ابو بکرؓ کے لئے ایک فرمان لکھ دوں تا کہ میرے بعد کوئی ان پر

[1] طبقات ابنِ سعد ج۳ ص۲۵

اختلاف نہ کرے۔ (بہ روایت عفان) تا کہ مسلمان ان کے بارے میں اختلاف نہ کریں۔ پھر (حضرت عائشہؓ سے) فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ معاذ اللہ کہ مومنین ابو بکرؓ (کی خلافت) میں اختلاف کریں۔[1]

(۴) ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ اس حالت میں حضرت عائشہؓ سے سنا کہ ان سے سوال کیا گیا کہ اے اُمّ المومنین! رسول اللہ ﷺ اگر کسی کو خلیفہ بناتے تو کس کو بناتے؟

انہوں نے کہا: حضرت ابو بکرؓ کو۔ پوچھا گیا کہ حضرت ابو بکرؓ کے بعد؟ تو انہوں نے کہا: حضرت عمرؓ کو۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳)

(۵) محمد بن قیس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تیرہ (۱۳) روز مریض رہے۔ جب آپ تخفیف پاتے تو مسجد میں نماز پڑھتے۔ اور جب مرض کی شدت ہوتی تو حضرت ابو بکرؓ (مسجد میں امام بن کر) نماز پڑھاتے تھے۔ (طبقات ابنِ سعد جلد سوم)

## حضرت ابو بکرؓ کی بیعت

(۱)... ابراہیم التیمی سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اُٹھا لیے گئے تو حضرت عمرؓ حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس آئے اور کہا کہ اپنا ہاتھ پھیلایئے کہ میں آپ سے بیعت کروں۔ آپ رسول اللہ ﷺ

[1] طبقات ابنِ سعد ج ۳ ص ۲۶

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

کے ارشاد کی بنا پر اس اُمت کے امین ہیں۔

حضرت ابو عبیدہؓ نے کہا کہ جب سے تم اسلام لائے، میں نے تمہارے لیے اس سے قبل ایسی غفلت کبھی نہیں دیکھی۔ کیا تم مجھ سے بیعت کرتے ہو، حالانکہ تم میں حضرت صدیقؓ، ثانی اثنین (غارِ ثور میں دو میں کے دوسرے) موجود ہیں؟ (طبقات ابنِ سعد ج۳ ص ۲۷)

(۲)... محمد سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو لوگ حضرت ابو عبیدہؓ کے پاس آئے۔ انہوں نے کہا: کیا تم لوگ (بیعت خلافت کے لئے) میرے پاس آتے ہو؟ حالانکہ تم میں (ثالث ثلاثہ) تین میں سے تیسرے (اللہ و رسول ﷺ اور ابو بکرؓ غارِ ثور میں تھے) موجود ہیں۔

ابو عون نے کہا کہ میں نے محمد سے کہا کہ ثالث ثلاثہ (تین میں سے تیسرے) کے کیا معنی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ تم یہ آیت نہیں دیکھتے کہ:

اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

ترجمہ: (جب وہ دونوں یعنی رسول اللہ ﷺ اور ابو بکرؓ صدیق) غار میں تھے، جب کہ وہ (رسول اللہ ﷺ) اپنے صاحب (ساتھی، صدیقؓ) سے کہتے تھے کہ تم غمگین نہ ہو، کیوں کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

جب رسول اللہ ﷺ اور صدیقؓ کے ساتھ اللہ تھا، تو گویا غار میں

تین تھے اور اُن تین میں سے تیسرے صدیقؓ تھے۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳)

(۳)... حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ میں نے اس وقت حضرت عمرؓ بن الخطاب سے سنا، جب انہوں نے بیعت ابی بکرؓ کا ذِکر کیا کہ تم میں حضرت ابوبکرؓ کی مثل کوئی نہیں، جس کی طرف (سفر کرنے کے لیے) اونٹوں کی گردنیں کاٹی جائیں۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳ ص ۲۶)

(۴)... قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد انصار حضرت سعد بن عبادہؓ کے پاس جمع ہوئے۔ حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ و ابوعبیدہؓ بن الجراح وہاں گئے۔

حضرت حباب بن المنذرؓ کھڑے ہوئے، بدری تھے (یعنی غزوۂ بدر میں شریک تھے)۔ انہوں نے کہا: ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک تم میں سے۔ ہم لوگ واللہ! اے جماعت مہاجرین! تم پر حسد نہیں کرتے۔

حضرت ابوبکرؓ صدیق نے گفتگو کی اور کہا کہ مہاجرین سے امیر ہو اور تم لوگ وزیر۔ یہ امر (خلافت) ہمارے اور تمہارے درمیان آدھا ہو، جیسا کہ کھجور کا پتہ کاٹا جاتا ہے۔ سب سے پہلے اُن سے حضرت بشیر بن سعد ابوالنعمانؓ انصاری نے بیعت کی۔

(۵)... ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب حضرت ابوبکرؓ والی ہوئے تو انہوں نے لوگوں کو خطبہ سنایا۔ اللہ کی حمد و ثنا کی۔ پھر کہا:

"اما بعد! لوگو! میں تمہارے امر (خلافت) کا والی تو ہو گیا، لیکن میں

تم سے بہتر نہیں ہوں۔ قرآن نازل ہوا اور نبی ﷺ نے طریقے مقرر کر دیئے۔ آپ نے ہمیں سکھایا اور ہم سیکھ گئے۔ خوب جان لو کہ تمام عقلوں سے بڑھ کر عقل مندی تقویٰ ہے اور تمام حماقتوں سے بڑھ کر حماقت بدکاری ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں جو کمزور ہیں، میرے نزدیک وہی بڑے زبردست ہیں، یہاں تک کہ اُن کا حق میں دلا دوں۔ اور تم میں جو زبردست ہے، وہی میرے نزدیک بڑا کمزور ہے، یہاں تک کہ حق کو اس سے لے کے مستحق کے سپرد کر دوں۔ لوگو! میں پیروی کرنے والا ہوں، ایجاد کرنے والا نہیں ہوں۔ اگر میں اچھا کروں تو میری مدد کرو اور اگر میں ٹیڑھا ہو جاؤں تو مجھے سیدھا کرو"۔ (طبقات ابن سعد ص ۲۸)

(۶)... طلحہ بن مصرف سے مروی ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ میں نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے کس طرح لوگوں پر وصیت تحریر فرمائی اور انہیں اس کا حکم دیا؟ انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی۔ ہذیل نے کہا: کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے وصی پر زبردستی حکومت کرتے تھے؟ (ہرگز نہیں) حضرت ابو بکرؓ کو ضرور پسند تھا کہ اگر وہ رسول اللہ ﷺ کی جانب سے کوئی ہار (موتیوں کی لڑی) پاتے تو اپنی

ناک میں سوراخ کر کے پہن لیتے (یعنی اگر آنحضرت ﷺ کی وصیت ہوتی تو حضرت ابو بکرؓ ضرور اس پر عمل کرتے)۔(طبقات ابنِ سعد ج۳ ص ۲۸)

(۷)... حضرت حسنؓ سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے کہا کہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو ہم نے امر (خلافت) میں نظر کی۔ ہم نے نبی کریم ﷺ کو اس حالت میں پایا کہ آپ نے حضرت ابو بکرؓ کو نماز میں آگے کر دیا۔ لہٰذا ہم اپنی دُنیا کے لیے اس شخص سے راضی ہو گئے، جس سے رسول اللہ ﷺ اپنے دین کے لیے راضی ہوئے۔ ہم نے حضرت ابو بکرؓ کو آگے کر دیا (اور انہیں بالاتفاق خلیفہ بنادیا)۔

(۸)... حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ اپنی بیماری میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس اس حالت میں آئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے تو آپ ﷺ نے وہیں سے قرأت شروع کی، جہاں تک حضرت ابو بکرؓ پہنچے تھے۔

(۹)... ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا: اے خلیفۃ اللہ! تو انہوں نے کہا کہ میں اللہ کا خلیفہ نہیں ہوں، میں رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ ہوں۔ اور میں اسی سے خوش ہوں۔ 1

(۱۰)... حضرت سعیدؒ بن المسیب سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو مکہ ہل گیا (یعنی زلزلہ آگیا)۔ حضرت ابو قحافہؓ نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

حضرت ابو قحافہؓ نے کہا کہ پھر ان کے بعد لوگوں کا کون والی ہوا؟ لوگوں نے کہا: آپ کے بیٹے (حضرت ابو بکرؓ)۔ انہوں نے کہا: کیا بنو عبد شمس اور بنی مغیرہ اس سے راضی ہیں؟ لوگوں نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا کہ جس کو اللہ دے، اس کا کوئی روکنے والا نہیں۔ اور جس کو اللہ حکومت نہ دے، اس کا کوئی دینے والا نہیں۔

راوی نے کہا کہ اس کے بعد ایک مرتبہ پھر مکہ ہل گیا (یعنی زلزلہ آیا)، جو پہلی جنبش سے کم تھی۔ حضرت ابو قحافہؓ نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: آپ کے بیٹے (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ) فوت ہو گئے۔ حضرت ابو قحافہؓ نے کہا کہ یہ بہت بڑی خبر ہے۔[1]

## عہد صدیقیؓ کا نظام حکومت

حضرت ابو بکرؓ صدیق کے عہد خلافت و حکومت میں نظام حکومت وہی رہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تھا۔ تمام اُمورِ ملکی صحابہؓ کبار کے مشوروں سے انجام پاتے تھے۔

ان میں (۱) حضرت عمرؓ فاروق (۲) حضرت عثمانؓ ذوالنورین (۳) حضرت علیؓ المرتضیٰ (۴) حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح (۵) حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف شامل تھے۔

1 طبقات ابنِ سعد ج۳ ص۲۸

## نظامِ حکومت میں شامل صوبے

تمام ملک کے آٹھ صوبے تھے:

(۱)مدینہ منورہ (۲)مکہ مکرمہ (۳)طائف

(۴)نجران (۵)صنعاء (۶)حضر موت

(۷)بحرین (۸)دومۃ الجندل

## عہد صدیقی میں محکمہ قضاء حضرت عمرؓ کے سپرد تھا

(۱۳)... عطا بن السائب سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو ایک روز صبح کو وہ بازار کی طرف جا رہے تھے۔ اُن کے کندھے پر وہ کپڑے تھے، جن کی وہ تجارت کرتے تھے۔

اُنہیں حضرت عمرؓ بن الخطاب اور ابو عبیدہؓ بن الجراح ملے۔ دونوں نے کہا: خلیفہ رسول اللہ! آپ کہاں کا ارادہ کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: بازار کا۔ دونوں نے کہا کہ آپ یہ کرتے ہیں، حالانکہ امر مسلمین کے والی ہیں؟ انہوں نے کہا: پھر میں اپنے عیال کو کہاں سے کھلاؤں؟ دونوں نے اُن سے کہا کہ آپ چلیے، ہم آپ کا کچھ حصہ مقرر کرتے ہیں۔ وہ اُن کے ہمراہ گئے۔ اُن لوگوں نے روزینہ نصف بکری اور پہننے کو کپڑے بیت المال سے مقرر کیا۔

پھر حضرت عمرؓ نے کہا: محکمہ قضا میرے سپرد ہے اور حضرت

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

ابو عبیدہؓ نے کہا کہ محکمہ فئی (مال غنیمت) میرے سپرد ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ مہینہ گزر جاتا، مگر دو آدمی بھی فیصلہ کرانے کے لئے میرے پاس نہ آتے (یعنی امن و دیانت اس قدر تھی کہ جھگڑے کی نوبت ہی نہیں آتی تھی)۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳ ص۲۹)

(۱۴)... عمیر بن اسحاق سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابو بکرؓ صدیق کی گردن پر ایک عبا پڑی ہوئی دیکھی تو اس نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ مجھے دیجیے کہ میں آپ سے اس کی کفایت کروں (یعنی میں اُٹھا کے پہنچادوں)۔ انہوں نے کہا کہ تم مجھ سے الگ رہو۔ تم اور ابن الخطابؓ مجھے میرے عیال سے غفلت میں نہ ڈالو۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳ ص۲۹)

## بیت المال سے وظیفہ کی مقدار

(۱۵)... حمید بن ہلال سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکرؓ والی ہوئے تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اصحابؓ نے کہا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے خلیفہ کو اتنا حصہ دو جو انہیں غنی (بے نیاز) کر دے۔ لوگوں نے کہا: ہاں۔ جب ان کی دونوں چادریں پرانی ہو جائیں تو انہیں رکھ دیں اور ویسی ہی دو اور لے لیں۔ سفر کریں تو اپنی سواری اور اپنے اہل کا وہ خرچ جو خلیفہ ہونے سے پہلے کرتے تھے (لے لیا کریں)۔ ابو بکرؓ نے کہا: میں راضی ہوں۔ (طبقات ابن سعد ص۲۹)

(۱۶)... عمرو بن میمون نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب حضرت ابو بکرؓ خلیفہ بنائے گئے تو مسلمانوں نے ان کے لئے دو ہزار (درہم سالانہ) مقرر کر دیئے۔ (طبقات ابن سعد ج۳ص ۲۹)

یعنی سات درہم تقریباً خرچہ یومیہ وظیفہ مقرر ہوا، جو وفات کے وقت واپس بیت المال میں جمع کرانے کی وصیت کر گئے۔ اور وصیت کے مطابق لیا گیا سب وظیفہ واپس جمع کرادیا گیا۔

## حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت

ابی وجزہ وغیرہم سے (پانچ طرق کے علاوہ اور بھی رواۃ سے) مروی ہے کہ دو شنبہ ۸ ربیع الاول ۱۱ھ کو رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی۔ تو اسی روز حضرت ابو بکرؓ صدیق سے بیعت کی گئی۔

اُن کا مکان السُنح میں اپنی زوجہ حضرت حبیبہؓ بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے پاس تھا۔ وہ بنی حارث بن الخزرج میں سے تھیں۔ انہوں نے اپنے لیے بالوں کا ایک حجرہ بنالیا تھا۔ مدینہ کے مکان میں منتقل ہونے تک اس پر کچھ اضافہ نہ کیا۔

بیعت کے بعد بھی چھ مہینے تک وہیں السُنح میں مقیم رہے۔ صبح کو پیادہ مدینہ آتے یا گھوڑے پر سوار ہو کر آتے۔ جسم پر تہمد اور چادر ہوتی جو گیرو (لال مٹی) میں رنگی ہوتی۔ وہ مدینہ پہنچ جاتے۔ سب نمازیں لوگوں کو پڑھاتے۔ جب پڑھ چکتے تو اپنے اہل کے پاس السنح واپس ہو جاتے۔

جب وہ موجود ہوتے تو لوگوں کو نماز پڑھاتے اور جب نہ ہوتے تو حضرت عمرؓ بن الخطاب نماز پڑھاتے۔

جمعے کے روز دن نکلنے تک السنح میں مقیم رہ کر اپنے سر اور ڈاڑھی کو مہندی کے (خضاب میں) رنگتے۔ نماز جمعہ کے اندازے سے چلتے اور لوگوں کو جمعہ پڑھاتے۔ تاجر تھے، اس لیے ہر روز بازار جا کر خرید و فروخت کرتے۔

اُن کا بکری کا ایک گلہ تھا، جو ان کے پاس آتا۔ اکثر وہ خود اُن (بکریوں) کے پاس جاتے اور اکثر ان بکریوں میں اُن کی کفایت (خدمت و سربراہی) کی جاتی اور اُن کے لئے اُنہیں چارا دیا جاتا تھا۔ وہ محلے والوں کے لیے اُن کی بکریوں کا دُودھ دوہا کرتے۔

بیعت خلافت کے بعد محلے (یا قبیلے) کی ایک لڑکی نے کہا: اب ہمارے گھر کی اونٹنیاں نہیں دوہی جائیں گی۔ حضرت ابو بکرؓ نے سنا تو کہا: کیوں نہیں؟ اپنی جان کی قسم! میں تمہارے لیے ضرور دوہوں گا اور مجھے اُمید ہے کہ میں نے جس چیز کو اختیار کیا، وہ مجھے اس عادت سے نہ روکے گی، جس پر میں تھا۔ وہ اُن کے لیے دوہا کرتے۔

اسی حالت میں وہ چھ مہینے تک السُنح میں رہے۔ پھر مدینہ آ گئے اور وہیں مقیم ہو گئے۔ اپنے کام پر نظر کی تو کہا: واللہ لوگوں کے امر (خلافت) میں تجارت کی گنجائش نہیں۔ سوائے اس کے اُن کے لئے کچھ

مناسب نہیں کہ فارغ رہیں اور اُن کے حال پر نظر رکھیں۔ میرے عیال کے لیے بھی بغیر اس چیز کے چارہ نہیں جو اُن کے لئے مناسب ہو (یعنی نفقہ)۔

انہوں نے تجارت ترک کر دی اور روز کا روز مسلمانوں کے مال (بیت المال) سے اتنا نفقہ لے لیتے جو ان کے اور اُن کے عیال کے لئے کافی ہو۔ وہ حج کرتے اور عمرہ کرتے۔ (طبقات ابن سعد ج۳ ص۳۰)

## بیت المال سے جو کچھ بطور نفقہ لیا، سب واپس کر دیا

جب وفات کا وقت آیا تو حضرت ابو بکرؓ صدیقؓ نے کہا کہ ہمارے پاس مسلمانوں کا جو مال ہے، اُسے واپس کر دو۔ میں اس مال میں سے کچھ لینا نہیں چاہتا۔ میری وہ زمین جو فلاں فلاں مقام پر ہے، مسلمانوں کے لئے اُن کے اموال کے عوض ہے، جو میں نے (بطور نفقہ) بیت المال سے لیا۔ یہ زمین، اونٹنی، تلوار پر صیقل کرنے والا غلام اور چادر جو پانچ درہم کی تھی، سب حضرت عمرؓ کو دے دیا گیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ انہوں نے اپنے بعد والے کو مشقت میں ڈال دیا۔ (طبقات ابن سعد ج۳)

## دورِ خلافت میں مکہ آمد

لوگوں نے بیان کیا کہ ۱۱ھ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حج پر عامل بنایا۔ رجب ۱۲ھ میں حضرت

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

ابو بکرؓ نے عمرہ کیا۔ چاشت کے وقت مکہ میں داخل ہوئے اور اپنی منزل میں آئے۔

حضرت ابو قحافہؓ (حضرت ابو بکرؓ کے والد) گھر کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اُن کے ساتھ چند نوجوان بھی تھے، جن سے وہ باتیں کر رہے تھے۔ اُن سے کہا گیا کہ یہ تمہارے بیٹے ہیں۔ وہ اُٹھ کے کھڑے ہو گئے۔

حضرت ابو بکرؓ نے اپنی اونٹنی بٹھانے میں عجلت کی۔ وہ کھڑی ہی تھی کہ اُتر گئے اور کہنے لگے: پیارے باپ! کھڑے نہ ہوئیے۔ وہ اُن سے ملے اور لپٹ گئے۔ باپ کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ حضرت ابو قحافہؓ اُن کے آنے کی خوشی میں رونے لگے۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳ ص ۳۱)

(۲) حضرت عتابؓ بن اُسید، حضرت سہیلؓ بن عمرو، حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل اور حضرت حارثؓ بن ہشام بھی مکہ آئے۔ اُن لوگوں نے انہیں اس طرح سلام کیا: "سلام علیک یا خلیفۃ رسول اللہ"۔ اور سب نے مصافحہ کیا۔ جب وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کا ذکر کر رہے تھے تو حضرت ابو بکرؓ رونے لگے۔

اُن لوگوں نے حضرت ابو قحافہؓ کو سلام کیا۔ حضرت ابو قحافہؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا: عتیق! یہ جماعت ہے، ان سے صحبت اچھی رکھنا۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا: لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ امر عظیم میری گردن میں

ڈال دیا گیا ہے، جس کی مجھے قوت نہیں۔ اور بغیر اللہ کی مدد کے دیانت نہیں کی جاسکتی۔

حضرت ابو بکرؓ اندر گئے، غسل کیا اور باہر آئے۔ ان کے ہمراہی ساتھ چلے تو انہوں نے ہٹا دیا اور کہا: تم لوگ اپنی مرضی کے مطابق چلو۔ لوگ اُن سے مل کے اُن کے سامنے چلتے۔ نبی کریم ﷺ کی تعزیت کرتے اور حضرت ابو بکرؓ......۔

اسی طرح وہ بیت اللہ تک پہنچے۔ انہوں نے اپنی چادر کو داہنی بغل سے نکال کے بائیں ...... پر ڈال لیا۔ حجر اسود کو بوسہ دیا۔ سات مرتبہ طواف کیا۔ دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر اپنے مکان میں واپس آئے۔

ظہر کا وقت ہوا تو نکلے اور بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر دارالندوہ کے قریب بیٹھ گئے اور کہا: کوئی شخص ہے جو کسی ظلم کی شکایت کرے، یا کوئی حق طلب کرے۔ مگر اُن کے پاس کوئی (شکایت لے کر) نہیں آیا۔ لوگوں نے اپنے والی کی نیکی کی تعریف کی۔

انہوں نے عصر کی نماز پڑھی اور بیٹھ گئے۔ لوگوں نے انہیں رخصت کیا۔ وہ مدینہ کی واپسی کے لئے روانہ ہوئے۔

جب ۱۲ھ کے حج کا وقت آیا تو اس سال حضرت ابو بکرؓ نے لوگوں کو حج کرایا۔ انہوں نے افراد کیا (یعنی صرف حج کی نیت کی) اور مدینہ پر حضرت عثمانؓ بن عفان کو خلیفہ بنایا۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳ ص۳۴)

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

## حضرت ابو بکرؓ صدیق کا حلیہ

(۱) قیس بن حازم سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت ابو بکرؓ کے پاس گیا جو گورے، دُبلے اور کم گوشت والے آدمی تھے۔

(۲) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب وہ اپنے شغدف میں تھیں تو انہوں نے ایک عرب کے گزرنے والے شخص کو دیکھا تو کہا کہ میں نے اس سے زیادہ حضرت ابو بکرؓ کے مشابہ کسی کو نہیں دیکھا۔

ہم لوگوں نے کہا کہ ابو بکرؓ کا حلیہ بیان کیجیے۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ گورے اور دُبلے تھے۔ دونوں رخساروں پر بہت کم گوشت تھا۔ سینہ آگے سے اُبھرا ہوا تھا۔ چہرے میں بہت کم گوشت تھا۔ آنکھیں گڑھے میں تھیں۔ پیشانی اُبھری ہوئی تھی۔ اُنگلیوں کی جڑیں گوشت سے خالی تھیں۔ یہ اُن کا حلیہ ہے۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳ ص ۳۳)

(۳) محمد بن عمر نے کہا کہ میں نے یہ موسیٰ بن عمران بن عبداللہ ابن عبدالرحمن بن ابی بکر سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے عاصم بن عبید اللہ بن عاصم کو بالکل یہی حلیہ بیان کرتے سنا۔

## حضرت ابو بکرؓ مہندی اور کسم کا خضاب لگاتے تھے

(۴) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ حنا اور کتم کا خضاب لگاتے تھے۔

(۵) عمارہ نے اپنے چچا سے روایت کی کہ میں اُس زمانے میں حضرت ابو بکرؓ کے پاس سے گزرا، جب وہ خلیفہ تھے اور اُن کی ڈاڑھی خوب سرخ تھی۔

(۶) ابی عون نے بنی اسد کے ایک شیخ سے روایت کی کہ میں نے غزوہ ذات السلاسل میں حضرت ابو بکرؓ کو دیکھا، وہ اپنے گندمی ناقے پر تھے۔ ڈاڑھی ایسی تھی، جیسے عرفج (گھاس) کی سفیدی۔ وہ بوڑھے، دُبلے اور گورے تھے۔

(۷) ابن سیرین سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کس چیز کا خضاب لگاتے تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ مہندی اور کسم کا۔ میں نے پوچھا: اور حضرت عمرؓ نے؟ انہوں نے کہا کہ مہندی کا۔ پھر پوچھا: اور نبی کریم ﷺ نے؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ نے یہ چیز ہی نہیں پائی (یعنی بڑھاپا)۔[1]

حضرت انسؓ خادم نبی ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں اس حالت میں تشریف لائے کہ آپ ﷺ کے اصحابؓ میں سوائے حضرت ابو بکرؓ کے کوئی کھچڑی بال والا نہ تھا۔ حضرت ابو بکرؓ نے اُن پر مہندی اور مہندی کا غلاف (خضاب) کیا۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳)

---

1 طبقات ابن سعد ج ۳

نافع بن جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (چاہو تو بالوں کا رنگ) بدل دو اور یہود کی مشابہت نہ کرو (کہ اُن کی طرح سیاہ خضاب لگانے لگو)۔ پھر حضرت ابو بکرؓ نے مہندی اور کتم سے رنگا۔ حضرت عمرؓ نے بھی رنگا۔ اُن کا رنگ تیز تھا۔ حضرت عثمانؓ بن عفان نے زرد رنگا۔

راوی نے کہا کہ نافع بن جبیر سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے کیسا رنگا؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ کو بہت ہی خفیف پیری آئی تھی۔[1]

## یارِ غار حضرت ابو بکرؓ صدیق

(۱) امام ابن عساکرؒ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہجرت کے لئے نکلے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ اپنے آپ پر کسی غیر سے محفوظ نہیں تھے، یہاں تک کہ دونوں غار میں داخل ہو گئے۔[2]

(۲) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

اَنْتَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ وَ اَنْتَ مَعِیَ عَلَی الْحَوْضِ

---

1 طبقات ابنِ سعد ج ۳

2 تاریخ ابن عساکرؒ ج ۳۰ ص ۸۸ مطبوعہ دار الفکر بیروت، تفسیر در منثور ج ۳ سورۃ التوبہ زیر آیت ۴۰

ترجمہ: تو غار میں میرا ساتھی رہا اور تو حوض پر بھی میرے ساتھ ہو گا۔ (تاریخ ابن عساکرؒ ج ۳۰، تفسیر در منثور ج ۳ سورۃ التوبہ زیر آیت ۴۰)

## ابو بکرؓ میرا بھائی اور غار کا ساتھی ہے

(۳) امام ابن مردویہؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**اَبُوْبَکْرٍ اَخِیْ وَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ فَاعْرِفُوْا ذٰلِکَ لَهٗ فَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا سُدُّوْ کُلَّ خَوْخَةٍ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَیْرَ خَوْخَةِ اَبِیْ بَکْرٍ**

ترجمہ: ابو بکرؓ میرا بھائی اور غار میں میرا ساتھی ہے۔ پس تم اس سے اسے پہچان لو۔ پس اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو یقینا ابو بکرؓ کو خلیل بناتا۔ اس مسجد میں ابو بکرؓ کی کھڑکی کے سوا تمام کھڑکیاں بند کر دو۔ (تفسیر در منثور ج ۳ زیر آیت غار)

## غار میں صدیق اکبرؓ پر سکینت

(۴) امام ابن ابی حاتمؒ، ابو الشیخؒ، ابن مردویہؒ، بیہقی نے دلائل نبوت میں، امام ابن عساکرؒ نے تاریخ میں بیان کیا ہے کہ "فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ" کے بارے میں حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکرؓ صدیق پر طمانیت نازل فرمائی۔ کیوں کہ نبی کریم ﷺ

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

سے کبھی بھی طمانیت زائل نہیں ہوئی۔[1]

## (۱)... مناقب ابی بکرؓ حدیث نبوی ﷺ میں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِهٖ وَ مَالِهٖ اَبُوْبَکْرٍ وَ عِنْدَ الْبُخَارِیِّ اَبَا بَکْرٍ وَ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلاً لَا تَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلاً وَ لٰکِنَّ اُخُوَّةَ الْاِسْلَامِ وَ مَوَدَّتَهٗ لَا تُبْقَیَنَّ فِیْ الْمَسْجِدِ خَوْخَةً اِلَّا خَوْخَةَ اَبِیْ بَکْرٍ وَ فِیْ رِوَایَةٍ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلاً غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلاً[2]

## مسجد نبوی میں خوخۃ ابو بکرؓ

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری ذات پر بہت زیادہ خرچ کرنے والے (یعنی میری صحبت میں اپنا وقت اور میری رضا اور خوشنودی میں اپنا مال بہت زیادہ خرچ کرنے والے) ابو بکر ہیں۔ اگر میں کسی شخص کو اپنا خلیل بناتا تو ابو بکرؓ کو بناتا، لیکن اسلامی اخوت اور اسلامی مودت قائم و باقی ہے (یعنی ابو بکرؓ کے اور میرے درمیان خلت تو نہیں لیکن اسلامی اخوت و موّدت بر قرار ہے)۔

---

[1] دلائل النبوت از بیہقی ج ۲ ص ۴۸۲، تفسیر در منثور ج ۳ زیر آیت غار

[2] (۱) متفق علیہ بخاری و مسلم ... (۲) بحوالہ مشکوۃ شریف باب مناقب ابی بکر حدیث ۵۷۶۳ ... (۳) صحیح الجامع الصغیر تالیف ناصر الدین البانی، جلد دوم حدیث ۵۲۹۸

اور مسجد نبوی میں آئندہ کوئی کھڑکی یا روشندان باقی نہ رکھا جائے مگر ابو بکرؓ کے گھر کی کھڑکی اور روشندان کو بند نہ کیا جائے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اگر میں خدا کے سوا کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابو بکرؓ کو بناتا۔ (متفق علیہ بخاری شریف و مسلم شریف و مشکوۃ شریف حدیث ۵۷۶۳)

## (۲)...شان ابو بکر صدیقؓ

وَ عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَ لٰكِنَّهٗ اَخِيْ وَ صَاحِبِيْ وَ قَدِ اتَّخَذَ اللہُ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا[1]

## ابو بکرؓ میرے بھائی اور صحابی ہیں

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابو بکرؓ کو بناتا لیکن ابو بکرؓ میرے بھائی ہیں اور میرے صحابیؓ ہیں اور البتہ تمہارے دوست کو خدا نے اپنا خلیل بنا لیا ہے۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳، بخاری و مسلم شریف)

## (۳)... حضور ﷺ کا اِرشاد... حضرت ابو بکرؓ کی خلافت

وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ اُدْعِيْ لِيْ اَبِيْ بَكْرٍ اَبَاكِ وَ اَخَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا

[1] طبقات ابنِ سعد ج ۳، رواہ مسلم و مشکوۃ شریف حدیث ۵۷۶۴

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

فَاِنِّیۡ اَخَافُ اَنۡ یَتَمَنّٰی مُتَمَنٍّ وَ یَقُوۡلُ قَائِلٌ اَنَا اَوۡلٰی وَ یَأۡبَی اللّٰہُ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِلَّا اَبَابَکۡرٍ[1]

## شان ابو بکر صدیقؓ (حدیث) خلافت کے لئے تحریر

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں، مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض وفات میں فرمایا: میری طرف سے اپنے باپ ابو بکرؓ اور اپنے بھائی کو بلا بھیجو تا کہ میں ایک تحریر لکھ دوں اس لئے کہ مجھ کو یہ اندیشہ ہے کہ کہیں کوئی آرزو نہ کرے (یعنی خلافت کی آرزو) اور مجھ کو یہ ڈر ہے کہ کہیں کوئی کہنے والا نہ کہے کہ میں خلافت کا مستحق ہوں۔ اور منع کرے گا اللہ اور مومن لوگ ابو بکرؓ کی خلافت کے سوا دوسرے کو۔[2]

## (۴)... حضور ﷺ کا ارشاد

وَعَنۡ جُبَیۡرِ بۡنِ مُطۡعِمٍ قَالَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ امۡرَاَۃٌ فَکَلَّمَتۡہُ فِیۡ شَیۡءٍ فَاَمَرَھَا اَنۡ تُرۡجِعَ اِلَیۡہِ قَالَتۡ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ اَرَاَیۡتَ اَنۡ جِئۡتَ وَ لَمۡ اَجِدۡکَ کَاَنَّھَا تُرِیۡدُ الۡمَوۡتَ قَالَ فَاِنۡ لَمۡ تَجِدِیۡنِیۡ فَاۡتِیۡ اَبَابَکۡرٍ (بخاری و مسلم شریف)

---

1 مشکوٰۃ شریف حدیث ۵۷۶۴، رَوَاہُ مُسۡلِمٌ وَفِیۡ کِتَابِ الۡحَمِیۡدِیِّ اَنَاوَ اَوۡلٰی بَدَلَ اَنَاوَلَا

2 (۱) رواہ مسلم ج۳ کتاب الفضائل حدیث ۶۱۸۱ و مشکوۃ شریف حدیث ۵۷۶۵، (۲) الجامع الصغیر الصحیح البانی ج۱ حدیث ۲۴۷، والزیادات حدیث ۹۹، (۳) مسند احمد بن حنبل عن عائشہؓ، (۴) احایث الصیحہ البانی ج۴ حدیث ۶۹۰

## شانِ ابو بکر صدیقؓ (حدیث)

حضرت جبیر مطعمؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور کسی معاملہ میں گفتگو کی۔ آپ نے اس سے فرمایا: پھر کسی وقت آنا۔ اس عورت نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ بتائیے، اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو مجھ کو نہ پائے تو ابو بکرؓ کے پاس چلی جانا۔ (متفق علیہ و مشکوۃ شریف حدیث ۵۷۶۶)

## (۵)... محبتِ صدیقِ اکبرؓ

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَہٗ عَلٰی جَیْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَیْتُہٗ فَقُلْتُ اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ عَائِشَۃُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْھَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَکَتُّ مَخَافَۃَ اَنْ یَجْعَلَنِیْ فِیْ اٰخِرِھِمْ (متفق علیہ بخاری شریف و مسلم شریف)

## حضور ﷺ کا اِرشاد

حضرت عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ کو ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے ذات السلاسل کے مقام پر بھیجا۔ پھر جب میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے پوچھا: آپ کو سب سے زیادہ کس سے محبت ہے؟ فرمایا: عائشہؓ سے۔ پھر میں نے پوچھا: اور مردوں میں کس سے زیادہ محبت ہے؟ فرمایا: عائشہؓ کے والد سے۔ میں

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

نے عرض کیا: پھر کس سے؟ فرمایا: عمرؓ سے۔

حضرت عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ اسی طرح آپ نے چند آدمیوں کو شمار کیا اور پھر میں اس خیال سے خاموش ہو گیا کہ کہیں میرا نام بالکل آخر میں نہ آئے۔ (متفق علیہ و مشکوۃ شریف حدیث ۵۷۶۷)

## (۶)... حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کا اِرشاد

وَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيّ اَیُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ وَ خَشِيْتُ اَنْ يَّقُوْلَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ اَنْتَ قَالَ مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ (رواہ البخاری و مشکوۃ شریف حدیث ۵۷۶۸)

## حضور ﷺ کے بعد سب سے بہتر حضرت ابو بکرؓ ہیں

محمد بن حنفیہؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (حضرت علیؓ) سے دریافت کیا: نبی ﷺ کے بعد کون شخص سب سے بہتر ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: حضرت ابو بکرؓ۔ میں نے پوچھا: حضرت ابو بکرؓ کے بعد کون شخص بہتر ہے؟ فرمایا: حضرت عمرؓ۔ حضرت عمرؓ کے بعد میں نے اس خیال سے نہ پوچھا کہ کہیں وہ حضرت عثمانؓ کا نام نہ لے دیں، بلکہ میں نے سوال کا طرز بدل دیا اور یہ پوچھا کہ پھر آپ بہتر ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں تو صرف ایک فرد مسلمان ہوں۔ (متفق علیہ بخاری شریف و مسلم شریف)

## (۷)... حضور ﷺ کا اِرشاد

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا یَدٌ اِلَّا وَ قَدْ کَافَیْنَاهُ مَا خَلَا اَبَا بَکْرٍ فَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا یَدًا یُکَافِیْهِ اللّٰهُ بِهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ وَ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا اَلَا وَ اِنَّ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلُ اللّٰهِ[1]

## حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نیکی کا بدلہ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے ہم کو کچھ دیا ہے، ہم نے اس کو اس کا بدلہ دے دیا ہے، سوائے ابو بکرؓ کے۔ انہوں نے ہمارے ساتھ ایسی نیکی اور بخشش کی ہے، جس کا بدلہ قیامت کے دن خدا ہی دے گا۔

اور کسی شخص کے مال نے مجھ کو اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا ابو بکرؓ کے مال نے پہنچایا ہے۔ اگر میں کسی کو اپنا خلیل و خالص دوست بنانا چاہتا تو ابو بکرؓ کو اپنا دوست بناتا۔ یاد رکھو! تمہارے دوست (یعنی نبی کریم ﷺ) خدا کے خلیل ہیں۔ (ترمذی و مشکوۃ شریف حدیث ۵۷۷۰)

## (۸)... حضرت عمر فاروقؓ کا اِرشاد

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ سَیِّدُنَا وَ خَیْرُنَا وَ اَحَبُّنَا اِلٰی رَسُوْلِ

[1] رواہ الترمذی و مشکوۃ شریف حدیث ۵۷۶۹

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

اللہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (رواہ الترمذی)

## حضرت ابو بکرؓ کی شان

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ ہمارے سردار ہیں اور وہ ہم سب سے بہتر ہیں اور ہم میں سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں۔(ترمذی و مشکوۃ شریف حدیث ۵۷۷۱)

## (۹)... حضور ﷺ کا اِرشاد

وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ اَنْتَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ وَ صَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ [1]

## حضرت ابو بکرؓ یارِ غار ہیں

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا: تم میرے یارِ غار ہو اور حوضِ کوثر پر میرے ساتھی ہو۔[2]

## (۱۰)... حضور ﷺ کا اِرشاد

وَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْہِمْ اَبُوْبَکْرٍ اَنْ یَّؤُمَّہُمْ غَیْرُہٗ[3]

---

[1] رواہ الترمذی

[2] رواہ الترمذی و مشکوۃ شریف حدیث ۵۷۷۲

[3] رواہ الترمذی و مشکوۃ شریف حدیث ۵۷۷۳

## شانِ ابوبکر صدیقؓ

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس جماعت میں ابوبکرؓ موجود ہوں تو مناسب نہیں کہ ان کے علاوہ کوئی شخص امام بنے۔(ترمذی و مشکوۃ شریف حدیث ۵۷۷۲)

## (۱۱)...حضرت فاروق اعظمؓ کا اِرشاد

وَ عَنْ عُمَرَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اَنْ نَتَصَدَّقَ وَ وَافَقَ ذَالِکَ عِنْدِیْ مَالًا فَقُلْتُ اَلْیَوْمَ اَسْبَقُ اَبَا بَکْرٍ اِنْ سَبَقْتُهٗ یَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَیْتَ لِاَهْلِکَ فَقُلْتُ مِثْلَهٗ وَ اَتٰی اَبُوْبَکْرٍ بِکُلِّ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَا اَبْقَیْتَ لِاَهْلِکَ فَقَالَ اَبْقَیْتُ لَهُمُ اللہَ وَرَسُوْلَهٗ قُلْتُ لَا اَسْبِقُهٗ اِلٰی شَیْءٍ اَبَدًا[1]

## شانِ ابوبکر صدیقؓ

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز ہم کو خدا کی راہ میں صدقہ خیرات کا حکم دیا۔ حسن اتفاق سے اس وقت میرے پاس کافی مال تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا: اگر حضرت ابوبکرؓ سے بازی لے جانا کسی دن میرے لئے ممکن ہو گا، تو آج ممکن ہو گا اور میں کافی مال

[1] رواہ الترمذی وابوداؤد و مشکوۃ شریف حدیث ۵۷۷۴

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

خرچ کر کے سبقت لے جاؤں گا۔

چنانچہ میں آدھا مال لے کر حاضر خدمت ہوا اور رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: گھر والوں کے لئے تو نے کتنا چھوڑا؟ میں نے عرض کیا: آدھا مال۔

پھر حضرت ابو بکرؓ جو کچھ ان کے پاس تھا، سب لے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ابو بکرؓ! گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے؟ انہوں نے عرض کیا: ان کے لئے میں خدا اور اس کے رسول ﷺ کو چھوڑ آیا ہوں۔

میں نے دل میں کہا: حضرت ابو بکرؓ صدیق پر میں کبھی سبقت نہ لے جاسکوں گا۔ (ترمذی ابو داؤد)

## (۱۲)... حضور ﷺ کا ارشاد

وَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ عَتِيْقُ اللہِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقًا[1]

## حضرت ابو بکرؓ کی شان... عتیق کا لقب

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک دن حضرت ابو بکرؓ آئے۔ نبی کریم

---

[1] رواہ الترمذی و مشکوۃ شریف حدیث ۵۷۷۵... حوالہ (۳) احادیث صحیحہ مؤلفہ البانی جلد چہارم حدیث ۱۵۷۴ (۴) ترمذی شریف جلد دوم حدیث ۲۹۲ (۵) الطبرانی فی المعجم الکبیر ص ۹ (۶) جامع الصغیر سیوطی و تلخیص الصحیحہ البانی جلد اول حدیث ۱۴۸۲

ﷺ نے ان سے فرمایا: تو دوزخ کی آگ سے آزاد کیا ہوا ہے (عتیق اللہ من النّار)۔ اس روز سے حضرت ابو بکرؓ کا نام عتیق ہو گیا۔

## (۱۳)... حضور ﷺ کا اِرشاد

وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِیْ اَھْلَ الْبَقِیْعِ فَیُحْشَرُوْنَ مَعِیْ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَھْلَ مَکَّۃَ حَتّٰی اُحْشَرَ بَیْنَ الْحَرَمَیْنَ

(رواہ الترمذی)

## حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کی شان... قیامت میں قبر سے اکٹھا نکلنا

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) سب سے پہلے میری قبر شق ہو گی اور پھر ابو بکرؓ کی، پھر عمرؓ کی۔ پھر میں قبرستان بقیع کے مدفونوں کے پاس آؤں گا اور ان کو میرے ساتھ اٹھایا اور جمع کیا جائے گا۔ پھر میں مکہ والوں کا انتظار کروں گا۔ یہاں تک کہ حرم مکہ اور حرم مدینہ کے درمیان میں جمع کیا جاؤں گا۔[1]

## (۱۴)... حضور ﷺ کا ارشاد

وَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَاَرَانِیْ بَابَ الْجَنَّۃِ الَّذِیْ یَدْخُلُ مِنْہُ اُمَّتِیْ

---

1 ترمذی و مشکوۃ شریف حدیث ۵۷۷۶

فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَدِدْتُ اَنِّیْ کُنْتُ مَعَکَ حَتّٰی اَنْظُرَ اِلَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّکَ یَا اَبَا بَکْرٍ اَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ (رواہ ابو داؤد)

## شانِ صدیقؓ... جنت میں سب سے پہلے داخلہ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ایک دن) حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور مجھ کو جنت کا وہ دروازہ دکھایا، جس سے میری اُمت جنت کے اندر داخل ہوگی۔

حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کاش! میں بھی آپ ﷺ کے ہمراہ ہوتا کہ اس دروازہ کو دیکھ لیتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابو بکرؓ! آگاہ رہو کہ میری اُمت میں سب سے پہلا شخص تو ہو گا جو جنت میں داخل ہوگا۔ (ابو داؤد و مشکوۃ شریف حدیث ۵۷۷۷)

## (۱۵)... حضرت فاروق اعظمؓ کا اِرشاد

عَنْ عُمَرَ ذُکِرَ عِنْدَہٗ اَبُوْبَکْر فَبَکٰی وَ قَالَ وَدِدْتُ اَنَّ عَمَلِیْ کُلَّہٗ مِثْلُ عَمَلِہٖ یَوْمًا وَاحِدًا مِنْ اَیَّامِہٖ وَ لَیْلَۃً وَاحِدَۃً مِّنْ لَیَالِیْہِ اَمَّا لَیْلَتُہٗ فَلَیْلَۃٌ سَارَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْغَارِ فَلَمَّا انْتَھَیَا اِلَیْہِ قَالَ وَاللّٰہِ لَا تَدْخُلُہٗ حَتّٰی اَدْخُلَ قَبْلَکَ فَاِنْ کَانَ فِیْہِ شَیْءٌ اَصَابَنِیْ دُوْنَکَ فَدَخَلَ فَکَسَحَہٗ وَوَجَدَ فِیْ جَانِبِہٖ

ثُقْبًا فَشَقَّ اِزَارَهٗ وَ سَدَّهَا بِهٖ وَ بَقِیَ مِنْهَا اِثْنَانِ فَاَلْقَمَهُمَا رِجْلَیْهِ ثُمَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُدْخُلْ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ رَاْسَهٗ فِیْ حِجْرِهٖ وَ نَامَ فَلُدِغَ اَبُوْبَکْرٍ فِیْ رِجْلِهٖ مِنَ الْحُجْرِ وَ لَمْ یَتَحَرَّکْ مَخَافَةَ اَنْ یَنْتَبِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ دُمُوْعُهٗ عَلٰی وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالَکَ یَا اَبَا بَکْرٍ قَالَ لُدِغْتُ فِدَاکَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ فَتفل رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ مَا یَجِدُهٗ ثُمَّ انْتَقَضَ عَلَیْهِ وَ کَانَ سَبَبَ مَوْتِهٖ وَ اَمَّا یَوْمَهٗ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِرْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَ قَالُوْا لَا نُؤَدِّیْ زَکٰوةً فَقَالَ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا لَجَاهَدْتُّهُمْ عَلَیْهِمْ فَقُلْتَ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَاَلَّفِ النَّاسِ وَ اَرْفُقْ بِهِمْ فَقَالَ لِیْ اَجَبَّارٌ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَ خَوَّارٌ فِی الْاِسْلَامِ اَنَّهٗ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْیُ وَ تَمَّ الدِّیْنُ اَیُنْقَصُ وَ اَنَا حَیٌّ (مشکوۃ شریف

حدیث ۵۷۷۸، رواہ رزین)

## حضرت ابو بکر صدیقؓ کی شان

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک روز ان کے سامنے حضرت ابو بکرؓ کا ذکر کیا گیا۔ وہ اُس ذکر کو سن کو رو پڑے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں حضرت ابو بکرؓ نے صرف ایک دن رات جو اعمال کئے ہیں، کاش!

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

اس دن اور اس رات کے اعمال کے مانند ان کی ساری زندگی کے اعمال ہوتے۔

ان کی ایک رات کا عمل تو یہ ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی رات کو روانہ ہو کر غارِ ثور پر پہنچے اور رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: خدا کی قسم! (آپ اس وقت تک غار میں) قدم نہ رکھیں، جب تک میں اس میں داخل ہو کر دیکھ نہ لوں کہ اس میں کوئی چیز تو نہیں ہے۔ اگر کوئی ایسی چیز ہو گی تو اس کا ضرر مجھ ہی کو پہنچے گا اور آپ ﷺ محفوظ رہیں گے۔

چنانچہ حضرت ابو بکرؓ غار کے اندر داخل ہوئے اور اس کو صاف کیا۔ پھر حضرت ابو بکرؓ کو غار کے اندر تین سوراخ نظر آئے۔ ایک میں تو انہوں نے اپنے تہہ بند میں سے چیتھڑا پھاڑ کر بھر دیا اور دو سوراخوں میں انہوں نے اپنی ایڑیاں داخل کر دیں۔ اور اس کے بعد رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اندر تشریف لے آیئے۔

رسول اللہ ﷺ غار کے اندر آ گئے اور حضرت ابو بکرؓ کی گود میں سر رکھ کر سو گئے۔ اس حالت میں سوراخ کے اندر سے سانپ نے حضرت ابو بکرؓ کے پاؤں میں کاٹ لیا۔ لیکن وہ اسی طرح بیٹھے رہے اور اس خیال سے حرکت نہ کی کہ کہیں رسول اللہ ﷺ کی آنکھ نہ کھل جائے۔ لیکن شدت تکلیف سے ان کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے جو

رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر پڑے۔

رسول اللہ ﷺ کی آنکھ کھل گئی اور آپ ﷺ نے پوچھا: ابو بکرؓ! کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! مجھ کو کاٹا گیا (یعنی سانپ نے مجھ کو کاٹ لیا ہے)۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ان کے پیر پر جہاں زخم تھا، لگا دیا اور ان کی تکلیف دور ہو گئی۔ اس واقعہ کے عرصہ دراز کے بعد سانپ کے زہر نے پھر رجوع کیا اور یہی زہر آپ کی موت کا سبب بنا (یعنی اسی زہر سے موت واقع ہوئی)۔

اور حضرت ابو بکرؓ کے ایک دن کا عمل یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو عرب کے کچھ لوگ مرتد ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ ہم زکوٰۃ ادا نہ کریں گے۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا: اگر لوگ مجھ کو اونٹ کی رسی دینے سے بھی انکار کریں گے (یعنی جو شرعاً ان پر واجب ہو گی) تو ان پر جہاد کروں گا۔

میں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! لوگوں سے الفت و موافقت کریں اور خلق و نرمی سے کام لیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا: ایام جاہلیت میں تو تم بڑے سخت غضب ناک تھے، کیا اِسلام میں داخل ہو کر خوار (یعنی کمزور و پست ہمت) ہو گئے۔ وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے اور دِین کامل ہو چکا ہے۔ کیا کمال پر پہنچنے کے بعد وہ میری زندگی میں کمزور و ناقص ہو سکتا ہے؟ (ہر گز نہیں)۔ (رواہ زرین و مشکوۃ شریف حدیث ۶۰۳۴)

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

## (۱۶)...شانِ ابو بکرؓ صدیق

**وَ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَدَّمَ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَا بَکْرٍ وَصَلّٰی بِالنَّاسِ و اِنِّیْ شَاھِدٌ غَیْرُ غَائِبٍ وَاِنِّیْ لَصَحِیْحٌ غَیْرُ مَرِیْضٍ وَلَوْ شَاءَ اَنْ یُقَدِّمَنِی لَقَدَّمَنِیْ فَرَضِیْنَا لِدُنْیَانَا مَنْ رَضِیَ اللہُ وَرَسُوْلُہُ لِدِیْنِنَا** (اسد الغابۃ)

## علی المرتضیٰؓ کا ارشاد... ابو بکرؓ کی برحق خلافت کی دلیل

اور امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کو آگے کیا اور انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ اور میں موجود تھا، غیر حاضر نہیں تھا اور میں تندرست تھا، بیمار نہیں تھا۔ اگر آپ مجھے آگے کرنا چاہتے تو کر سکتے تھے۔ تو ہم نے اپنی دُنیا کے لئے اسی آدمی کو پسند کیا، جس کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ہمارے دِین کے لئے پسند کیا۔

## شانِ ابو بکر صدیقؓ... ارشادِ نبوی ﷺ

**(۱۷) أَبَی اللہُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ أَنْ یُخْتَلَفَ عَلَیْکَ یَا اَبَا بَکْرٍ!**

ترجمہ: اللہ اور مومنین سوائے ابو بکرؓ کی خلافت کے اور کسی کی خلافت سے انکار کرتے ہیں، اے ابو بکرؓ! (حدیث شریف)[1]

---

[1] حدیث صحیح ... حوالہ الجامع الصغیر البانی جلد اول حدیث ۲۴ الزیادات جامع الصغیر حدیث ۵ ... بحوالہ مسند احمد بن حنبل عن عائشہؓ احادیث الصحیحہ مولفہ البانی حدیث ۶۹۰ ج ۲

## شانِ صدیق اکبرؓ

(۱۸) اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ عَائِشَةُ وَمِنَ الرِّجَالِ اَبُوْھَا[1]

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ محبت مجھے عائشہؓ سے ہے اور مردوں میں عائشہؓ کے باپ سے ہے۔

## (۱۹)... عہد نبوی میں صدیق اکبرؓ کا نماز پڑھانا

قَالَ سَھْلُ بْنُ سَعْدٍ کَانَ قِتَالٌ بَیْنَ بَنِیْ عمرو بن عَوْف فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلَّی الظُّھْرَ ثُمَّ اَتَاھُمْ لِیُصْلِحَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ قَالَ لِبِلَالٍ یَا بِلَالُ اِذَا حَضَرَ الْعَصْرَ وَ لَمْ اٰتِ فَمُرْ اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتُ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَقَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہ تَقَدَّمْ فَتَقَدَّمَ اَبُوْبَکْرٍ فَدَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ ثُمَّ جَآءَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یَشُقُّ النَّاسَ حَتّٰی قَامَ خَلْفَ اَبِیْ بَکْرٍ وَ صَفَحَ الْقَوْمُ وَ کَانَ اَبُوْبَکْرٍ اِذَا دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ لَمْ یَلْتَفِتْ فَلَمَّا رَاٰی اَبُوْبَکْرٍ التَّصَفُّحَ لَا یُمْسَکُ عَنْہُ اِلْتُفَتَ فَاَوْمَا اِلَیْہ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ فَلْحَمْدُ للہِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی قَوْلِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَہٗ اقْضِہ ثُمَّ مَشَی اَبُوْبَکْرٍ الْقَھْقَرِی عَلٰی عَقِبَیْہِ

[1] حوالہ جامع الصغیر جلال الدین سیوطی و جامع الصغیر تخریج البانی حدیث ۱۷۷ بحوالہ بیہقی شریف۔ ترمذی شریف عن عمرو بن العاص ابن ماجہ۔ ترمذی شریف عن انس

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

فَتَاَخَّرَ فَلَمَّہ رَأٰی ذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضٰی صَلَاتَہٗ قَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَا مَنَعَکَ اِذْ اَوْمَاتُ اِلَیْکَ اَنْ لَا تَکُوْنَ مَضَیْتَ فَقَالَ لَمْ یَکُنْ لِاِبْنِ اَبِیْ قُحَافَۃَ اَنْ یَؤُمَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِلنَّاسِ اِذَا مَابِکُمْ شَیْءٌ فَلْیُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْیُصَفِّحِ النِّسَآءِ[1]

## حضور ﷺ نے اپنا قائم مقام امام صلوۃ ابو بکرؓ کو بنایا

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو عمرو بن عوف میں جنگ ہوئی۔ یہ خبر رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئی۔ آپ ﷺ نماز ظہر ادا فرما کر ان لوگوں کے پاس تشریف لے گئے اور حضرت بلالؓ سے فرمایا: اے بلالؓ! جس وقت نماز عصر کا وقت شروع ہو اور میں وہاں پر نہ پہنچوں تو تم ابو بکرؓ سے عرض کرنا کہ وہ نماز کی امامت فرمائیں۔

پس جس وقت نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ حضرت بلالؓ نے اذان دی، پھر تکبیر پڑھی اور حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ آپ نماز کی امامت کے واسطے آگے بڑھیں۔ چنانچہ حضرت ابو بکرؓ آگے کی طرف بڑھ گئے اور نماز کا آغاز فرمادیا۔

جس وقت نماز کی ابتدا فرما چکے تو حضرت رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور لوگوں سے آگے بڑھ کر حضرت ابو بکرؓ کی اقتداء میں

---

1 نسائی شریف جلد اول باب ۴۸۲ حدیث ۷۹۶

نماز کی نیت باندھ لی تو لوگوں نے دستک دینا شروع کر دی۔

حضرت ابو بکرؓ کا یہ اصول تھا کہ جس وقت وہ نماز کی حالت میں ہوتے تھے تو وہ کسی دوسری جانب توجہ نہیں فرماتے تھے۔ مگر جس وقت انہوں نے دیکھا تو رسول کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ رہو اور نماز کی امامت کرو۔ تو حضرت ابو بکرؓ نے خدا کا شکر ادا کیا۔ رسول کریم ﷺ کے یہ فرمانے پر کہ تم نماز پڑھاؤ، پھر فوراً وہ پیچھے آ گئے۔ جس وقت رسول کریم ﷺ نے دیکھا تو آپ ﷺ آگے بڑھ گئے اور نماز کی امامت فرمائی۔

اس کے بعد نماز سے فراغت کے بعد فرمایا کہ اے ابو بکرؓ! جس وقت میں نے تمہاری جانب اشارہ کیا تو تم اپنی جگہ پر نماز کس وجہ سے نہیں پڑھاتے رہے؟ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: ابو قحافہؓ کے لڑکے کی (یعنی میری) یہ مجال ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی امامت کرے۔

پھر آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کہ جس وقت تم لوگوں کو نماز کی حالت میں کسی قسم کا کوئی حادثہ پیش آ جائے تو مردوں کو چاہیے کہ وہ سُبْحَانَ اللّٰہ کہہ لیا کریں اور خواتین کو چاہیے کہ وہ دستک دیا کریں۔[1]

## غار اور ہجرت مدینہ

(۱)... ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ

[1] نسائی شریف

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت ابو بکرؓ صدیق سے فرمایا کہ مجھے روانگی (یعنی ہجرت) کا حکم ہو گیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! صحبت کو (نہ بھولیے گا)۔ فرمایا: تمہارے لیے (ہجرت میں بھی) صحبت ہے۔

دونوں روانہ ہوئے، یہاں تک کہ ثور میں آئے اور اس میں پوشیدہ ہو گئے۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳ ص ۱۹)

## سفر ہجرت کے واقعات

(۲)... حضرت عبد اللہ بن ابی بکرؓ رات کو ان دونوں کے پاس اہل مکہ کی خبر لاتے اور پھر واپس چلے جاتے اور صبح انہیں مکہ کے لوگوں میں ہوتے۔ گویا وہ رات کو مکہ میں رہے۔ اہلِ مکہ یہی سمجھتے رہے۔

عامرؓ بن فہیرہ حضرت ابو بکرؓ کی بکریاں چراتے اور انہیں دونوں کے پاس رات بھر رکھتے، جس سے دونوں دُودھ پیتے۔ (طبقات ابنِ سعد)

(۳)... حضرت اسماءؓ اُن دونوں کے لیے کھانا تیار کرتی تھیں۔ اور پھر ان کے پاس بھیج دیتی تھیں۔ کھانا کسی دستر خوان میں باندھ دیتی تھیں۔ ایک روز اُنہیں کوئی چیز باندھنے کو نہ ملی تو انہوں نے اپنا دوپٹہ کاٹ کر باندھ دیا۔ ان کا نام ذات النطاقین (دو دوپٹے والی) ہو گیا۔ (طبقات ابنِ سعد)

(۴)... رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کا حکم ہو گیا۔ حضرت ابو بکرؓ کا ایک اونٹ تھا۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک دوسرا اونٹ خریدا۔ ایک اونٹ پر آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سوار ہوئے اور دوسرے پر

حضرت ابو بکرؓ۔ ایک اور اونٹ پر (جیسا کہ حماد کو معلوم ہے) عامرؓ بن فہیرہ سوار ہوئے۔

رسول اللہ ﷺ اُس اونٹ سے گراں ہو جاتے تو حضرت ابو بکرؓ سے بدل لیتے۔ حضرت ابو بکرؓ عامرؓ بن فہیرہ کے اونٹ سے بدل لیتے۔ اور عامرؓ بن فہیرہ رسول اللہ ﷺ کے اونٹ سے بدل لیتے۔ حضرت ابو بکرؓ کے اونٹ پر جب رسول اللہ ﷺ سوار ہوتے تو وہ بھی گراں بار ہو جاتا۔

## سفرِ ہجرت میں کپڑوں کا ہدیہ

پھر ان دونوں کے پاس شام سے ہدیہ آیا جو طلحہ بن عبید اللہ کی طرف سے حضرت ابو بکرؓ کے نام تھا۔ اس میں شامی سفید کپڑے تھے۔ دونوں نے وہ پہن لیے اور انہیں کپڑوں میں مدینہ میں داخل ہوئے۔[1]

(۵) ... ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت عبد اللہ بن ابی بکرؓ ہی تھے، جو نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کے پاس جب وہ دونوں غار میں تھے، تو کھانا لے جاتے۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳ ص ۲۰)

(۶) ... حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے ان سے بیان کیا کہ جب ہم غار میں تھے، تو میں نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ اگر

[1] طبقات ابنِ سعد

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

ان لوگوں میں سے کوئی اپنے قدموں کی طرف نظر کرے تو وہ ضرور ہمیں دیکھ لے۔ فرمایا: اے ابو بکرؓ! ان دو کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے، جس کا تیسرا اللہ ہو۔ (طبقات ابنِ سعد)

## صدیق اکبرؓ کی شان میں حسان کے اشعار

(۷) ... زہری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت حسانؓ بن ثابت سے فرمایا کہ کیا تم نے حضرت ابو بکرؓ کی مدح میں بھی کچھ کہا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: کہو، میں سنوں گا۔ انہوں نے کہا:

وَ ثَانِیُ اثْنَیْنِ فِی الْغَارِ الْمَنِیْفِ وَ قَدْ
طَافَ الْعَدُوُّ بِهٖ اِذْ صَعِدَ الْجَبَلَا

وہ (صدیقؓ) غار میں دو میں کے دوسرے تھے۔ حالانکہ وہ جب غار میں اُترے تو دشمن ان کے ارد گرد پھرتے رہے، (مگر اُن کو) نہ دیکھ سکے۔

وَ کَانَ حُبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَدْ عَلِمُوا
مِنَ الْبَرِیَّةِ لَمْ یَعْدِلْ بِهٖ رَجُلَا

وہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ایسے محب محبوب تھے کہ سب لوگ جانتے ہیں کہ مخلوق میں کوئی شخص ان کے برابر نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ ہنسے جس سے دندانِ مبارک نظر آنے لگے اور فرمایا:

"اے حسان! تم نے سچ کہا۔ وہ ایسے ہی ہیں، جیسا تم نے کہا ہے"۔[1]

(۸)... اسماعیل بن عبداللہ بن عطیہ بن عبداللہ بن انیس نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب حضرت ابو بکرؓ نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو حبیب بن یساف کے پاس اُترے۔

ایوب بن خالد سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے پاس اُترے۔

## حضرت ابو بکرؓ کا مدینہ منورہ میں نکاح

☆... محمد بن جعفر بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے پاس اُترے۔ اُن کی بیٹی سے نکاح کیا اور رسول اللہ ﷺ کی وفات تک بمقام السُنح بنی الحارث بن الخزرج میں رہے۔[1]

## حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کو بھائی بھائی بنایا

☆... عبداللہ بن محمد بن عمر بن علیؓ بن ابی طالب نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے جب اصحابؓ کے درمیان عقد مواخاۃ کیا تو آپ ﷺ نے حضرات ابو بکرؓ و عمرؓ کے درمیان عقد مواخاۃ کیا۔[2]

---

1 طبقات ابن سعد ج ۳

2 طبقات ابنِ سعد

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

## حضور ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کو بھائی بنایا

☆... ایک اہل بصرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کے درمیان عقد مواخاۃ کیا۔ ایک روز آپ نے اُن دونوں کو سامنے آتے دیکھا تو فرمایا کہ یہ دونوں سوائے انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے باقی تمام اولین و آخرین کے ادھیڑ اہل جنت کے سردار ہیں۔ [1]

## حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ ادھیڑ اہل جنت کے سردار ہیں

☆... شعبیؒ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان عقد مواخاۃ کیا۔ دونوں اس طرح سامنے آئے کہ ان میں سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ سوائے انبیاء و مرسلین کے تمام اولین و آخرین کے ادھیڑ اہل جنت کے سرداروں کو دیکھے تو وہ ان دونوں سامنے آنے والوں کو دیکھے۔ (طبقات ابن سعد)

## مسجد نبوی ﷺ کے ساتھ مکان

☆... عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں مکانوں کے لئے زمین عطا فرمائی تو حضرت ابو بکرؓ کے لئے ان کے مکان کی جگہ مسجد کے پاس رکھی۔ یہ وہی مکان ہے جو آل عمر کے پاس گیا۔

---

[1] طبقات ابن سعد ج ۳

عبدالوحید الحنفی

## تمام غزوات میں صدیقؓ ساتھ تھے

☆...لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکرؓ بدر و اُحد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حاضر ہوئے۔

یوم تبوک میں رسول ﷺ نے انہیں خیبر کے غلے میں سے سَو وَسَق سالانہ دیے۔

یوم اُحد میں ان میں سے تھے جو رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ثابت قدم رہے۔

## نجد کے وفد کا امیر بنایا

☆...ایاس بن سلمہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ صدیق کو نجد بھیجا۔ اُنہیں ہم لوگوں پر امیر بنایا۔ ہم نے ہوازن کے کچھ لوگوں پر شب خون مارا۔ میں نے اپنے ہاتھ سے سات گھر والوں کو قتل کیا۔ ہمارا شعار اُمِت اَمِت تھا۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳)

## بدر میں جبرائیلؑ ساتھ تھے

☆... حضرت علیؓ المرتضیٰ سے مروی ہے کہ مجھ سے اور حضرت ابو بکرؓ صدیق سے یوم بدر میں کہا گیا تم میں سے ایک کے ساتھ حضرت جبریلؑ ہیں اور دوسرے کے ساتھ حضرت میکائیلؑ۔ (طبقات ابن سعد ج۳)

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

## سب سے زیادہ رحم والا

☆... حضرت انسؓ بن مالک نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ میری اُمت میں میری اُمت کے ساتھ سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابو بکرؓ ہیں۔ (طبقات ابن سعد ج۳)

## نبی ﷺ کے بعد سب سے زیادہ غیرت دار صدیق اکبرؓ تھے

☆... محمد سے مروی ہے کہ اس اُمت کے نبی کریم ﷺ کے بعد اُمت کے سب سے زیادہ غیرت دار حضرت ابو بکرؓ تھے۔[1]

## صدیق اکبرؓ کے تین خواب

☆... حضرت حسنؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! میں برابر خواب دیکھتا ہوں کہ لوگوں کا فضلہ روندتا ہوں۔ فرمایا: تم لوگوں سے سبیل میں ہوگے (یعنی اُن کی سرداری کے اہل ہوگے اور سرداری کروگے)۔

انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے سینے میں دو باغ دیکھے۔ فرمایا: (اس سے مراد) دو سال ہیں (یعنی تم دو سال تک سرداری کروگے)۔ انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ میرے جسم پر ایک یمنی جوڑا ہے۔ فرمایا: (اس سے مراد) لڑکا ہے، جس سے تم خوش ہوگے۔ (طبقات ابن سعد ج۳)

---

[1] طبقات ابن سعد ج۳

## حضور ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کو امیر حج بنایا

(۱)...عطا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عام الفتح میں حج نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کو امیر حج بنا دیا۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳ ص ۲۲)

(۲)...ابن عمر سے مروی ہے کہ اسلام میں جو سب سے پہلا حج ہوا، اُس میں نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کو حج پر عامل بنایا۔ رسول اللہ ﷺ نے سال آئندہ حج کیا۔

جب نبی کریم ﷺ اُٹھا لیے گئے تو انہوں نے حضرت عمرؓ بن الخطاب کو حج پر عامل بنایا۔ سال آئندہ حضرت ابو بکرؓ نے حج کیا۔

جب حضرت ابو بکرؓ کی وفات ہو گئی تو حضرت عمرؓ خلیفہ بنائے گئے۔ تو انہوں نے حضرت عبد الرحمنؓ بن عوف کو حج پر عامل بنایا۔ ہر سال برابر حج کرتے رہے، یہاں تک کہ ان کی وفات ہو گئی۔

حضرت عثمانؓ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے بھی حضرت عبد الرحمنؓ بن عوف کو حج پر (پہلے سال) عامل بنایا۔ (پھر ہر سال دس سال تک خود ہی حج کو جاتے رہے۔) آخری سال بھی حضرت عبد الرحمنؓ بن عوف کو عامل حج بنایا۔ پھر اُن کی شہادت ہو گئی۔

## حضور ﷺ کا خواب، صدیقؓ کی تعبیر

☆...ابن شہاب سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک خواب دیکھا۔ اسے حضرت ابو بکرؓ سے بیان کیا اور فرمایا: اے ابو بکرؓ! میں نے

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

خواب میں دیکھا کہ جیسے میں اور تم ایک زینے پر بڑھے۔ میں تم سے ڈھائی سیڑھی آگے بڑھ گیا۔ انہوں نے کہا: خیر ہے یارسول اللہ ﷺ! اللہ آپ کو اُس وقت تک باقی رکھے کہ آپ اپنی آنکھوں سے وہ چیز دیکھ لیں جو آپ کو مسرور کرے۔ اور آپ کی آنکھ کو ٹھنڈا کرے۔

آپ نے اُن کے سامنے اسی طرح تین مرتبہ دُہرایا۔ تیسری مرتبہ فرمایا: اے ابو بکرؓ! میں نے خواب دیکھا کہ جیسے میں اور تم ایک زینے پر بڑھے۔ میں تم سے ڈھائی سیڑھی آگے بڑھ گیا۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! اللہ آپ کو اپنی رحمت و مغفرت کی طرف اُٹھالے گا اور میں آپ کے بعد ڈھائی سال زندہ رہوں گا۔ (طبقات ابن سعد ج ۳)

## صدیقؓ کے دِل میں خوفِ الٰہی

☆ ... محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد حضرت ابو بکرؓ سے زیادہ اس چیز میں کوئی ڈرنے والا نہ تھا جو اسے معلوم نہیں ہے۔ حضرت ابو بکرؓ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ اس چیز میں کوئی ڈرنے والا نہ تھا، جو اُسے معلوم نہیں ہے۔

حضرت ابو بکرؓ کے پاس کوئی ایسا قضیہ آتا، جس کے متعلق ہم نہ کتاب اللہ میں کوئی اصل پاتے اور نہ سنت میں کوئی اثر، تو وہ کہتے کہ میں اپنی رائے سے اجتہاد کرتا ہوں۔ اگر صواب ہوا تو اللہ کی طرف سے

ہے، اگر خطا ہوئی تو میری طرف سے ہے۔ اور میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں۔

## بیت المال کے مال کی واپسی

محمد سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو ان پر چھ ہزار درہم تھے، جو انہوں نے بطور نفقہ بیت المال سے لیے۔ وفات کے وقت انہوں نے کہا کہ عمر نے مجھے نہ چھوڑا۔ میں نے بیت المال سے چھ ہزار درہم لے لئے۔ میری وہ زمین جو فلاں مقام پر ہے، انہیں درہموں کے عوض ہے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ سے بیان کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ابو بکرؓ پر اللہ تعالیٰ رحمت کرے، انہوں نے چاہا کہ اپنے بعد کسی کو گفتگو کا موقع نہ دیں۔ میں ان کے بعد والیٔ اَمر ہوں، حالانکہ میں نے اسے تمہارے سامنے ردّ کیا ہے۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳ ص ۳۸)

## مالِ غنیمت کی تقسیم

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ میرے والد نے اپنی خلافت کے پہلے سال غنیمت تقسیم کی۔ انہوں نے آزاد کو بھی دس درہم دیئے، غلام کو بھی دس درہم دیئے، عورت کو بھی دس درہم دیئے اور اُس کی باندی کو بھی دس درہم دیئے۔ دوسرے سال غنیمت تقسیم کی تو بیس بیس درہم دیئے۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳)

## حضرت ابو بکرؓ کی سلمان کو نصیحت

اُسیر سے مروی ہے کہ سلمان نے کہا: میں حضرت ابو بکرؓ صدیق کی علالت میں اُن کے پاس گیا اور کہا: اے خلیفہ رسول اللہ! مجھے کچھ وصیت کیجیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ مجھے اس دن کے بعد وصیت نہ کر سکیں گے۔ انہوں نے کہا:

بے شک، اے سلمان! عنقریب وہ فتوح ہوں گی، جنہیں میں نہیں جانتا۔ اس میں سے تمہارا حصہ وہ ہو گا جو تم نے اپنے پیٹ میں کر لیا یا اپنی پیٹھ پر ڈال لیا (یعنی پہن لیا)۔ خوب سمجھ لو کہ جو شخص پانچوں نمازیں پڑھتا ہے، وہ صبح کرتا ہے تو اللہ کے ذمے کرتا ہے اور شام کرتا ہے تو اللہ کے ذمے کرتا ہے۔ تم ہرگز کسی ایسے شخص کو قتل نہ کرنا جو اللہ کے ذمے والوں میں سے ہو۔ کیوں کہ اللہ تم سے اپنے ذمے کا مطالبہ کرے گا اور تم کو منہ کے بل دوزخ میں ڈال دے گا۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳ ص۳۸)

## مال خمس کی وصیت

خالد بن ابی عزہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے اپنے مال کے پانچویں حصے کی وصیت کی۔ یا کہا کہ میں اپنے مال میں سے وہ لے لوں گا، جو اللہ نے مسلمانوں کے مالِ غنیمت میں سے لیا ہے۔

قتادہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے کہا: میرے لئے غنیمت کا وہ مال ہے، جس سے میرا پروردگار راضی ہوا۔ پھر انہوں نے خمس

(پانچویں حصے) کی وصیت کی۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳ ص ۴۸)

اسحاق بن سوید سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ صدیق نے خمس کی وصیت کی۔ (ایضاً)

## حضرت ابو بکرؓ کا حضرت عائشہؓ سے زمین کا مطالبہ

(۱) حضرت عائشہؓ سے مردی ہے کہ جب حضرت ابو بکرؓ کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے ان (حضرت عائشہؓ) کو بلایا اور کہا کہ اپنے بعد غنا اور بے فکری میں اپنے اہل میں تم سے زیادہ مجھے کوئی محبوب نہیں۔ نہ مجھے تم سے زیادہ کسی کا حقیر و محتاج ہونا گراں ہے۔

میں نے تمہیں العالیہ کی زمین کا بیس دسق غلہ بخش دیا تھا۔ اگر تم اس میں سے کسی سال ایک کھجور بھی حاصل کر لیتیں، جو تمہارے لئے جمع ہوتی (تو مجھے اطمینان ہوتا)۔ اب تو وہ وارث ہی کا مال ہے کہ تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ میں نے کہا: وہ تو اسماءؓ ہیں (جو ایک ہی بہن ہیں، دو بہنیں کہاں ہیں)؟ انہوں نے کہا کہ بنت خارجہ کے پیٹ والی۔ میرے قلب میں ڈالا گیا ہے کہ وہ لڑکی ہے۔ میں اس کے لئے خیر کی وصیت کرتا ہوں۔ چنانچہ اُم کلثوم پیدا ہوئیں۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳)

(۲) افلح بن حمید نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ مال جو حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عائشہؓ کو العالیہ میں دیا، اموال بنی النضیر میں سے بیر حجر تھا کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو عطا فرمایا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ نے اُس

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

کی اصلاح کی، اس میں کھجور کے درخت لگائے۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳)

(۳) عامر سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ صدیق کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہا: پیاری بیٹی! تمہیں معلوم ہے کہ تم سب سے زیادہ مجھے محبوب ہو اور سب سے زیادہ عزیز ہو۔ میں نے تمہیں وہ زمین دی تھی جو تم جانتی ہو کہ فلاں فلاں مقام میں ہے، میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے وہ واپس کر دو کہ کتاب اللہ کے موافق میری اولاد پر تقسیم ہو۔ کیوں کہ میرے ربّ نے مجھے القا کیا تھا۔ جب القا کیا تھا (یعنی دل میں ڈال دیا تھا کہ میں وہ زمین تمہیں دے دوں)۔ حالانکہ میں نے اپنی اولاد کو دوسری اولاد پر فضیلت (ترجیح) نہیں دی۔[1]

(۴) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے نہ وہ دینار چھوڑا نہ درہم، جس پر اللہ نے اپنا سکہ ڈھالا تھا۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳ ص۳۸)

## حاتم کا ایک شعر

(۵) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کی وفات کا وقت آیا تو میں نے حاتم کے کلام میں سے ایک شعر پڑھا: ؎

لَعُمرِک؟ مَا یُغنِی الثَرَاءُ عَنِ الفَتٰی
اِذَا حَشَرَجَتْ یوما وَ ضَاقَ بِھَا الصَدر

---

[1] طبقات ابنِ سعد ج۳ ص۳۸

تیری جان کی قسم! توانگری بندے کو (موت سے) بچا نہیں سکتی۔
جب کسی دن سانس اکھڑ جائے اور دم سینے میں اٹکے۔

## حضرت ابو بکرؓ کا شعر میں جواب

انہوں نے فرمایا کہ بیٹی! اس طرح نہ کہو، بلکہ یہ کہو:
وَ جَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتُ مِنْهُ تَحِيْدُ
موت کی سختی آہی گئی۔ یہ وہ چیز ہے جس سے تو بھڑکتا تھا۔
تم لوگ میری ان دونوں چادروں کو محفوظ رکھنا۔ جب میں مر جاؤں تو ان دونوں کو دھو ڈالنا اور مجھے ان کا کفن دینا۔ کیوں کہ نئے کپڑے کا زندہ بہ نسبت مردے کے زیادہ محتاج ہے۔
پھر فرمایا کہ دیکھو جب سے ہم امر مسلمین کے والی ہوئے، نہ ہم نے ان کا کوئی دینار کھایا نہ درہم۔ البتہ ہم نے اُن کے موٹے غلہ کا آٹا اپنے شکموں میں بھر لیا۔ اور ان کے موٹے جھوٹے کپڑے اپنی پیٹھ پر پہن لیے۔ ہمارے پاس مسلمانوں کے مالِ غنیمت میں سے کچھ نہیں ہے، نہ تھوڑا نہ بہت۔ سوائے اس حبشی غلام اور اس پانی کھینچنے والے اونٹ اور پرانی چادر کے۔ جب میں مر جاؤں تو تم انہیں عمرؓ کے پاس بھیج دینا اور بری ہو جانا۔ (طبقات ابن سعد ج۳ ص ۳۸)

## حضرت عمرؓ کی اشک باری

حضرت عائشہؓ نے کہا کہ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب قاصد یہ اشیاء لے کر

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

حضرت عمرؓ کے پاس آیا تو وہ اتنا روئے کہ آنسو زمین پر بہنے لگے۔ کہنے لگے کہ اللہ ابو بکر رضی اللہ عنہ پر رحمت کرے، انہوں نے اپنے بعد والے کو مشقت میں ڈال دیا۔ اے غلام! انہیں اُٹھا لے۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳)

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکرؓ بیمار ہوئے تو انہوں نے کہا (شعر):

مَنْ لَا یَزَال دَمْعُهُ مُقَنَّعًا
فَاِنّه لَابَد مَرّةً مَدْفُوق

جس شخص کے آنسو ہمیشہ اس حالت میں جاری رہیں کہ وہ چادر میں اپنا سر چھپائے ہو تو وہ لا محالہ ایک روز مر جائے گا۔

حضرت ابو بکرؓ نے کہا: بیٹی! ایسا نہیں ہے، بلکہ:

وَ جَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتُ مِنْهُ تَحِيْد

(ترجمہ اوپر گزر گیا)

## المزنی کی روایت

(۲) بکر بن عبد اللہ المزنی سے مروی ہے کہ مجھے معلوم ہوا کہ جب حضرت ابو بکرؓ صدیق علیل ہوئے اور اُن کی بیماری شدید ہو گئی تو حضرت عائشہؓ نے ان کے سرہانے بیٹھ کر (یہ شعر) کہا:

كُلُّ ذِی اِبِلٌ مُوْرِثُهَا
وَ كُلِّ ذِی سَلَبِ مَسْلُوْبٌ

ہر اونٹ والے کے اونٹوں کا کوئی وارث ہو گا اور ہر غنیمت والے سے چھین لیا جائے گا (یعنی موت کے بعد)۔

فرمایا بیٹی! جیسا تم نے کہا ایسا نہیں ہے۔ البتہ ایسا ہے جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَ جَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتُ مِنْهُ تَحِيْدُ

(موت کی سختی آہی گئی۔ حالانکہ اسی سے تو بیزار تھا۔)

(۳) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکرؓ قضا کر رہے تھے، تو میں نے یہ شعر بطور مثال پڑھا:

وَ اَبْيَضُ يَسْتَقِي الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ
رَبِيْعُ الْيَتَامٰى عِصْمَةُ لِلْاَرَامِلُ

وہ ایسے گورے آدمی ہیں، جن کے چہرے سے ابر بھی سیرابی حاصل کرتا ہے۔ وہ یتیموں کی بہار اور بیواؤں کی پناہ ہیں۔

حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کی شان ہے۔

سمیہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے یہ شعر پڑھا:

مَنْ لَا يَزَالُ دَمْعُهُ مُقَنَّعًا
فَاِنَّه لَابُدَّ مَرَّةً مَدْفُوق

(ترجمہ اوپر گزر گیا۔) تو حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ:

وَ جَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتُ مِنْهُ تَحِيْدُ

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

(ترجمہ اوپر گزر چکا۔)

(۴) ثابت سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ اس شعر کو بطور مثال پڑھا کرتے تھے:

لَا تَزَالَ تَنْعِي حَتّٰى تَكُوْنُه
وَ قَدْ يَرْجُوْا لِفَتَى الوَجَا يَمُوْتُ دُوْنَه

(تو اپنے دوست کی خبر مرگ سنایا کرتا تھا، حتیٰ کہ تو بھی وہی ہو گیا۔ بندہ ایسی چیزوں کی آرزو کرتا ہے کہ وہ اُس کے ادھر ہی مر جاتا ہے۔)

(۵) ابی السفر سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے، تو لوگوں نے کہا: کیا ہم طبیب کو نہ بلا دیں۔ انہوں نے کہا کہ اُس نے مجھے دیکھ لیا ہے اور کہا ہے کہ میں وہی کرتا ہوں، جو چاہتا ہوں۔

(٦) قتادہ سے مروی ہے کہ مجھے معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکرؓ نے کہا: مجھے پسند تھا کہ میں سبزہ ہوتا اور کیڑے کھا جاتے۔ (طبقات ابن سعد ج ۳)

## پسندیدہ وصیت

ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت ابو بکرؓ نے کہا: مجھے خمس کی وصیت کرنا رُبع کی وصیت سے زیادہ پسند ہے۔ اور مجھے رُبع کی وصیت کرنا ثلث کی وصیت کرنے سے زیادہ پسند ہے۔ جس نے

ثلث کی وصیت کی، اُس نے (وارث کے لیے) کچھ نہیں چھوڑا۔[1]

## حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف کی حضرت عمرؓ کے متعلق رائے

عبداللہ البہی (اور تین طرق) سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مرض میں شدت ہوئی تو انہوں نے حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف کو بلایا اور کہا کہ مجھے عمرؓ بن الخطاب کا حال بتاؤ۔ حضرت عبدالرحمنؓ نے کہا کہ آپ مجھ سے وہ بات پوچھتے ہیں، جو یقیناً مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ اگرچہ میں زیادہ جانتا ہوں مگر تم بھی بیان کرو۔ حضرت عبدالرحمنؓ نے کہا: واللہ! اُن کے حق میں میری جو رائے ہے، وہ اُس سے افضل ہیں۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳)

## حضرت عثمانؓ کی حضرت عمرؓ کے متعلق رائے

حضرت ابوبکرؓ صدیق نے حضرت عثمانؓ بن عفان کو بلایا اور کہا کہ مجھے عمرؓ کا حال بتاؤ۔ انہوں نے کہا کہ آپ ہم سب سے زیادہ اُن سے آگاہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اے ابو عبداللہ! اس پر بھی جو تمہیں معلوم ہو، وہ بیان کرو۔

حضرت عثمانؓ نے کہا کہ اے اللہ! میرا علم اُن کے متعلق یہ کہ اُن کا باطن اُن کے ظاہر سے بہتر ہے اور اُن کے مثل ہم میں کوئی نہیں۔

[1] طبقات ابنِ سعد ج ۳

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

حضرت ابو بکرؓ نے کہا: خدا تم پر رحمت کرے۔ واللہ! اگر تم اُن کا حال ترک کر دیتے تو میں تمہیں بغیر بیان کیے جانے نہ دیتا۔

## حضرت عمرؓ کی نامزدگی کے متعلق مہاجرین اور انصار سے مشورہ

انہوں نے ان دونوں کے ہمراہ حضرت سعیدؓ بن زید، ابو الاعورؓ اور اُسیدؓ بن الحضیر سے اور ان کے سوا دوسرے مہاجرینؓ و انصارؓ سے بھی مشورہ کیا۔ حضرت اُسیدؓ نے کہا: اے اللہ! مجھے حق کی توفیق دے، آپ کے بعد میں انہیں سب سے بہتر جانتا ہوں جو رضائے الٰہی سے راضی ہیں اور ناراضی سے ناراض۔ اُن کا باطن ظاہر سے بہتر ہے اور اس امر پر کوئی ایسا والی نہیں جو اُن سے زیادہ قوی ہو۔

## حضرت عمرؓ کی سخت مزاجی کے خلاف شکایت

بعض اصحابؓ نبی نے حضرت عبدالرحمنؓ و عثمانؓ کا حضرت ابو بکرؓ کے پاس جانا اور اُن سے خلوت کرنا سنا تو وہ لوگ حضرت ابو بکرؓ کے پاس آئے۔ اُن میں سے کسی کہنے والے نے اُن سے کہا کہ آپ اپنے پروردگار سے کیا کہیں گے؟ جب وہ آپ سے حضرت عمرؓ کو ہم پر خلیفہ بنانے کو پوچھے گا، حالانکہ آپ اُن کی سختی دیکھتے ہیں۔

حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ مجھے بٹھا دو۔ پھر اُن لوگوں سے کہا: کیا تم لوگ مجھے اللہ کا خوف دلاتے ہو؟ تمہاری امارت سے جس نے ظلم سے

توشہ حاصل کیا، وہ برباد گیا۔ اگر اللہ مجھ سے سوال کرے گا تو میں کہوں گا کہ اے اللہ! تیرے خاص بندوں میں جو سب سے بہتر تھا، میں نے اُسے خلیفہ بنایا۔ اے شخص! میں نے جو تم سے کہا: یہ اُن لوگوں کو بھی پہنچا دینا، جو تمہارے پیچھے ہیں۔

## حضرت عمرؓ فاروق کی نامزدگی کا فرمان

حضرت ابوبکرؓ صدیق لیٹ گئے۔ انہوں نے حضرت عثمانؓ بن عفان کو بلایا اور کہا کہ لکھو:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ وہ مضمون ہے جس کی ابوبکرؓ بن ابی قحافہ نے اپنی دنیا کے آخر زمانے میں، اُس سے نکلتے وقت اور آخرت کے ابتدائی زمانے میں، اُس میں داخل ہوتے وقت (اور آخرت وہ جگہ ہے) جہاں کافر بھی ایمان لاتا ہے، منکر بھی یقین کر لیتا ہے اور جھوٹا بھی سچ بولنے لگتا ہے، وصیت کی کہ میں نے اپنے بعد تم پر عمرؓ بن الخطاب کو خلیفہ بنا دیا۔ لہٰذا اُن کی بات سننا اور اُن کی اطاعت کرنا۔ میں نے اللہ، اُس کے رسول ﷺ، اُس کے دین، اپنے نفس اور تم لوگوں کی خیر خواہی میں کوتاہی نہیں کی۔

عمرؓ اگر عدل کریں تو اُن کے ساتھ میرا یہی گمان ہے اور اُن کے بارے میں میرا یہی علم ہے۔ اگر وہ عدل کو بدل دیں تو ہر شخص کو اُس کے حاصل کئے ہوئے گناہ کی سزا ملے گی۔ میں نے تو خیر ہی کا

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

ارادہ کیا۔ میں غیب کی بات نہیں جانتا۔ ظلم کرنے والوں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس مقام پر پلٹتے ہیں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

انہوں نے اس کے لکھنے کا حکم دیا اور مہر لگائی۔

## حضرت ابو بکرؓ کی بے ہوشی

بعض راویوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکرؓ صدیق نے اس فرمان کا عنوان لکھوا دیا، جس میں حضرت عمرؓ فاروق کا ذکر رہ گیا۔ قبل اس کے کہ وہ کسی کو نامزد کریں، بے ہوش ہو گئے۔ حضرت عثمانؓ نے لکھ دیا کہ میں نے تم پر عمرؓ بن الخطاب کو خلیفہ بنا دیا۔

جب افاقہ ہوا تو فرمایا کہ تم نے جو کچھ لکھا، وہ میرے سامنے پڑھو۔ انہوں نے حضرت عمرؓ کا ذکر پڑھا تو حضرت ابو بکرؓ نے تکبیر کہی اور کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ تمہیں اندیشہ ہو گا کہ اگر اس غش میں میرا دم نکل گیا تو لوگ اختلاف کریں گے، اللہ تمہیں اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے جزائے خیر دے۔ واللہ تمہی اس لکھنے کے اہل تھے۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳)

## نامزدگی کا اعلان

حضرت ابو بکرؓ کے حکم سے وہ مہر کیا ہوا فرمان لے کر نکلے، ہمراہ حضرت عمرؓ بن الخطاب اور اُسیدؓ بن القرظی بھی تھے۔ حضرت عثمانؓ نے لوگوں سے کہا: کیا تم اس شخص سے بیعت کرتے ہو جو اس فرمان میں

ہے؟ سب نے کہا: جی ہاں۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم نے اس شخص کو جان لیا ہے، جس کا ذِکر اس فرمان میں ہے۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳)

## حضرت عمرؓ سے تنہائی میں ملاقات

ابن سعد نے کہا کہ میں ایسے شخص سے بھی آگاہ ہوں جو یہ کہتا ہے کہ (ان میں سے بعض لوگوں نے کہا ہم اس شخص کو جانتے ہیں کہ) وہ حضرت عمرؓ ہیں۔ سب نے اس کا اقرار کیا۔ ان سے راضی ہو گئے اور بیعت کر لی۔ حضرت ابو بکرؓ نے تنہا حضرت عمرؓ کو بلایا۔ جو وصیت کی، وہ وصیت کی (جس کو اللہ ہی جانتا ہے یا وہ دونوں)۔ پھر وہ ان کے پاس سے روانہ ہو گئے۔ (طبقات ابن سعد ج ۳)

## حضرت ابو بکرؓ صدیق کی دعا

حضرت ابو بکرؓ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کے پھیلائے اور کہا:

اے اللہ! میری نیت میں اس (فرمان) سے صرف ان لوگوں کی نیکی ہے۔ میں نے فتنے کا اندیشہ کیا، اس لیے ان لوگوں کے معاملہ میں وہ عمل کیا، جس کو تو خوب جانتا ہے۔ اُن کے لئے میں نے اپنی رائے سے اجتہاد کیا۔ میں نے اُن پر اُن کے سب سے بہتر کو، سب سے قوی تر کو اور سب سے زیادہ راہِ راست پر چلانے کے خواہش مند کو والی بنایا۔ میرے پاس تیرا جو حکم آیا، وہ آیا (یعنی موت کا

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

حکم)۔بس تو ہی ان لوگوں میں میرا خلیفہ ہے۔کیوں کہ وہ تیرے بندے ہیں اور اُن کی پیشانیاں تیرے قبضے میں ہیں (کہ تو جدھر چاہے پھیر دے)۔

اے اللہ! ان کے لئے اُن کے والی کی اصلاح کر۔ اُسے اپنے خلفائے راشدین میں سے بنا۔جو تیرے نبی رحمت ﷺ کی ہدایت کی اور اُن کے بعد صالحین کی ہدایت کی پیروی کرے۔اور اُس کے لئے رعیت کی بھی اصلاح کر۔(طبقات ابنِ سعد ج۳)

## حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات

(۱)... وَ دَخَلَ عَلَيْهِ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَعُوْدُهُ فَقَالَ: يَا أَبَابَكْرٍ أَوْصِنَا فَقَالَ: اِنَّ اللهَ فَاتِحٌ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا فَلَا تَأْخُذَنَّ مِنْهَا اِلَّا بَلَاغَكَ وَ اعْلَمْ أَنَّ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللهِ فَلَا تَخْفَرَنَّ اللهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ فَيُكِبُّكَ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِكَ۔

اور حضرت سلمان فارسیؓ آپ کی عیادت کو تشریف لائے اور کہا کہ اے ابو بکرؓ! کچھ ہم کو وصیت کیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ تمہارے لئے دُنیا فتح کرنے کو ہے۔تو تم اس میں سے اسی قدر لینا کہ بسر اوقات کے موافق ہو۔اور یاد رکھو کہ جو کوئی نماز صبح ادا کرتا ہے، وہ اللہ کے عہد میں ہو جاتا ہے۔تو ایسا نہ کرو کہ خدا تعالیٰ سے

عہد شکنی کرو۔ اور یہ عہد شکنی تم کو منہ کے بل دوزخ میں ڈال دے۔

(۲)... وَلَمَّا ثَقُلَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَأَرَادَ النَّاسُ مِنْهُ أَنْ يَّسْتَخْلِفَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ النَّاسُ لَهُ: اِسْتَخْلَفْتَ عَلَيْنَا فَظًّا غَلِيْظًا فَمَا ذَا تَقُوْلُ لِرَبِّكَ؟ فَقَالَ: أَقُوْلُ اَسْتَخْلَفْتُ عَلٰى خَلْقِكَ خَيْرَ خَلْقِكَ۔ ثُمَّ أَرْسَلَ اِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَاءَ فَقَالَ: اِنِّيْ مُوْصِيْكَ بِوَصِيَّةٍ، اِعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ حَقًّا فِي النَّهَارِ لَا يَقْبَلُهُ فِي اللَّيْلِ وَأَنَّ اللّٰهَ حَقًّا فِي اللَّيْلِ لَا يَقْبَلُهُ فِي النَّهَارِ، وَأَنَّهُ لَا يَقْبَلُ النَّافِلَةَ حَتّٰى تُؤَدِّيَ الْفَرِيْضَةَ۔ وَاِنَّمَا ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُ مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاِتِّبَاعِهِمُ الْحَقَّ فِي الدُّنْيَا وَثِقْلِهٖ عَلَيْهِمْ وَحَقٌّ لِمِيْزَانٍ لَا يُوْضَعُ فِيْهِ اِلَّا الْحَقُّ أَنْ يَّثْقُلَ۔ وَاِنَّمَا خَفَّتْ مَوَازِيْنُ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاِتِّبَاعِ الْبَاطِلِ وَخِفَّتُهٗ عَلَيْهِمْ وَحَقٌّ لِمِيْزَانٍ لَا يُوْضَعُ فِيْهِ اِلَّا الْبَاطِلُ أَنْ يُّخَفَّ، وَاِنَّ اللّٰهَ ذَكَرَ اَهْلَ الْجَنَّةِ بِأَحْسَنِ أَعْمَالِهِمْ وَتَجَاوَزَ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ، فَيَقُوْلُ الْقَائِلُ: أَنَا دُوْنَ هٰؤُلَاءِ وَلَا أُبَلِّغُ مُبَلِّغَ هٰؤُلَاءِ، فَاِنَّ اللّٰهَ ذَكَرَ اَهْلَ النَّارِ بِأَسْوَا أَعْمَالِهِمْ وَرَدَّ عَلَيْهِمْ صَالِحَ الَّذِيْ عَمِلُوْا، فَيَقُوْلُ الْقَائِلُ: أَنَا أَفْضَلُ مِنْ هٰؤُلَاءِ وَاِنَّ اللّٰهَ ذَكَرَ آيَةَ الرَّحْمَةِ وَآيَةَ الْعَذَابِ لِيَكُوْنَ الْمُؤْمِنُ

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

رَاغِبًا رَاهِبًا وَ لَا يُلْقِي بِيَدَيْهِ اِلَى التَّهْلُكَةِ وَلَا يَتَمَنّٰى عَلَى اللهِ غَيْرَ الْحَقِّ۔ فَاِنْ حَفِظْتَ وَصِيَّتِيْ هٰذِهٖ فَلَا يَكُوْنَ غَائِبٌ أَحَبُّ اِلَيْكَ مِنَ الْمَوْتِ وَ لَا بَدَّ لَكَ مِنْهُ، وَاِنْ ضَيَّعْتَ وَصِيَّتِيْ فَلَا يَكُوْنُ غَائِبٌ أَبْغَضَ اِلَيْكَ مِنَ الْمَوْتِ وَ لَا بَدَّ لَكَ مِنْهُ وَ لَسْتَ بِمُعْجِزِهٖ۔

اور جب حضرت ابو بکرؓ بہت بیمار ہوئے کہ باہر نہ نکل سکے اور لوگوں نے چاہا کہ اپنا نائب کسی کو کر دیں۔ تو آپ نے حضرت عمرؓ کو اپنا نائب کیا۔ لوگوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ نے اپنا نائب ایک شخص تند مزاج، سخت دل کو کیا ہے۔ خدا تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ کہوں گا کہ تیری مخلوق میں سے جو سب سے بہتر تھا، اس کو نائب کیا۔

پھر حضرت عمرؓ کو بلوایا۔ جب وہ تشریف لائے تو فرمایا کہ میں تم کو ایک وصیت کرتا ہوں۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے حق کچھ دن میں ہیں کہ ان کو رات میں قبول نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کے کچھ حقوق رات میں ہیں کہ ان کو دن میں قبول نہیں کرتا۔ اور نفل کو قبول نہیں فرماتا، جب تک کہ فرض ادا نہ کرو۔

اور قیامت کے روز جو بھاری پلے والوں کے پلے بھاری ہوں گے، تو وجہ یہی ہو گی کہ انہوں نے دُنیا میں حق کا اتباع کیا ہو گا اور اپنے اوپر اس

کو بھاری سمجھا ہو گا۔ اور اس ترازو کے لیے جس میں بجز حق کے اور کچھ نہ رکھا جاوے، شایان یہی ہے کہ وزن زیادہ ہو۔

اور ہلکے پلے والوں کے جو قیامت میں پلے ہلکے ہوں گے، تو اس کی وجہ ہو گی کہ دنیا میں انہوں نے باطل کی پیروی کی ہو گی۔ اور اسی کو اپنے اوپر ہلکا معلوم کیا ہو گا۔ اور جس ترازو میں باطل کے سوا اور کچھ نہ رکھا ہو اس کو ہلکا ہی ہونا زیبا ہے۔

اور خدا تعالیٰ نے اہل جنت کا ذکر ان کے اعمال میں سے بہتر کے ساتھ کیا ہے۔ اور ان کی برائی سے در گذر فرمایا۔ تو کہنے والا یوں کہتا ہے کہ میں ان لوگوں سے کم ہوں اور ان کے درجے کو نہیں پہنچتا اور دوزخ والوں کا ذکر ان کے بدترین اعمال سے کیا ہے۔ اور جو عمل نیک انہوں نے کیا ہے اس کو واپس کر دیا۔ تو کہنے والا یوں کہتا ہے کہ میں ان لوگوں سے کم ہوں اور ان کے درجے کو نہیں پہنچتا۔

اور آیت رحمت اور آیت عذاب کو ذکر فرمایا ہے۔ تاکہ مومن کو رغبت اور خوف دونوں رہیں۔ اور ہاتھ اپنا ہلاکت میں نہ ڈالے۔ اور اللہ تعالیٰ سے بجز حق کے اور کسی کی تمنا نہ کرے۔

پس اے عمرؓ! اگر تم میری وصیت کو یاد رکھو گے تو تمہارے نزدیک کوئی غائب چیز موت سے زیادہ محبوب نہ ہو گی۔ اور اس کا آنا تم پر ضروری ہے۔ اور اگر میری وصیت تلف کرو گے تو موت سے زیادہ کوئی

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

غائب چیز تم کو بری معلوم نہ ہو گی۔ اور اس سے تم بھاگ نہ سکو گے۔ نہ اس کو تھکا سکو گے۔

(۳) ... وَ قَالَ سَعِيْدُ الْمُسَيِّبُ: لَمَّا اِحْتَضَرَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللہ عَنْهُ أَتَاهُ نَاسٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالُوْا: يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللہ صَلَّى اللہ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ زَوِّدْنَا فَإِنَّا نَرَاکَ لِمَا بِکَ۔ فَقَالُوْا أَبُوْبَكْرٍ: مَنْ قَالَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ثُمَّ مَاتَ جَعَلَ اللہ رُوْحَهُ فِي الْأُفُقِ الْمُبِيْنِ۔ قَالُوْا: وَ مَا الْأُفُقُ الْمُبِيْنُ؟ قَالَ: قَاعٌ بَيْنَ يَدَیِ الْعَرْشِ فِيْهِ رِيَاضُ اللہ وَ اَنْهَارٌ وَ اَشْجَارٌ، يَغْشَاهُ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ رَحْمَةٍ، فَمَنْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ جَعَلَ اللہ رُوْحَهُ فِي هٰذَا الْمَكَانِ:

اور حضرت سعیدؒ بن المسیّب فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابو بکرؓ صدیق کا آخری وقت آیا تو آپ کے پاس کچھ لوگ صحابہؓ میں سے آئے اور کہا کہ اے نائب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہم کو کچھ توشہ عنایت کر دیجیے کہ اب ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کا حال دگر گوں ہے۔

آپ نے فرمایا کہ جو کوئی ان کلمات کو کہہ کر مر جاوے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی روح کو افق مبین میں کر دے گا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ افق مبین کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ایک میدان، عرش کے سامنے ہے۔ اس میں باغ اور نہریں اور درخت اوپر مذکور ہیں۔ ہر روز اس کو سو رحمتیں خدا تعالیٰ کی چھپا لیتی ہیں تو جو شخص ان کلمات کو کہے گا، اللہ تعالیٰ

اس کی روح کو اسی مکان موصوفہ بالا میں رکھے گا۔

کلمات یہ ہیں:

**اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اِبْتَدَأْتَ الْخَلْقَ مِنْ غَیْرِ حَاجَۃٍ بِکَ اِلَیْھِمْ ثُمَّ جَعَلْتَھُمْ فَرِیْقَیْنِ فَرِیْقًا لِلنَّعِیْمِ وَ فَرِیْقًا لِلسَّعِیْرِ فَاجْعَلْنِیْ لِلنَّعِیْمِ وَلَا تَجْعَلْنِیْ لِلسَّعِیْرِ**

الٰہی! تو نے خلق کو شروع سے پیدا کیا اور تجھ کو کچھ حاجت ان کی نہیں تھی۔ پھر تو نے ان کے دو فریق کر دیئے۔ ایک جنت کے لئے اور ایک دوزخ کے لئے۔ تو مجھ کو جنت کے لئے کر نہ کہ دوزخ کے لئے۔

**اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ خَلَقْتَ الْخَلْقَ فِرَقًا وَ مَیَّزْتَھُمْ قَبْلَ أَنْ تَخْلُقَھُمْ فَجَعَلْتَ مِنْھُمْ شَقِیًّا وَّ سَعِیْدًا وَّ غَوِیًّا وَّ رَشِیْدًا فَلَا تَشْقِنِیْ بِمَعَاصِیْکَ،**

الٰہی! تو نے خلق کو کئی فرقے پیدا کیا اور پیدائش سے پہلے ان کو علیحدہ کر دیا کہ بعضوں کو بدبخت اور بعضوں کو نیک بخت اور غوی اور راہ یافتہ بنایا۔ پس مجھ کو اپنی اطاعت سے سعید کر دے۔ اور اپنی معصیت سے بدبخت نہ کر۔

**اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَلِمْتَ مَا تَکْسِبُ کُلُّ نَفْسٍ قَبْلَ اَنْ تَخْلُقَھَا فَلَا مَحِیْصَ لَھَا مِمَّا عَلِمْتَ، فَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ تَسْتَعْمِلُہٗ بِطَاعَتِکَ،**

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

الٰہی! جو ہر ایک نفس کماتا ہے، وہ تجھ کو اس کی پیدائش سے پہلے معلوم ہے۔ تو جس چیز کو وہ کرتا ہے، اس سے گریز نہیں۔ پس مجھ کو ان لوگوں میں سے کر دے جن سے تو اپنی اطاعت کا کام لیتا ہے۔

**اَللّٰھُمَّ اِنَّ اَحَدًا لَا یَشَاءُ حَتّٰی تَشَاءَ، فَاجْعَلْ مَشِیْئَتَکَ أَنْ أَشَاءَ مَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْکَ،**

الٰہی! بدون تیرے چاہے کوئی کچھ نہیں چاہتا۔ تو تو اپنی خواہش اس امر کی کر کہ میں ایسی بات چاہنے لگوں کہ جو مجھ کو تجھ سے قریب کر دے۔

**اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قَدْ قَدَّرْتَ حَرَکَاتِ الْعِبَادِ فَلَا یَتَحَرَّکُ شَیْءٌ اِلَّا بِاِذْنِکَ، فَاجْعَلْ حَرَکَاتِیْ فِیْ تَقْوَاکَ،**

الٰہی! تو نے بندوں کے حرکات کا اندازہ کر رکھا ہے کہ کوئی چیز بدون تیرے اذن کے نہیں حرکت کرتی۔ تو میری حرکات کو اپنے تقویٰ میں کر دے۔

**اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ خَلَقْتَ الْخَیْرَ وَالشَّرَّ وَجَعَلْتَ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِنْھُمَا عَامِلًا یَعْمَلُ بِہٖ فَاجْعَلْنِیْ مِنْ خَیْرِ الْقِسْمَیْنِ،**

الٰہی! تو نے خیر و شر دونوں کو پیدا کیا اور دونوں کے کرنے والوں کو بنایا۔ پس تجھ کو دونوں قسموں میں جو بہتر ہو اس میں کر دے۔

**اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ خَلَقْتَ الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ وَ جَعَلْتَ لِکُلِّ وَاحِدَۃٍ مِّنْھُمَا اَھْلاً، فَاجْعَلْنِیْ مِنْ سُکَّانِ جَنَّتِکَ،**

الٰہی! تو نے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا اور ان میں سے ہر ایک کے لئے رہنے والے بنائے۔ تو مجھ کو اپنی جنت کے باشندوں میں سے بنادے۔

**اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اَرَدْتَ بِقَوْمِ الضَّلَالِ وَ ضَیَّقْتَ بِہٖ صُدُوْرَھُمْ، فَاشْرَحْ صَدْرِیْ لِلْاِیْمَانِ وَ زَیِّنْہُ فِیْ قَلْبِیْ،**

الٰہی! تو نے ایک قوم کو راہ دکھانی چاہی اور ان کے سینوں کو کھول دیا۔ اور ایک قوم کی تو نے گمراہی چاہی اور ان کے سینوں کو تنگ بنایا۔ تو خدایا! میرا سینہ ایمان کے لئے کھول دے اور ایمان کو میرے دل میں اچھا کر دکھا۔ اور مجھ کو کفر اور بدکاری اور نافرمانی سے نفرت دلا اور مجھ کو نیک چال والوں میں سے کر۔

**اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ دَبَّرْتَ الْاُمُوْرَ وَ جَعَلْتَ مَصِیْرَھَا اِلَیْکَ، فَأَحْیِنِیْ بَعْدَ الْمَوْتِ حَیَاۃً طَیِّبَۃً وَ قَرِّبْنِیْ اِلَیْکَ زُلْفٰی،**

الٰہی! تو نے امور تدبیر کئے اور ان کا ٹھکانا اپنی طرف کیا۔ پس بعد موت کے مجھ کو اچھی زندگی سے زندہ کر اور مرتبے میں مجھ کو اپنے نزدیک فرما۔

**اَللّٰھُمَّ مَنْ اَصْبَحَ وَ اَمْسٰی ثِقَتُہٗ وَ رَجَاؤُہٗ غَیْرَکَ فَأَنْتَ ثِقَتِیْ وَ رَجَائِیْ وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ**

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

الٰہی! جو شخص صبح اور شام کرتا ہے اس طرح کہ اس کا اعتماد اور توقع تیرے غیر پر ہو تو ہوا کرے، مگر میرا اعتماد اور توقع تجھی پر ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

**قال ابو بکر: ھذا کلہ فی کتاب اللہ عزوجل**

بعد اس کے آپ نے فرمایا کہ سب مضامین کتاب اللہ عزوجل میں ہیں۔(احیاء العلوم ج۴ مصنفہ امام غزالیؒ)

## وفات کا دن

(۱) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عارضے میں شدت ہوئی تو انہوں نے پوچھا: یہ کون سا دن ہے؟ عرض کی: دو شنبہ (پیر)۔ پوچھا: رسول اللہ ﷺ کی وفات کس روز ہوئی؟ عرض کی کہ آپ ﷺ کی وفات دو شنبہ کو ہوئی۔ فرمایا: پھر تو میں امید کرتا ہوں کہ میرے اور رات کے درمیان موت ہے۔

ان کے جسم پر ایک چادر تھی، جس میں گیرو (سرخ مٹی کے رنگ) کا اثر تھا۔ انہوں نے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو اسی چادر کو دھو ڈالنا اور اس کے ساتھ دو چادریں شامل کر لینا۔ مجھے تین کپڑوں میں کفن دینا۔

ہم لوگوں نے کہا: کیا ہم سب کو نیا ہی نہ کر لیں؟ فرمایا: نہیں! وہ تو صرف پیپ اور خون کے لیے ہے۔ زندہ بہ نسبت مردے کے نئے کا زیادہ مستحق ہے۔ پھر وہ شب سہ شنبہ کو (اپنے ارشاد کے مطابق) انتقال

فرما گئے۔ رضی اللہ عنہ۔

(۲) حضرت عائشہؓ صدیقہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے اُن سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کی وفات کس روز ہوئی؟ عرض کی: دوشنبہ (پیر) کو۔ انہوں نے کہا: ماشاء اللہ! میں اُمید کرتا ہوں کہ میرے اور رات کے درمیان موت ہے۔ پوچھا: تم نے آپ ﷺ کو کس چیز کا کفن دیا تھا؟ میں نے کہا: تین سفید سوتی یمنی چادروں کا، جن میں نہ کرتا تھا، نہ عمامہ۔ فرمایا: میری یہ چادریں دیکھو، جس میں گیرو یا زعفران کا اثر ہے، اسے دھو ڈالنا اور اس کے ساتھ دو چادریں اور شامل کر لینا۔ میں نے کہا کہ وہ تو پرانی ہے۔ فرمایا: زندہ نئے کا زیادہ مستحق ہے، یہ تو صرف پیپ اور خون کے لئے ہے۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳)

## حضرت ابو بکرؓ کی شدید علالت

حضرت عائشہؓ سے تین طریقوں سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کے مرض کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ انہوں نے ۷ جمادی الاخرہ ۱۳ھ یوم دوشنبہ کو غسل کیا، جو ٹھنڈا دن تھا۔ پندرہ (۱۵) روز تک بخار رہا، جس سے وہ نماز کو بھی نہ نکل سکے۔ حضرت عمرؓ بن الخطاب کو حکم دے دیا کرتے کہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ شدتِ مرض کی حالت میں روزانہ لوگ عیادت کو آتے۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳)

## حضرت ابو بکرؓ کی وفات

اس زمانے میں وہ اپنے اُس مکان میں اُترے ہوئے تھے، جو نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمانؓ بن عفان کے مکان کے روبرو دیا تھا۔ حضرت عثمانؓ نے اُن لوگوں کو آپ کی تیمارداری کے لئے آپ کے ساتھ کر دیا تھا۔

شب سہ شنبہ کی ابتدائی گھڑیوں میں ۲۲ جمادی الآخر ۱۳ھ کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔

## مدت خلافت

اُن کی خلافت دو سال چھ مہینے اور دس دن رہی۔

ابو معشر نے کہا کہ دو سال اور چار دن کم چار ماہ رہی۔ وفات کے وقت تریسٹھ سال کے تھے (رحمہ اللہ)۔

اس پر تمام روایات میں اتفاق کیا گیا ہے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی عمر پائی۔

حضرت ابو بکرؓ کی ولادت عام الفیل کے تین سال بعد ہوئی۔

## حضرت ابو بکرؓ صدیق کی عمر

(۱) جریر سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت امیر معاویہؓ کو کہتے سنا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ وفات کے وقت تریسٹھ سال کے تھے۔

(۲) ابو اسحاق سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو وہ تریسٹھ سال کے تھے۔

(۳) حضرت سعیدؒ بن المسیب سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں رسول اللہ ﷺ کی عمر پوری کرلی، جب اُن کی وفات ہوئی تو تریسٹھ سال کے تھے۔

(۴) حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحابؓ میں سب سے زیادہ سِن (عمر) والے حضرت ابو بکرؓ اور سہیلؓ بن بیضا تھے۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳)

## غسل میت کے لیے وصیّت

(۱) ابی بکر بن حفص سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت اسماءؓ بنت عمیس کو وصیت کی کہ جب میں مروں تو تم ہی غسل دو۔ اور انہیں قسم دی کہ افطار کر لینا تب غسل دینا۔ کیوں کہ یہ تمہارے لئے زیادہ قوت کا باعث ہو گا (ورنہ نہلانے میں ضعف محسوس ہو گا)۔[1]

(۲) عطا نے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے وصیت کی کہ انہیں اُن کی بیوی حضرت اسماءؓ بنت عمیس غسل دیں اور اگر وہ (تنہا) نہ دے سکیں تو حضرت عبد الرحمن بن ابی بکرؓ سے مدد لیں۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳)

---

[1] طبقات ابنِ سعد ج ۳

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

(۳) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ صدیق کو حضرت اسماءؓ بنت عمیس نے غسل دیا۔ (طبقات ابن سعد ج۳)

## حضرت ابو بکرؓ کا کفن

(۱) عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت ابو بکرؓ کو تین چادروں میں کفن دیا گیا جن میں ایک گیرو میں رنگی ہوئی تھی۔

## پرانی چادر کا کفن

یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ مجھے معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکرؓ صدیق جب علیل تھے تو حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو کتنی چادروں میں کفن دیا گیا؟ انہوں نے کہا: تین سوتی چادروں میں۔

حضرت ابو بکرؓ نے اس چادر کے متعلق جو ان کے جسم پر تھی، کہا کہ اس کو لے لینا۔ گیرو یا زعفران جو لگ گیا ہے، اسے دھو ڈالنا اور مجھے اسی میں دو اور چادروں کے ساتھ کفن دے دینا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا: یہ کیا ہے کہ آپ پرانی چادر کفن میں شامل کراتے ہیں؟

حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ زندہ بہ نسبت مردے کے نئے کا زیادہ محتاج ہے۔ (طبقات ابن سعد ج۳)

## کفن کی چادروں کی تعداد

(۱) عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت

ابو بکرؓ کو تین چادروں میں کفن دیا گیا۔

(۲) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ میرا یہی کپڑا دھو ڈالنا اور اسی میں کفن دے دینا۔ کیوں کہ زندہ بہ نسبت مردے کے نئے کا زیادہ محتاج ہے۔ (طبقات ابن سعد ج ۳)

## حضرت ابو بکرؓ کی نماز جنازہ

(۱) صالح بن ابی حسان سے مروی ہے کہ علی بن حسین نے حضرت سعیدؒ بن المسیب سے پوچھا کہ حضرت ابو بکرؓ پر نماز جنازہ کہاں پڑھی گئی؟ انہوں نے کہا: قبر (رسول اللہ ﷺ) اور منبر (رسول اللہ ﷺ) کے درمیان۔ پوچھا: کس نے نماز پڑھائی؟ انہوں نے کہا: حضرت عمرؓ نے۔ پھر پوچھا: انہوں نے کتنی تکبیریں کہیں؟ فرمایا: چار۔ (طبقات ابن سعد ج ۳)

(۲) ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ پر نماز پڑھی اور چار تکبیریں کہیں۔ (طبقات ابن سعد ج ۳)

## حضرت ابو بکرؓ کی تدفین کا وقت

(۱) ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت ابو بکرؓ رات کو دفن کیے گئے۔

(۲) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کی وفات رات کو ہوئی۔ ہم نے انہیں صبح ہونے سے پہلے دفن کر دیا۔

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

(۳) عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ دریافت کیا گیا کہ کیا میت رات کو دفن ہو سکتی ہے؟ انہوں نے کہا کہ حضرت ابو بکرؓ رات ہی کو دفن کئے گئے۔

(۴) حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو بکرؓ کی تدفین میں موجود تھا۔ اُن کی قبر میں حضرت عمرؓ بن الخطاب، حضرت عثمانؓ بن عفان، حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ اور حضرت عبد الرحمنؓ بن ابی بکرؓ اُترے۔ میں نے بھی اترنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ کافی ہے (تمہاری ضرورت نہیں)۔ (طبقات ابن سعد ج۳)

## اپنی قبر کے لئے صدیقی وصیت

ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت ابو بکرؓ کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے پاس موجود لوگوں سے فرمایا:

"جب میں مر جاؤں اور تم مجھے غسل دینے اور کفن پہنانے سے فارغ ہو جاؤ تو میرا جنازہ لے جا کر اس حجرہ مبارک کے دروازے پر رکھ دینا، جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک ہے۔

پھر دروازہ پر ٹھہر کر کہنا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! یہ ابو بکرؓ اجازت چاہتا ہے۔

اگر تمہیں اجازت مل جائے اور دروازہ کھل جائے (کیوں کہ حجرہ مبارکہ کا دروازہ بند اور مقفل رہتا تھا) تو میرا جنازہ اندر لے جا کر

مجھے وہیں دفن کر دینا۔ اور اگر دروازہ نہ کھلے تو میرا جنازہ وہاں سے قبرستان بقیع میں لے جانا اور مجھے وہیں دفن کر دینا۔"

## قبر ابو بکرؓ کے لئے اذن نبوی ﷺ

چنانچہ جب وقت آیا تو صدیق اکبرؓ کی وصیت کے مطابق جنازہ لے جا کر لوگ وہاں ٹھہرے اور ان کے بتائے ہوئے کلمات کہے، تو اچانک تالا خود بخود نیچے گرا اور دروازہ کھل گیا۔ پھر اندر سے کسی پکارنے والے کی یہ آواز آئی:

"حبیبؓ کو حبیب ﷺ کے پاس اندر لے آؤ! کیوں کہ ایک حبیب ﷺ دوسرے حبیبؓ کا مشتاق ہے"۔[1]

## حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کا خمیر خاکِ روضہ نبوی ﷺ

ایک حدیث میں آتا ہے، جو اہل سنت و اہل تشیع دونوں کی کتب میں ہے:

**دفن فِی الطینة الَّتی خلق مِنْهَا**

ترجمہ: دفن کیا جاتا ہے اسی مٹی میں، جس سے وہ پیدا کیا جاتا ہے۔[2]

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اور حضرات ابو بکرؓ و

---

[1] حوالہ: سیرت حلبیہ ج ۳ حصہ ۶ ص ۵۴۰ مصنفہ علی ابن برہان الدین حلبیؒ

[2] (۱) فروع کافی کتاب الجنائز باب ۶۶، (۲) فروع کافی کتاب الجنائز باب ۶۷، (۳) رواہ ابو نعیم فی اجنار الصبہان ج ۲، (۴) الاحادیث صیحہ ناصر البانی ج ۴ حدیث ۱۸۵۸

عمرؓ ایک ہی جگہ کی مٹی سے تخلیق کئے گئے تھے۔ کیوں کہ تینوں حضرات ایک جگہ کی مٹی میں دفن ہوئے ہیں۔[1]

## حضرت صدیق اکبرؓ کی تدفین روضہ نبوی ﷺ کی اجازت

خطیب رحمۃ اللہ علیہ "رواۃ مالک" میں حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب میرے والد صاحب بیمار ہوئے تو انہوں نے وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

"جب میرا وصال ہو جائے تو مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی قبر کے پاس لے جانا اور اجازت مانگ کر کہنا:

یہ ابو بکرؓ ہے، یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے پاس دفن ہونا چاہتا ہے۔ اگر اجازت مل جائے تو مجھے حضور ﷺ کے پہلو میں دفن کر دینا۔ اگر اجازت نہ ملے تو بقیع میں لے جا کر دفن کر دینا"۔

چنانچہ آپ کی میت دروازے پر لائی گئی اور عرض کیا گیا:

هٰذَا اَبُوْ بَكْرٍ قَدْ اشْتَهٰى أَنْ يُّدْفَنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَوْصَانَا فَاِنْ اُذِنَ لَنَا دَخَلْنَا وَاِنْ لَّمْ يُؤْذَنْ لَنَا انْصَرَفْنَا

ترجمہ: یہ ابو بکرؓ حاضر ہیں۔ ان کی خواہش تھی کہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس مدفن نصیب ہو جائے اور انہوں نے ہمیں اس بات کی وصیت کی تھی۔ اگر اجازت ہو تو ہم اندر داخل ہو کر انہیں

---

[1] سیرت حلبیہ ج۳ حصہ ۶ ص ۵۴۰ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی

حضور ﷺ کے پہلو میں دفن کر دیں، ورنہ ہم پلٹ جائیں گے۔

اچانک آواز آئی:

اَدْخِلُوْا وَ كَرَامَةً

عزت و کرامت کے ساتھ انہیں اندر لے آؤ۔

ہمیں آواز تو سنائی دی مگر کوئی دکھائی نہ دیا۔

(تاریخی روایت ہے۔ واللہ اعلم)[1]

## ابنِ عساکرؒ کی دوسری تاریخی روایت

ابن عساکرؒ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ابو بکر صدیقؓ کے وصال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے مجھے اپنے سرہانے بٹھالیا۔ اور فرمایا:

اے علیؓ! جب میرا وصال ہو جائے تو اپنے مبارک ہاتھوں سے مجھے غسل دینا، جن سے رسول اللہ ﷺ کو غسل دیا تھا۔ پھر مجھے خوشبو لگا کر حجرۂ عائشہؓ کے سامنے لے جانا، جہاں حضور ﷺ آرام فرما ہیں۔ اور وہاں دفن کرنے کی اجازت مانگنا۔ اگر دروازہ کھل جائے تو مجھے اندر لے جانا، ورنہ مسلمانوں کے قبرستان میں لے جا کر دفن کر دینا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرما دے۔

1 بحوالہ الخصائص کبریٰ مؤلفہ امام جلال الدین سیوطی ج ۲ ص ۸۲۸

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ انہیں غسل دینے اور کفن پہنانے کے بعد سب سے پہلے میں دروازے پر حاضر ہوا اور عرض کی:

"یا رسول اللہ ﷺ! یہ ابو بکرؓ ہیں اور آپ کے پہلو میں دفن ہونے کی اجازت مانگ رہے ہیں"۔

میں نے دیکھا کہ دروازہ کھل گیا اور یہ آواز آئی:

اُدْخِلُو ا الْحَبِیْبَ اِلٰی حَبِیْبِهٖ فَاِنَّ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ مُشْتَاق

ترجمہ: دوست کو دوست کے پاس لے آؤ۔ دوست اپنے دوست سے ملنے کا مشتاق ہے۔ (الخصائص کبریٰ مؤلفہ امام جلال الدین سیوطی ج ۲ ص ۸۲۸)

## رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں دفن ہونے کی وصیت

(۱) عمر بن عبد اللہ بن عروہ سے مروی ہے کہ عروہ اور قاسم بن محمد کو کہتے سنا کہ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عائشہؓ کو وصیت کی کہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں دفن کیا جائے۔ اُن کی وفات پر قبر کھودی گئی۔ سر رسول اللہ ﷺ کے شانوں کے پاس کیا گیا۔ اور لحد رسول اللہ ﷺ کی قبر سے ملا دی گئی۔ وہ وہیں دفن کئے گئے۔ (طبقات ابن سعد ج ۳)

(۲) عامر بن عبد اللہ بن الزبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کا سر رسول اللہ ﷺ کے شانوں کے پاس ہے۔ اور حضرت عمرؓ کا سر حضرت ابو بکرؓ کے کولہوں کے پاس۔

(۳) مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کی قبر بھی نبی کریم ﷺ کی قبر کی طرح مسطح بنائی گئی اور اُس پر پانی چھڑکا گیا۔ (طبقات ابن سعد)

## حضرت عائشہؓ سے مزارات دیکھنے کی درخواست

(۱) قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا، اُن سے کہا کہ اے ماں! نبی ﷺ اور آپ کے دونوں صاحبوں کی قبریں میرے لئے کھول دیں۔ انہوں نے میرے لئے تینوں قبریں کھول دیں، جو نہ بلند تھیں، نہ زمین سے پیوست۔ سرخ کنکریلی زمین کی کنکریاں اُن پر پڑی تھیں۔

میں نے نبی کریم ﷺ کی قبر کو دیکھا کہ وہ آگے تھی۔ حضرت ابو بکرؓ کی قبر آپ کے سر کے پاس تھی اور حضرت عمرؓ کا سر نبی کریم ﷺ کے پاؤں کے پاس تھا۔ حضرت عمرو بن عثمانؓ نے کہا کہ قاسم نے ان حضرات کی قبور کا حلیہ بیان کیا۔

(۲) عبد اللہ بن دینار سے مروی ہے کہ میں نے ابن عمرؓ کو نبی کریم ﷺ کی قبر پر کھڑا دیکھا۔ وہ نبی کریم ﷺ پر درود پڑھ رہے تھے اور حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کے لئے دعا کر رہے تھے۔ (طبقات ابن سعد ج ۳)

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

## حضرت علیؓ کی حضرات ابو بکرؓ و عمرؓ کے متعلق رائے

ابو عقیل نے ایک شخص سے روایت کی کہ حضرت علیؓ سے حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ وہ دونوں ہدایت کے امام، راستہ پانے والے، راستہ بتانے والے، اصلاح کرنے والے، کامیابی حاصل کرنے والے تھے، جو دنیا سے اس طرح گئے کہ شکم سیر نہ تھے۔ (طبقات ابن سعد ج ۳)

## مکہ میں خوفناک آواز

ابن المسیب سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کے والد حضرت ابو قحافہؓ نے مکہ میں ایک خوفناک آواز سنی تو کہا گیا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ آپ کے بیٹے کی وفات ہو گئی۔ انہوں نے کہا کہ بہت بڑی مصیبت ہے۔ اُن کے بعد امارت کو کس نے قائم کیا؟ لوگوں نے کہا: حضرت عمرؓ نے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اُن کے صاحب (ساتھی، دوست) ہیں۔ (طبقات ابن سعد ج ۳)

## حضرت ابو بکرؓ صدیق کا ورثہ

(۱) شعیب بن طلحہ بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکرؓ نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت ابو بکرؓ صدیق کے والد حضرت ابو قحافہؓ ان کے سدس (چھٹے حصے) کے وارث ہوئے۔ اُن کے ساتھ اُن کے بیٹے

حضرت عبدالرحمنؓ اور محمدؓ وعائشہؓ واسماءؓ واُمّ کلثوم اولادِ ابی بکرؓ اور ان کی دونوں بیویاں حضرت اسماءؓ بنت عمیس اور حبیبہؓ بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیر بھی جو بنی الحارث ابن الخزرج میں سے تھیں، وارث ہوئیں۔ حضرت حبیبہؓ اُمّ کلثوم کی ماں تھیں، جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت پیٹ میں تھیں۔ (طبقات ابن سعد ج ۳)

(۲) اسحٰق بن یحییٰ بن طلحہ نے کہا کہ میں نے مجاہد کو کہتے سنا کہ حضرت ابو قحافہؓ سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی میراث کے بارے میں گفتگو کی گئی تو انہوں نے کہا کہ میں اس کو ابو بکرؓ کی اولاد کو واپس کرتا ہوں۔ (طبقات ابن سعد ج ۳)

## حضرت ابو قحافہؓ کی وفات

لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکرؓ کے بعد حضرت ابو قحافہؓ بھی چھ مہینے اور کچھ دن سے زیادہ زندہ نہ رہے۔ محرم ۱۴ھ میں مکہ میں جب وہ ستانوے (۹۷) سال کے تھے، انتقال ہو گیا۔ (طبقات ابن سعد ج ۳)

## حضرت ابو بکرؓ کی انگوٹھی

(۱) حبان الصائغ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کی مہر (انگوٹھی) کا نقش ''نعم القادر اللہ'' تھا۔ (طبقات ابن سعد ج ۳)

(۲) جعفر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت ابو بکرؓ صدیق بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

## حضرات ابو بکرؓ و عمرؓ کے مراتب

(۱) بسطام بن مسلم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ سے فرمایا کہ میرے بعد تم دونوں پر کوئی امیر نہ بنے گا۔[1]

(۲) محمد سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ تم اپنا ہاتھ بڑھاؤ کہ ہم تم سے بیعت کریں۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ آپ مجھ سے افضل ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ تم مجھ سے زیادہ قوی ہو۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میری قوت، باوجود آپ کے افضل ہونے کے آپ ہی کے لئے ہے۔ راوی نے کہا کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے بیعت کرلی۔ (طبقات ابن سعد ج ۳)

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

## عہد صدیقؓ کا بیت المال

محمد بن ہلال کے والد سے اور (تین طرق سے) مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ صدیق کا بیت المال السنح میں مشہور تھا۔ جس کا کوئی محافظ نہ تھا۔ ان سے کہا گیا کہ اے خلیفۂ رسول اللہ ﷺ! آپ بیت المال پر کسی ایسے شخص کو مقرر نہیں کرتے جو اس کی حفاظت کرے۔ انہوں نے کہا کہ اس پر کوئی اندیشہ نہیں ہے۔ میں نے کہا: کیوں؟ انہوں نے کہا: اُس پر قفل ہے۔

---

[1] طبقات ابن سعد

راوی نے کہا کہ اس میں جو کچھ ہوتا وہ دے دیا کرتے اور کچھ باقی نہ رکھتے۔ حضرت ابو بکرؓ مدینہ میں منتقل ہوئے تو اس کو بھی انہوں نے منتقل کیا۔ انہوں نے اپنا بیت المال بھی اسی مکان میں رکھا جس میں (رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں) تھا۔

ان کے پاس معدنِ قبلیہ سے اور معاونِ جہنیہ سے بہت سامال آیا۔ حضرت ابو بکرؓ کی خلافت میں معدن بنی سلیم بھی فتح ہو گیا۔ وہاں سے بھی صدقے کا مال اُن کے پاس لایا گیا۔ یہ سب بیت المال میں رکھا جاتا۔

## مال کی تقسیم میں مساوات

حضرت ابو بکرؓ اسے لوگوں پر نام بنام تقسیم کرتے۔ ہر ہر انسان کو اتنا اتنا پہنچتا، لوگوں کے درمیان تقسیم کرنے میں آزاد اور غلام، مرد اور عورت، خورد اور کلاں میں برابری کرتے۔ وہ اونٹ اور گھوڑے اور ہتھیار خریدتے۔ اللہ کی راہ میں (لوگوں کو جہاد کے لئے) سوار کرتے۔

## بیواؤں میں چادروں کی تقسیم

ایک سال انہوں نے وہ چادریں خریدیں جو بادیہ سے لائی گئی تھیں۔ جاڑے میں وہ سب مدینہ کی بیوہ عورتوں میں تقسیم کر دیں۔

## بیت المال میں ایک درہم

حضرت ابو بکرؓ کی وفات ہو گئی اور وہ دفن کر دیے گئے تو حضرت عمرؓ

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

بن الخطاب نے امینوں کو بلایا اور حضرت ابو بکرؓ کے بیت المال میں لے گئے۔ ہمراہ حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف اور حضرت عثمانؓ بن عفان وغیرہ بھی تھے۔

ان لوگوں نے بیت المال کو کھولا تو اس میں کوئی درہم پایا نہ دینار، مال رکھنے کی ایک تھیلی تھی، کھولی گئی تو اس میں سے ایک درہم نکلا۔ اُن لوگوں نے حضرت ابو بکرؓ کے لئے دعائے رحمت کی۔

مدینہ میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانے میں ایک وزّان (تولنے والا) تھا۔ حضرت ابو بکرؓ کے پاس جو مال ہوتا اسے وہ تولتا۔ اس وزّان سے دریافت کیا گیا کہ وہ مال کس مقدار کو پہنچا، جو حضرت ابو بکرؓ کے پاس آیا۔ اُس نے کہا: دو لاکھ (درہم) کو۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳)

☆☆☆☆

**باب2**

# حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کی فضیلت

## محمد بن علی کا اِرشاد:

(۱)... وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ یَا جَابِرُ بَلَغَنِیْ اَنَّ قَوْمًا بِالْعِرَاقِ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ یُحِبُّوْنَنَا وَ یَتَنَاوَلُوْنَ اَبَابَکْرٍ وَ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُمَا وَیَزْعُمُوْنَ اَنِّیْ اَمَرْتُهُمْ بِذَالِکَ فَاَبْلِغْهُمْ اِنِّیْ اِلَی اللہِ مِنْهُمْ بَرِیْءٌ وَ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوْ وُلِّیْتُ لَتَقَرَّبْتُ اِلَی اللہِ تَعَالٰی بِدِمَائِهِمْ لَا نَالَتْنِیْ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ اِنْ لَّمْ اَکُنْ اَسْتَغْفِرُ لَهُمَا وَ اَتَرَحَّمُ عَلَیْهِمَا اِنَّ اَعْدَاءَ اللہِ لَغَافِلُوْنَ عَنْهُمَا۔[1]

## حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کی شان

اور جابر نے کہا: مجھ سے محمد بن علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے جابر مجھے یہ بات پہنچی ہے۔ کہ عراق کے کچھ لوگ ہماری محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور ابو بکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہ کی توہین کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں نے ان کو اس کا حکم دیا ہے۔ ان کو میری طرف سے یہ پیغام پہنچادو کہ میں اللہ کی طرف سے ان سے بیزار ہوں۔ مجھے اس خدا کی قسم

---

[1] حلیۃ الاولیاء

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے۔ اگر میں حاکم ہوتا تو ان کو قتل کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا۔ مجھے محمد صلی اللہ اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نہ پہنچے۔ اگر میں ان دونوں کے لئے استغفار نہ کروں۔ اور ان کے لئے رحمت کی دُعا نہ کروں۔ خدا کے دشمن ان دونوں سے بے خبر ہیں۔

## امام زین العابدین کا اِرشاد:

(۲) ... وَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللہ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَنْ اَبِیْہِ مُحَمَّدِ البَاقِرِ عَلَیْہِ السَّلَامَ اَنَّ رَجُلاً جَاءَ اِلٰی اَبِیْہِ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ فَقَالَ اَخْبِرْنِیْ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ فَقَالَ عَنِ الصِّدِّیْقِ وَ قَالَ تُسَمِّیْہِ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامَ فَاللہ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ قَدْ سَمَّاہُ الصِّدِّیْقَ وَ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَالْمُھَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ رِضْوَانُ اللہ عَلَیْہِمْ وَ مَنْ لَمْ یُسَمِّہِ الصِّدِّیْقَ فَلَا صَدَّقَ اللہ قَوْلَہٗ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِذْھَبْ فَاَحِبَّ اَبَا بَکْرٍ وَ عُمَرَ رَضِیَ اللہ عَنْھُمَا (دار قطنی و تفریح الاحباب)

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی ان کے باپ زین العابدین علی بن حسین علیہ السلام کے پاس آیا۔ اس نے کہا مجھے ابو بکر اور علی کی بابت بتاؤ۔ تو آپ نے کہا صدیق کے متعلق پوچھتے ہو تو اُس نے کہا۔ آپ اُسے صدیق کہتے ہیں؟ تو آپ علیہ السلام نے کہا تجھے تیری ماں تجھے گم پائے۔ اللہ تعالیٰ

اور رسول اللہ ﷺ اور مہاجرون اور انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین سب نے ان کا نام صدیق رکھا۔ اور جو انہیں صدیق نہ کہے۔ اللہ اس کی بات کو دنیا اور آخرت میں کبھی سچا نہ کرے۔ جا چلا جا۔ میں تو ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتا ہوں۔

## حضرت علی المرتضیٰؓ کا اِرشاد:

(۳)... وَعَنْ جُحَيْفَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ فِيْ بَيْتِهٖ فَقُلْتُ يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ فَقَالَ مَهْلًا يَا اَبَا جُحَيْفَةَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ يَا اَبَا جُحَيْفَةَ لَا يَجْتَمِعُ حُبِّيْ وَ بُغْضُ اَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ فِيْ قَلْبِ مُؤْمِنٍ وَلَا يَجْتَمِعُ بُغْضِيْ وَ حُبُّ اَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ فِيْ مُؤْمِنٍ[1]

ابو جحیفہ نے کہا: میں امیر المؤمنین علیؓ کے پاس ان کے گھر گیا۔ میں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ کے بعد بہترین انسان! تو آپ نے فرمایا: اے ابو جحیفہ! ٹھہر، کیا میں تجھے نہ بتاؤں، بہتر انسان کون ہے؟ وہ ابو بکرؓ و عمرؓ ہیں۔ اے ابو جحیفہ میری محبت اور ابو بکرؓ و عمرؓ کا بغض مومن کے دل میں کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ اور نہ میری عداوت اور ابو بکرؓ و عمرؓ کی محبت مومن کے دل میں اکٹھے ہو سکتے ہیں۔

1 طبرانی فِی الاوسط وابن عساکر والصابونی فِی کتاب المائتین۔ کنز

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

## جو شخص جس مٹی سے پیدا ہوا ہے اسی میں دفن ہو گا

**عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللہ عَلَیْہِ السَّلاَمَ قَالَ من خلق من تُربَۃٍ دفن فیھا**[1]

شیعہ ترجمہ: فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو شخص جس مٹی سے پیدا ہوا ہے۔ اسی میں دفن ہو گا۔(ترجمہ فروغ کافی از ادیب اعظم)

**عَنْ احدھما علیھما السلام قَالَ مَن خلق مِن تُرْبَۃٍ دفن فیھا**[2]

شیعہ ترجمہ: فرمایا جس مٹی سے آدمی پیدا کیا جاتا ہے اسی میں دفن کیا جاتا ہے۔(اردو ترجمہ فروغ کافی از ادیبِ اعظم)

**حاصل:** شیعہ عقیدہ کی کتاب کی صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ جو جس مٹی سے پیدا ہوا ہے اسی میں دفن ہو گا۔ خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ اور خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ جس مٹی سے پیدا ہوئے اور جس مٹی میں دفن ہیں وہ روضہ رسول ﷺ کی جنتی مٹی ہے اور جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔(دیکھئے شیعہ مذہب کی اسی کتاب میں حدیث ہے۔)

## روضۂ رسول ﷺ کی شان

**عَنْ اَبِیْ عَبدِاللہ عَلَیْہِ السَّلاَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ رِیَاضِ الْجَنَّۃ۔ وَ مِنْبَرِیْ**

1 شیعہ کتاب فروغ کافی کتاب الجنائز باب ٦٦ حدیث ١

2 شیعہ کتاب فروغ کافی کتاب الجنائز باب ٦٧ حدیث ١

عَلٰی قرعة من نزع الْجَنَّة و قوام مِنبُرِیْ فِیْ الْجَنَّة قَالَ قلت هی روضه الیوم قَالَ نعم انه لو کشف الغطاء لر أیتم[1]

شیعہ ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے جنت کے ایک بلند مقام پر میرے منبر کے پائے جنت میں ہیں۔ میں نے کہا کیا وہ اب بھی ہیں، فرمایا اگر پردے ہٹا دیئے جائیں تو تم دیکھ لوگے۔ (فروغ کافی)

## روضہ رسول ﷺ جنت کے باغوں میں سے ہے

مشکوۃ شریف میں بخاری و مسلم کے حوالہ سے یہ حدیث درج ہے اور ترمذی میں بھی یہ حدیث ہے:

خادم اہلسنت
عبدالوحید الحنفی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّة

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جو جگہ ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

علامہ علی قاری حنفی محدث مرقات شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حقیقت پر محمول ہے۔ یہ ٹکڑا جنت کا ہے جو قیامت کو جنت

---

1 حسن، شیعہ کتاب فروع کافی

میں ہی شامل ہو جائے گا۔ یہی وہ جنتی مٹی ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ آرام فرما ہیں۔

## حضرت علی المرتضیٰؓ کا فرمان

(۴) ... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہ عَنْھُمَا قَالَ وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰی سَرِیْرِہٖ فَتَکَنَّفَہُ النَّاسُ یَدْعُوْنَ وَیُصَلُّوْنَ قَبْلَ اَنْ یُّرْفَعَ فَاِذَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَتَرَحَّمَ عَلٰی عُمَرَ وَ قَالَ مَا خَلَّفْتَ اَحَدًا اُحِبُّ اَنْ اَلْقَی اللہ بِمِثْلِ عَمَلِہٖ مِنْکَ وَ اَیْمُ اللہ اِنْ کُنْتُ لَاَظُنُّ لَیَجْعَلَنَّکَ اللہ مَعَ صَاحِبَیْکَ وَ ذَالِکَ اِنِّیْ کُنْتُ اُکْثِرَ اَنْ اَسْمَعَ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذَھَبْتُ اَنَا وَ اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ وَ دَخَلْتُ اَنَا وَ اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرَ فَاِنْ کُنْتُ لَاَظُنُّ لَیَجْعَلَنَّکَ اللہ مَعَھُمَا[1]

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ عمرؓ بن خطاب کو چارپائی پر ڈالا گیا۔ تو ان پر لوگوں کا ہجوم ہوا۔ اور جنازہ اٹھانے سے پہلے دعا کرتے۔ اور رحمتیں بھیجتے تو علیؓ بن ابی طالب نے عمرؓ پر رحمت کی دعا کی۔ اور فرمایا آپؓ نے اپنے پیچھے کوئی ایسا نہ چھوڑا جو مجھے زیادہ پیارا ہو کہ میں اس کے مثل عمل لے کر اللہ کو ملوں اور خدا کی قسم میرا یقین ہے کہ اللہ آپ کو آپکے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا۔ اور یہ اس لئے ہے

---

1 مسند احمد والبخاری والمسلم وابن الجرید وابو عوانۃ مستدرک حاکم وابن ابی عاصم کنز العمال

کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اکثر سنا کرتا تھا۔ آپ فرماتے تھے: میں ﷺ اور ابو بکرؓ اور عمرؓ گئے۔ اور میںؐ اور ابو بکرؓ اور عمرؓ داخل ہوئے ہیں۔ میںؐ اور ابو بکرؓ اور عمرؓ نکلے اور میرا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی ان کے ساتھ ہی رکھے گا۔

## مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما

(۵) ... عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَسُوْقُ بَقَرَةً اِذْ اَعْیٰ فَرَكِبَهَا فَقَالَتْ اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْنَا۔ لِحِرَاثَةِ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ مَا هُمَا ثَمَّ وَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ فِیْ غَنَمٍ لَهٗ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلٰى شَاةٍ مِنْهَا فَاَخَذَهَا فَاَدْرَكَهَا صَاحِبُهَا فَاسْتَنْقَذَهَا فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ فَمَنْ لَهَا یَوْمَ السَّبُعِ یَوْمَ لَا رَاعِیَ لَهَا غَیْرِیْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ یَتَكَلَّمُ فَقَالَ اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ مَا هُمَا ثَمَّ[1]

## حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے مناقب و فضائل

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک

1 بخاری و مسلم متفق علیہ و مشکوۃ شریف حدیث ۵۷۹۷

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

شخص ایک گائے ہانکے لئے جارہا تھا جب وہ تھک گیا تو گائے کے اُوپر سوا رہو گیا۔ گائے نے اس سے کہا ہم کو اس کام کے لئے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ کاشت کاری کے کاموں کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ لوگوں نے اس واقعہ پر اظہار تعجب کیا اور کہا: سبحان اللہ! گائے بھی بولتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا میں اس (گائے کے بولنے) پر ایمان لاتا ہوں اور ابو بکرؓ و عمرؓ بھی ایمان لاتے ہیں۔ اور اس وقت ابو بکرؓ اور عمرؓ وہاں موجود نہ تھے۔ اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص اپنی بکریوں کے ریوڑ میں تھا کہ ایک بھیڑیئے نے ایک بکری پر حملہ کیا اور اس کو اٹھالے گیا۔ پھر بکری کا مالک وہاں پہنچا اور بھیڑیئے سے بکری کو چھین لیا۔ بھیڑیئے نے چرواہے سے کہا، اس بکری کا سبع کے دن کون محافظ ہو گا کہ اس روز میرے سوا بکری کا چرانے والا کوئی نہ ہو گا لوگوں نے یہ واقعہ سن کر کہا سبحان اللہ! بھیڑیا اور بات کرتا ہے۔ نبی ﷺ نے یہ سن کر فرمایا۔ میں اور ابو بکرؓ و عمرؓ اس پر ایمان لائے ہیں اور اس وقت ابو بکرؓ و عمرؓ وہاں موجود نہ تھے۔ (متفق علیہ)

## حضرت ابن عباسؓ کا اِرشاد

(٦) ... وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنِّیْ لَوَاقِفٌ فِیْ قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰہَ لِعُمَرَ وَ قَدْ وُضِعَ عَلٰی سَرِیْرِہٖ اِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِیْ قَدْ وَضَعَ مِرفَقَہٗ عَلٰی مَنْکِبِیْ یَقُوْلُ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ

يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لِاَنِّيْ كَثِيْرًا مَّا كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُنْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وانطَلَقْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَدَخَلْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَخَرَجْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَالْتَفَتُّ فِاِذَا عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ[1]

## حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطبہ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں لوگوں کے درمیان تھا کہ لوگوں نے عمرؓ کے لئے دعاء خیر کی اس وقت حضرت عمرؓ کی نعش نہلانے کے لئے تخت پر رکھ دی گئی تھی۔ پھر میں کھڑا ہوا تھا کہ ایک شخص میرے پیچھے آیا اپنی کہنی میرے مونڈھے پر رکھ کر کہنا شروع کیا۔ عمرؓ خدا تم پر رحم فرمائے، مجھ کو اُمید ہے کہ خداوند تعالیٰ تم کو تمہارے دونوں دوستوں (حضور ﷺ اور ابو بکرؓ) کے پاس پہنچا دے گا۔ اس لئے کہ میں نے اکثر رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں تھا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور میں گیا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور میں داخل ہو اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور میں نکلا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ کہنے والے علیؓ بن ابی طالب تھے۔ (بخاری و مسلم متفق علیہ)

[1] بخاری و مسلم متفق علیہ، مشکوۃ شریف حدیث ۵۷۹۸

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

## سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک

(۷)... عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَیَتَرَاوَنَّ اَھْلَ عِلِّیِّیْنَ کَمَا تَرَوْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِیَّ فِیْ اُفُقِ السَّمَاءِ وَاَنَّ اَبَابَکْرٍ وَعُمَرَ مِنْھُمْ وَاَنْعَمَ[1]

## حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کی شان

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہشت کے اندر جنتی مقام علیین کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے کنارے پر روشن ستارہ دیکھتے ہو اور ابو بکرؓ اور عمرؓ علیین والوں میں سے ہیں بلکہ وہ اس مرتبے سے بھی بڑھ گئے ہیں۔[2]

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد

(۸)... وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ سَیِّدَ اکُھُولِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ (رواہ الترمذی رواہ ابن ماجہ عن علیؓ)

## ابو بکرؓ و عمرؓ اہل جنت کے بوڑھوں کے سردار

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جنت کے اندر اگلے پچھلے جس قدر ادھیڑ عمر کے لوگ ہوں گے۔ ان سب کے

---

1 مشکوۃ حدیث ۵۷۹۹ بحوالہ رواہ فی شرح السنۃ وروٰی نحوہٗ ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ

2 رواہ فی شرح السنۃ، ابوداؤد، ترمذی وابن ماجہ

سردار ابو بکرؓ و عمرؓ ہیں سوائے نبیوں اور رسولوں کے۔[1]

## رحمت للعالمین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اِرشاد

(۹)...وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ بَقَآئِيْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ (مشکوۃ شریف حدیث ۵۸۰۱، رواہ الترمذی)

## ابو بکرؓ و عمرؓ کی اقتداء کا حکم

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا ہے میں نہیں جانتا کہ کب تک تمہارے درمیان رہوں پس تم میرے بعد ابو بکرؓ اور عمرؓ کی اقتداء و متابعت کرو۔(ترمذی)

## حضرت انسؓ کا اِرشاد

(۱۰)... وَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ يَرْفَعْ اَحَدٌ رَأْسَهُ غَيْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ كَانَا يَتَبَسَّمَانِ اِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ اِلَيْهِمَا[2]

## حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کی شان

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جب مسجد میں تشریف لاتے سوائے ابو بکرؓ و عمرؓ کے کوئی شخص سر نہیں اٹھاتا تھا۔ یہ دونوں آپ

---

[1] مشکوۃ حدیث ۵۸۰۰، ترمذی ابن ماجہ نے اسے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے۔

[2] رواہ الترمذی و مشکوۃ شریف حدیث ۵۸۰۲

خادم اہلسنت عبد الوحید الحنفی

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

کی طرف دیکھ کر مسکراتے تھے، اور رسول اللہ ﷺ ان کی طرف دیکھ کر مسکراتے تھے۔(ترمذی)

## خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد

(۱۱)... وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ وَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ اَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرُ اَحَدُھُمَا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِہٖ وَ ھُوَ اٰخِذٌ بِاَیْدِیْھِمَا فَقَالَ ھٰکَذَا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ(مشکوۃ شریف حدیث ۵۸۰۳، رواہ الترمذی)

## حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کا مقام

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ ﷺ حجرہ مبارک سے نکل کر مسجد میں اس طرح تشریف لائے، کہ ابو بکرؓ و عمرؓ آپ ﷺ کے دائیں بائیں تھے اور حضور ﷺ دونوں کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا: قیامت کے روز ہم اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔(ترمذی شریف، مشکوۃ شریف)

## حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کی شان

(۱۲)... وعَنْ عَبدِاللہ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی اَبَابَکْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ ھٰذَانِ السَّمعُ وَالْبَصَرُ[1]

---

[1] حدیث صحیح، مشکوۃ شریف حدیث ۵۸۰۴ بحوالہ رواہ الترمذی مرسلاً

حضرت عبد اللہ بن خنطبؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ابو بکرؓ و عمرؓ کو دیکھ کر فرمایا یہ دونوں بمنزلہ کان اور آنکھ کے ہیں۔[1]

## سرورِ کائنات ﷺ کا اِرشاد

(۱۳) ... وَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَامِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا وَلَہٗ وَزِیْرَانِ مِنْ اَھْلِ السَّمَاءِ وَ وَزِیْرَانِ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَھْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرَائِیْلُ وَ مِیْکَائِیْلُ وَ اَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ[2]

## ابو بکرؓ و عمرؓ حضور ﷺ کے وزیر ہیں

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کے دو وزیر آسمان کے اور دو وزیر زمین کے نہ ہوں، میرے دو وزیر آسمان کے جبرائیل اور میکائیل اور زمین کے دو وزیر ابو بکرؓ و عمرؓ ہیں۔ (ترمذی)

## حضور ﷺ کا اِرشاد

(۱۴) ... عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَطَّلِعُ عَلَیْکُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَاطَّلَعَ اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ قَالَ یَطَّلِعُ

---

1 صحیح ابی مع الصغیر البانی حدیث ۷۰۰۴، ترمذی نے اسے مرسلا روایت کیا ہے۔

2 مشکوۃ شریف حدیث ۵۸۰۶، رواہ الترمذی

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ [1]

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک روز فرمایا کہ تمہارے پاس ایک شخص جنتیوں میں سے آئے گا پس ابو بکرؓ آئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس ایک شخص جنتیوں میں سے آئے گا۔ پس عمرؓ آئے۔ [2]

## حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کی نیکیاں

(۱۵)... وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا رَأْسُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ اِذْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ هَلْ يَكُوْنُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ وَ اَيْنَ حَسَنَاتُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرُ كَحَسَنَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْ حَسَنَاتِ اَبِيْ بَكْرٍ [3]

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک چاندنی رات میں جب کہ رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک میری گود میں تھا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا کسی کی اتنی نیکیاں بھی ہیں، جتنے آسمان پر ستارے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! عمرؓ کی نیکیاں اتنی ہی ہیں۔ پھر میں

---

1 مشکوۃ، رواہ الترمذی

2 مشکوۃ حدیث ۵۸۰۷، ترمذی

3 مشکوۃ شریف، رواہ زرین

نے پوچھا: اور ابو بکرؓ کی نیکیوں کا کیا حال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عمرؓ کی ساری زندگی کی نیکیاں ابو بکرؓ کی ایک نیکی کے برابر ہیں۔(مشکوۃ حدیث ۵۸۰۸ زرین)

## مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما

(۱۶)... عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ طَلَعَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَ الْمُرْسَلِيْنَ يَا عَلِيُّ لَا تُخْبِرْهُمَا (ترمذی) قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَا اَخْبَرْتُهُمَا حَتّٰى مَاتَا

## ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل کا بیان

علی بن حسین اپنے باپ علیہما السلام سے روایت کرتے ہیں۔ وہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے آپ نے فرمایا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ نبیوں اور رسولوں کے سوا یہ دونوں تمام ادھیڑ عمر جنتیوں کے سردار ہیں۔ پہلوں کے بھی اور پچھلوں کے بھی۔ اے علیؓ ان سے یہ بات نہ کہنا۔ تو امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ

نے کہا میں نے ان دونوں کو نہیں بتایا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے۔[1]

## امام محمد باقرؒ کا اِرشاد

(۱۷) ... قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَسْتُ بِمُنْكِرٍ فَضْلِ اَبِیْ بَكْرٍ وَ لَسْتُ بِمُنْكِرٍ فَضْلِ عُمَرَ وَلٰكِنْ اَبَابَكْرٍ اَفْضَلَ مِنْ عُمَرَ (شیعہ مذہب کی کتاب: احتجاج طبرسی)

## شیعہ کتاب میں امام باقر کا فرمان

ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام نے کہا میں ابو بکرؓ کی فضیلت کا منکر نہیں ہوں اور نہ میں عمرؓ کی فضیلت کا منکر ہوں۔ لیکن ابو بکرؓ عمرؓ سے افضل ہیں۔

## حضرت علی المرتضیٰؓ کا اِرشاد

(۱۸) ... وَعَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَخْبِرُوْنِیْ مَنْ اَشْجَعُ النَّاسِ قَالُوْا اَنْتَ قَالَ اَمَّا اِنِّیْ مَا بَارَزْتُ اَحَدًا اِلَّا انْتَصَفْتُ مِنْهُ وَلٰكِنْ اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ اَشْجَعِ النَّاسِ قَالُوْا لَا نَعْلَمُ فَمَنْ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَخَذَتْهُ قُرَيْشٌ فَهٰذَا يَجْنِبُهٗ وَ هٰذَا يَتَلْتُلُهٗ وَ هُمْ يَقُوْلُوْنَ اَنْتَ الَّذِیْ جَعَلْتَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا قَالَ فَوَاللهِ مَا دَنَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا اَبُوْبَكْرٍ يَضْرِبُ هٰذَا يُجِیْءُ هٰذَا وَ يُتَلْتِلُ هٰذَا وَ هُوَ

[1] ترمذی شریف، نور الابصار

يَقُوْلُ وَيْلَكُمْ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلاً اَنْ يَقُوْلَ رَبِّىَ اللّٰهُ ثُمَّ رَفَعَ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيْهِ فَبَكٰى حَتّٰى اِخْضَلَّتْ لِحَيَتُهٗ ثُمَّ قَالَ اُنْشِدُكُمْ اَمُؤْمِنُ اٰلِ فِرْعَوْنَ خَيْرٌ اَمْ اَبُوْبَكْرٍ فَسَكَتَ الْقَوْمُ فَقَالَ اَلاَ تُجِيْبُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَسَاعَةٌ مِّنْ مِثْلِ مُؤْمِنِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ذَاكَ رَجُلٌ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗ وَهٰذَا رَجُلٌ اَعْلَنَ اِيْمَانَهٗ (ابو نعیم والبراز و فتح البیان)

## حضرت ابو بکرؓ کی شان... سب سے بہادر آدمی کون؟

امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے لوگو! مجھے بتاؤ سب سے بہادر آدمی کون ہے؟ تو انہوں نے کہا: آپ۔ تو فرمایا کہ میری بات تو صرف اتنی ہے کہ میں نے جس سے مقابلہ کیا، اس سے انصاف کر لیا۔ لیکن مجھے سب سے دلیر آدمی بتاؤ۔ تو انہوں نے کہا: ہم نہیں جانتے کہ پھر کون ہے؟ تو آپ نے کہا: ابو بکرؓ۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کو قریش نے پکڑ لیا، کوئی ان کو کھینچتا اور کوئی ان کو رگڑتا اور کہتے: کیا تو وہ آدمی ہے، جس نے سب خداؤں کو ایک خدا بنا دیا؟ تو علی نے کہا: خدا کی قسم! ہم سے کوئی آدمی بھی سوائے ابو بکرؓ کے قریب نہ گیا۔ یہ کسی کو مارتے، کسی کو کھینچتے، کسی کو رگڑتے اور ابو بکرؓ کہتے جاتے: تم پر افسوس، کیا تم ایک ایسے آدمی کو قتل کرتے ہو، جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ پھر آپ نے

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

چادر اٹھائی جو ان کے اوپر تھی اور روتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ کی داڑھی بھیگ گئی۔ پھر فرمایا: میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا آل فرعون کا مومن بہتر ہے یا ابو بکرؓ بہتر ہیں؟ تو لوگ خاموش ہو گئے۔ تو آپ نے فرمایا: کیا تم جواب نہیں دو گے؟ خدا کی قسم! ابو بکرؓ کی ایک گھڑی آل فرعون کے مومن جیسے آدمی سے بہتر ہے۔ وہ آدمی تو ایمان چھپاتا تھا اور اس آدمی نے اپنے ایمان کا اعلان کیا۔

## حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کے فضائل

(۱۹) ... هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ۔ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ يعنى اَبِىْ بَكْرٍ وَعُمَرَ (صحیح)

عبد الوحید

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں جنت کے اندر اگلے پچھلے جس قدر ادھیڑ عمر کے لوگ ہوں گے، ان سب کے سردار ہیں، سوائے نبیوں اور رسولوں کے۔ نہ (خبر دو اس کی ان) دونوں کو، اے علیؓ! (جب تک زندہ رہیں) یعنی ابو بکرؓ و عمرؓ۔[1]

(۲۰) ... اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرَ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ مِنَ

---

1 صحیح ... صحیح جامع الصغیر البانی جلد دوم حدیث ۵۰۰۷ ...(۲) ترمذی عن انس و علی (کتاب ۴۶ باب ۱۶)...(۳) احادیث الصحیحہ البانی حدیث ۸۲۲

الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ

ترجمہ: ابو بکرؓ و عمرؓ جنت کے اندر اگلے پچھلے جس قدر ادھیڑ عمر کے لوگ ہوں گے ان سب کے سردار ہوں گے، سوائے نبیوں اور رسولوں کے۔[1]

## دین میں ابو بکرؓ و عمرؓ کا مقام

(۲۱)... وَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ حنطب اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَای اَبَابَکْرٍ وَ عُمَرَ فَقَالَ: ھٰذَا ان السَّمْعَ وَالْبَصَرَ (یعنی اَبَابَکْرٍ وَ عُمَرَ) (حدیث صحیح)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن حنطب کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ابو بکر و عمر کو دیکھ کر فرمایا یہ دونوں بمنزلہ کان اور آنکھ کے ہیں۔[2]

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حنطب اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرَ من ھٰذَا الدین کَمَنْزِلَۃ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ مَنَ الرَّأس

ترجمہ: ابو بکر و عمر دونوں اس دِین میں بمنزلہ کان اور آنکھ کے ہیں سر میں۔[3]

---

[1] جامع الصغیر سیوطی جلد اول حدیث ۵۱...الصحیح جامع الصغیر مؤلفہ البانی جلد اول... مسند احمد بن حنبل... ترمذی شریف... ابن ماجہ عن علی (کتاب الایمان حدیث ۹۵۔ ابن ماجہ۔ عن ابی جحیفۃ۔ حدیث ۱۰۰

[2] ترمذی شریف... بحوالہ مشکوٰۃ شریف جلد سوم حدیث ۵۸۰۴...(صحیح) صحیح الجامع الصغیر البانی جلد دوم حدیث ۷۰۰۴...(۲) ترمذی شریف۔ مستدرک حاکم

[3] صحیح... احادیث الصحیحہ البانی حدیث ۸۱۵ جلد ثانی...(۲) طبرانی...(۳) والخطیب فی تاریخ بغداد...

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

## ابو بکرؓ و عمرؓ کی اقتدا کا حکم

(۲۲) ... اِقۡتَدُوۡا بِالَّذِیۡنَ مِنۡ بَعۡدِیۡ من اَصۡحَابِیۡ اَبِیۡ بَکۡرٍ وَ عُمَر، وَاهتَدُوا بِهَدِيِ عَمَّارٍ۔ وَتَمَسَّكُوۡا بِعَهۡدِ ابۡنِ مَسۡعُوۡدٍ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ پیروی کرو میرے بعد میرے صحابہؓ میں سے ابو بکرؓ و عمرؓ کی اور اختیار کرو سیرت عمارؓ کی اور مضبوط تھامو وصیت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی۔ [1]

## ابو بکرؓ و عمرؓ کے جنت میں درجات

(۲۳) ... حَدَّثَنَا عَلِيّ بِنۡ مُحَمَّد، وَ عُمَر بِنۡ عَبۡدِ اللہ قَالَا ثَنَا وَكِيۡع ثَنَاء الۡاَعۡمَشُ، عَنۡ عَطِيَّة بِنۡ سَعۡد۔ عَنۡ اَبِی سَعِيۡد الۡخُدۡرِی، قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللہ صَلَّى اللہ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ان هٰذَا الدَّرَجَاتِ العلٰی۔ یرهم من اسفل مِنۡهُمۡ كما یری الكوكب الطالع فِی الافق من افاق السَّمَاء وَ ان اَبَابَكۡرٍ وَ عُمَرَ مِنۡهُمۡ وَ انعمَا (سنن ابن ماجہ باب ۱۱ حدیث ۹۶)

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابو سعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ

---

قلت: وهذا اسناد حسن رجاله كلهم ثقات

[1] (۱) احادیث صحیحہ البانی جلد ثالث حدیث ۱۲۳۳... اسنادہ صحیح مستدرک حاکم... (۳) وترمذی وروی من حدیث عبداللہ بن مسعود۔ حذیفہ بن یمان وانس بن مالک وعبداللہ بن عمر۔ حدیث ابن مسعود امرویانی عن حذیفہ... اخرجہ الترمذی (۲/۳۱۱) مستدرک حاکم (۳/۷۵) وقال: اسنادہ صحیح ]

ﷺ نے بلند درجہ والے لوگوں کو یعنی جنت میں دیکھیں گے، ان کو نیچے درجہ والے جیسے دکھائی دیتا ہے، ستارہ چمکتا ہوا کنارہ میں آسمان کے۔ اور ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی بلند درجہ والوں میں ہیں۔ اور سب سے اچھے ہیں۔

## حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کے فضائل

(۲۴) ... عَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرَ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلَ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَ الْمُرْسَلِيْنَ لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيّ مَا دَامَا حَيِّيْنَ

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے، ابو بکرؓ و عمرؓ دونوں سردار ہیں اہل جنت کے ادھیڑ عمر لوگوں کے اگلے ہوں خواہ پچھلے سوا نبیوں اور مرسلین کے۔ اور خبر نہ دو اس کی ان دونوں کو اے علیؓ! جب تک زندہ رہیں۔

اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرَ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلَ الْجَنَّةِ

ترجمہ: ابو بکرؓ اور عمرؓ سردار ہیں جنت کے ادھیڑ عمر لوگوں کے۔[1]

---

[1] حوالہ: ترمذی شریف ک ۴۶۔ ب ۱۶... ابن ماجہ (المقدمہ ب ۱۱) حدیث ۹۵... طبقات ابن سعد جلد ۳ق ا ص ۱۲۳۔ مسند احمد بن حنبل جلد اول ص ۸۰

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

## حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کی پیروی کا حکم

(۲۵) ... حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع و حدثنا محمد بن بشار ثنا موکل، قَالَا ثنا سفیان عَنْ عبدالملک بن عمیر۔ عَنْ مولی لربعی بن حراش، عَنْ ربعی بن حراش، عَنْ حذیفة بن الیمان، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انی لا ادرئی ماقدر بقائی منکم فَاقْتَدَوا بِاللَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ، وَ اَشَارَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ (ابن ماجہ باب ۱۱ حدیث ۹۷)

ترجمہ: روایت ہے حضرت حذیفہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں نہیں جانتا کہ تم میں کب تک رہوں گا۔ سو پیروی کروان کی جو میرے بعد ہوں گے، اور اشارہ کیا ابو بکرؓ اور عمرؓ کی طرف۔

## ابو بکرؓ و عمرؓ کا نام... عرش پر اللہ کے رسول ﷺ نے لکھا ہوا دیکھا

(۱)... ابن عساکرؒ نے اپنی تاریخ میں حضرت علیؓ سے روایت کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"شب معراج میں نے عرش پر یہ لکھا ہوا دیکھا:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ابوبکر الصدیق عمر الفاروق عثمان ذو النورین"[1]

---

1 الخصائص کبریٰ مؤلفہ امام جلال الدین سیوطی ج ۱ ص ۲۴

## ابو بکرؓ و عمرؓ کا نام... آسمانوں پر لکھا ہوا دیکھا

(۲)... ابو یعلیٰؒ، طبرانی نے اوسط میں، ابن عساکر اور حسن بن عرفہ نے اپنی مشہور کتاب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"شب معراج جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو ہر آسمان پر میں نے یہ لکھا ہوا دیکھا:

**محمد رسول اللہ و ابو بکر الصدیق خلفی"**

(محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور ابو بکر الصدیق میرے خلیفہ ہیں۔)

یا ان الفاظ کا یہ معنیٰ ہے کہ میرے نام "محمد ﷺ رسول اللہ" کے بعد "ابو بکرؓ الصدیق" لکھا ہوا تھا۔[1]

## عرش پر ابو بکرؓ و عمرؓ کا نام لکھا ہوا ہے

(۳)... دار قطنی نے "الافراد" میں اور خطیبؒ و ابن عساکرؒ نے اپنی تاریخ میں حضرت ابو درداءؓ سے وہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"شب معراج میں نے عرش پر سبز کپڑا دیکھا، جس میں سفید نورانی

---

1 الخصائص کبریٰ مؤلفہ امام جلال الدین سیوطی ج ا ص ۲۵

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

حروف میں لکھا ہوا تھا:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ابوبکر الصدیق عمر الفاروق"[1]

## گلاب کے پھولوں پر ابو بکرؓ و عمرؓ کا نام

(۴) ... ابن عساکرؒ اور ابن نجارؒ نے اپنی تاریخوں میں حضرت ابو الحسن علی بن عبد اللہ الہاشمی الرقیؒ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں ہندوستان گیا، جہاں میں نے ایک بستی میں کالے رنگ کے گلاب کا ایسا پودا دیکھا، جس پر بڑے بڑے سیاہ رنگ کے بھینی بھینی خوشبو والے پھول کھلے ہوئے تھے۔ اور ان پر سفید حروف میں لکھا ہوا تھا:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ابوبکر الصدیق عمر الفاروق"

مجھے شک ہوا کہ یہ کہیں مصنوعی تو نہیں ہیں۔ لہٰذا میں نے ایک بند کلی کو کھول کر دیکھا تو واقعی اس پر بھی باقی پھولوں کی طرح یہی لکھا ہوا تھا۔ اور اس طرح کے پودے وہاں بکثرت تھے۔ جب کہ اس بستی کے لوگ پتھروں کے پجاری اور معرفت الٰہی سے بے بہرہ تھے۔[2]

---

[1] الخصائص کبریٰ مؤلفہ امام جلال الدین سیوطی ج ا ص ۲۵

[2] الخصائص کبریٰ مؤلفہ امام جلال الدین سیوطی ج ا ص ۲۶

## مدفن حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کے درمیان

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول کے بعد جب زمین پر وفات پائیں گے تو آپ کا مزار روضہ منبوی ﷺ میں ہو گا۔

(۲۶) عَنْ عَبْدِ اللہ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ عِیْسٰی ابْنِ مَرْیَمَ اِلَی الْاَرْضِ فَیَتَزَوَّجُ وَ یُوْلَدُ لَہٗ وَ یَمْکُثُ خَمْسًا وَ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً ثُمَّ یَمُوْتُ فَیُدْفَنُ مَعِیَ فِیْ قَبْرِیْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَ عِیْسٰی بْنُ مَرْیَمَ فِیْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَیْنَ اَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ [1]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم زمین پر نازل ہوں گے، نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہو گی۔ وہ ۴۵ سال تک دُنیا میں رہیں گے، پھر وفات پائیں گے۔ اور میری قبر میں دفن کئے جائیں گے۔ (قیامت کے دِن) رسول اللہ ﷺ کے روضہ شریفہ سے آپ ﷺ کے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام، ابو بکرؓ اور عمرؓ کے درمیان اُٹھیں گے۔

یہ حدیث بر ایت عبد اللہ بن عمر، بتخریج ابن جوزی در کتاب الوفاء مشکوٰۃ شریف کے باب نزول عیسیٰ علیہ السلام حدیث ۵۲۷۲ میں موجود ہے۔

---

1 مشکوٰۃ شریف حدیث

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

**روضہ مطہرہ ﷺ کا نقشہ** حسب ذیل ہے:(منقول از جذب القلوب)

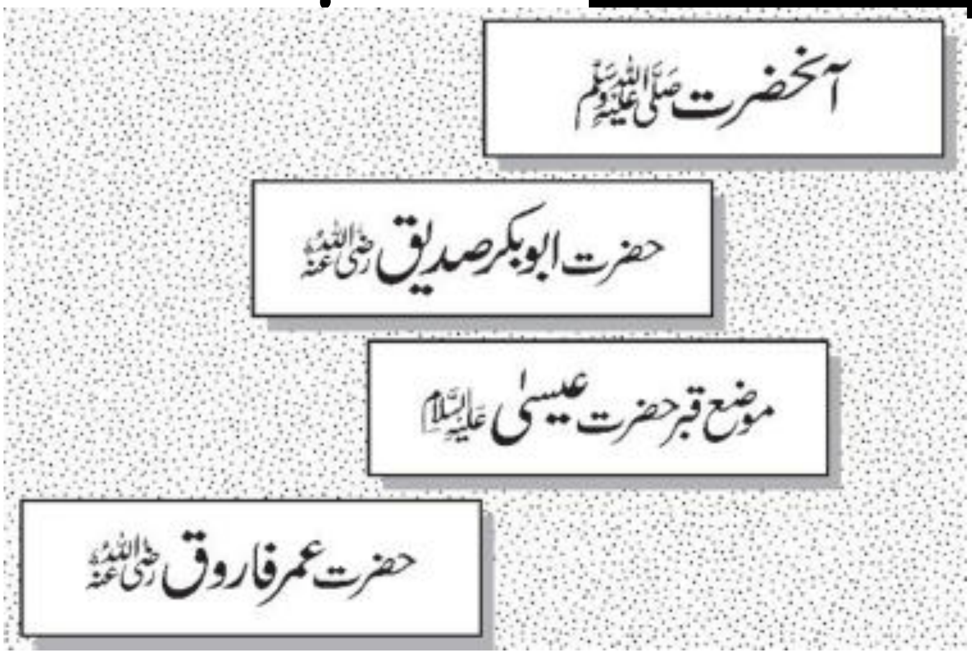


## قیصر روم کے نام مکتوب گرامی

(ا)ابن عساکرؒ حضرت دحیہ کلبیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا نامہ مبارک عطا فرما کر مجھے شہنشاہِ روم کی طرف بھیجا۔ وہ ان دِنوں دمشق میں تھا۔ میں نے جب اُسے مکتوب گرامی دیا تو اُس نے اپنی انگشتری اُتاری اور جس مسند پر وہ براجمان تھا، اس کے نیچے رکھ دی۔ پھر لوگوں کو اپنی طرف بلایا۔ پادری اور دیگر لوگ جمع ہو گئے۔

اس وقت اہل فارس اور اہل روم کے ہاں منبر رکھنے کا رواج نہیں تھا۔ منبر کے بجائے اوپر تلے تکیے رکھ دیتے تھے۔ قیصر ایسے ہی تکیوں پر چڑھ گیا اور لوگوں سے یوں مخاطب ہوا:

”یہ اُس نبی کا خط ہے، جس کی آمد کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہمیں دی تھی۔ اس کا تعلق اسمٰعیل بن ابراہیم علیہ السلام کی

اولاد سے ہے"۔

قیصر کی باتیں سن کر لوگوں نے غصے کا اظہار کرنا شروع کر دیا۔ حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے، قیصر نے پینترا بدل کر کہا:

"ٹھہرو! میں تمہیں آزمانا چاہتا تھا۔ تاکہ مجھے پتہ چل جائے کہ تم عیسائیت میں کس قدر پکے ہو"۔

## قیصر روم کے پاس حضور ﷺ، ابو بکرؓ و عمرؓ کی تصاویر

حضرت دحیہ کلبیؓ فرماتے ہیں کہ اگلے دن قیصر روم نے مجھے چپکے سے اندر بلا لیا۔ وہ مجھے ایک بڑے ہال میں لے گیا، جس میں تین سو تیرہ تصویریں آویزاں تھیں۔ یہ دراصل انبیاء و رسل کی تصاویر تھیں۔

قیصر روم نے کہا: "دیکھو! ان میں تمہارے نبی کی تصویر ہے؟"

میں نے دیکھا تو ایک جگہ مجھے حضور ﷺ جیسی صورت دکھائی دی، گویا حضور ﷺ محو کلام ہیں۔ میں نے کہا کہ یہ حضور ﷺ کی تصویر معلوم ہوتی ہے۔ قیصر بولا: تم سچ کہہ رہے ہو۔

اُس نے پوچھا: "اس تصویر کی داہنی جانب کس کی تصویر ہے؟"

میں نے کہا: "یہ آپ کی قوم کا ایک شخص ہے، اس کا نام ابو بکرؓ ہے"۔

قیصر نے مزید پوچھا: "اچھا! یہ بتاؤ، بائیں جانب کس کی تصویر ہے؟"

میں نے کہا: "یہ بھی آپ کی قوم کا آدمی ہے، اس کا نام عمرؓ ہے"۔

قیصر بولا: ہمیں اپنی کتاب میں اس بات کا ذکر ملتا ہے کہ ان دو

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

شخصوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس دین کو اوج کمال پہنچائے گا"۔

حضرت دحیہ کلبیؓ فرماتے ہیں: جب میں واپس آیا اور حضور ﷺ سے سارا ماجرا عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اس نے ابو بکرؓ اور عمرؓ کے بارے میں سچ کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے بعد اس دین کو ان کے ذریعہ پایہ تکمیل تک پہنچائے گا اور اسے فتح عطا فرمائے گا"۔ (بحوالہ الخصائص کبریٰ مؤلفہ امام جلال الدین سیوطی ج ۲ ص ۲۷،۲۶)

دورِ صدیقی: حضور ﷺ کے وصال کے بعد آیت استخلاف (لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ) اور آیت تمکین (اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْأَرْضِ) کے تقاضا کے تحت حضرت ابو بکرؓ صدیق رضی اللہ عنہ خلیفۃ الرسول ﷺ مقرر ہوئے۔ آپ کی مدتِ خلافت ۲ سال ۳ ماہ ۱۱ دِن ہے۔ لیکن اس اقل مدت خلافت کے باوجود آپ ﷺ نے جو اسلامی فتوحات حاصل کی ہیں وہ اس امر کی قطعی دلیل ہیں کہ حق تعالیٰ کی خصوصی نصرت آپ کے شامل حال تھی اور قرآن مجید میں آپ کی خلافت اور جہاد فی سبیل اللہ کی جو پیش گوئی کی گئی تھی، وہ حرف بحرف پوری ہوئی۔ چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۫ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ

اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ O[1]

ترجمہ: اے ایمان والو! جو شخص تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو پیدا کر دے گا جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہو گی اور ان کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہو گی۔ مہربان ہوں گے وہ مسلمانوں پر، تیز ہوں گے کافروں پر۔ جہاد کرتے ہوں گے اللہ کی راہ میں اور وہ لوگ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہیں عطا فرمائیں اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے بڑے علم والے ہیں۔ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

یہ مرتدین کون تھے؟ حضور خاتم النّبیین ﷺ کے آخری ایام میں تین مَردوں نے نبوت کا دعویٰ کر دیا تھا:

**(۱) اسود عنسی:** یہ ایک کاہن اور شعبدہ باز شخص تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے مقابلہ میں حضرت معاذؓ بن جبل کی قیادت میں لشکر بھیجا اور فیروزؓ نامی ایک غازی نے اس کو قتل کر دیا۔ جس کے بارے میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: فاز فیروز (فیروز کامیاب ہو گیا)۔ مگر اس کامیابی کی خبر آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ کے آغاز خلافت میں بذریعہ قاصد پہنچی۔

**(۲) مسیلمہ کذاب:** آنحضرت ﷺ کی موجودگی میں اس نے شہر

---

[1] پ٦ المائدہ آیت ٥٤

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

یمامہ میں دعویٰ نبوت کیا اور آپ ﷺ کو ایک خط بھی بھیجا جس میں لکھا تھا کہ:

**مِنۡ مُسَیۡلَمَةِ رَّسُوۡلِ اللّٰہِ اِلٰی مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلِ اللّٰہِ اَمَّا بَعۡد فَاِنَّ الۡاَرۡضَ نِصۡفُهَالِیۡ وَنِصۡفُهَالک**

ترجمہ: یہ خط مسیلمہ رسول اللہ (کذاب) کی طرف سے محمد رسول اللہ (ﷺ) کی طرف ہے۔ امابعد! زمین آدھی میری اور آدھی آپ کی ہے۔

اس کا جواب رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

**مِنۡ مُحَمَّدٍ رَّسُوۡلِ اللّٰہِ اِلٰی مُسَیۡلَمَةَ کَذَّاب اَمَّا بَعۡد فَاِنَّ الۡاَرۡضَ لِلّٰہِ یُوۡرِثُهَا مَنۡ یَّشَاءُ مِنۡ عِبَادِهٖ وَ الۡعَاقِبَةُ لِلۡمُتَّقِیۡن**

ترجمہ: محمد رسول اللہ (ﷺ) کی طرف سے مسیلمہ کذاب کی طرف۔ امابعد! زمین اللہ کی ہے جس کو چاہے اس کا وارث بناتا ہے اور عاقبت (دار الآخرت) پرہیز گاروں کے لئے ہے۔

آنحضرت ﷺ کے بعد اس کے مقابلہ کے لئے حضرت ابو بکرؓ صدیق نے حضرت خالدؓ بن ولید کی قیادت میں ایک لشکر بھیجا اور حضرت وحشیؓ نے مسیلمہ کذاب کو قتل کر دیا۔

**(۳) طلیحہ اسدی:** اس نے بھی دورِ رسالت میں دعویٰ بنوت کیا۔ حضرت ابو بکرؓ صدیق نے حضرت خالدؓ بن ولید کی قیادت میں اس کے

مقابلہ کے لئے لشکر بھیجا۔ وہ دورانِ جنگ بھاگ گیا اور بعد میں تائب ہو گیا۔

امام الخلفاء حضرت ابو بکرؓ صدیق کے طرزِ عمل سے ہی یہ ثاب ہو گیا کہ حضور خاتم النّبیین ﷺ کے بعد مدعی نبوت واجب القتل ہے۔ ان تین مردوں کے علاوہ سجاح نامی ایک عورت نے بھی نبوت کا دعویٰ کر دیا تھا، جس کا مسیلمہ کذاب سے پھر نکاح بھی ہو گیا تھا۔ مسیلمہ کذاب کے قتل کے بعد آخر میں پھر سجاح نے اسلام قبول کر لیا تھا۔[1]

منکرین زکوٰۃ: بعض قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور انکار فریضۂ زکوٰۃ کی وجہ سے وہ مرتد ہو گئے تھے۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے ان سے بھی قتال کیا۔ ان میں سے بعض تائب ہو گئے تھے اور بعض مقتول ہوئے۔

تارکین اسلام: کئی قبائل اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گئے۔ یعنی انہوں نے دین اسلام کا انکار کر دیا۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے ان کے ساتھ بھی قتال کیا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے ارتداد کے ان تمام فتنوں کا قلع قمع ہو گیا اور سورۃ المائدہ کی زیر بحث آیت کی پیش گوئی حضرت ابو بکرؓ صدیق کے درِ خلافت میں حرف بہ حرف پوری ہو گئی۔ اور اہل سنت و الجماعت نے اعلانِ حق کی روشنی میں یہ عقیدہ قائم کر لیا کہ آیت

[1] ماہنامہ حق چار یارؓ ج ۵ ش ۱۱ ص ۳ تا ۶ بحوالہ تاریخ ابن خلدون ج ۱ مترجم

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

مرتدین کا مصداق حضرت ابو بکرؓ صدیق اور آپ کے رفقاء صحابہؓ کی جماعت ہے۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین

امام اہل سنت مولانا عبد الشکور لکھنویؒ لکھتے ہیں: حضرت صدیقؓ ہی تھے جن کی قوت قلبیہ نے اس وقت رنگ دکھلایا اور کوہِ استقامت بن کر تمام پریشانیوں کو انہوں نے جھیلا اور چند ہی روز میں مطلع اسلام پر جو غبار آگیا تھا، اس کو صاف کر دیا۔ حضرت صدیقؓ نے جس وقت ان مرتدین سے قتال کا ارادہ فرمایا، بعضے صحابہؓ کرام نے بھی اس امر میں ان سے اختلاف کیا۔ بعض لوگ تو یہ کہتے تھے کہ ان سے قتال کرنا ہی نہیں چاہیے اور بعض کا یہ قول تھا کہ اس وقت مصلحت نہیں ہے۔ یہ وقت اسلام کے لئے بہت نازک ہے۔ اس وقت تالیف قلوب سے کام لینا چاہیے۔

اس طور پر اس آیت میں جس ملامت کا ذکر ہے اور ملامت پیش آ گئی اور اپنوں کی ملامت بہت زیادہ ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ مگر حضرت صدیقؓ نے اس ملامت کی کچھ پرواہ نہ کی اور اپنا کام پورا کر دیا۔ لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ کی تصدیق ہو گئی۔ اس ملامت کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ حضرت فاروق اعظمؓ نے بھی ان سے اختلاف کیا اور نرمی کی صلاح دی۔ جس پر حضرت صدیقؓ نے وہ جلال بھرے ہوئے الفاظ فرمائے کہ آج ان کو سُن کر بدن کانپ جاتا ہے۔ فرمایا:

اَجبارٌ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَ خُوَارٌ فِی الْاِسْلَام

ترجمہ: اے عمرؓ! تم جاہلیت میں تو بڑے تند مزاج تھے، اسلام میں ایسے نرم بن گئے۔

اور فرمایا:

تَمَّ الدِّیْنُ وَ انْقَطَعَ الْوَحْیُ اَیَنْقُصُ وَ اَنَا حَیٌّ

ترجمہ: دین کامل ہو چکا، وحی الٰہی بند ہو گئی، کیا دین پر زوال آئے اور میں زندہ رہوں؟

یعنی میری زندگی میں دین پر یہ آفت آئے، یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ قصہ مشکوٰۃ میں منقول ہے۔ اس سلسلہ میں امام اہل سنت ؒ لکھتے ہیں:

حضرت صدیقؓ کے اس کارنامہ یعنی قتالِ مرتدین کو انجام کار میں تمام صحابہؓ نے بڑی عزت کی نظر سے دیکھا۔ حضرت فاروق اعظمؓ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت صدیقؓ میری تمام عمر کی عبادت لے لیں اور مجھے صرف اپنی ایک رات اور اپنے ایک دِن کی عبادت دے دیں۔ اَمَّا لَیْلَۃً فَلَیْلَۃُ الْغَارِ وَ اَمَّا یَوْمٌ فَیَوْمُ الرِّدَّۃِ یعنی رات سے مراد شب غار ہے اور دِن سے مراد فتنہ ارتداد کا دِن ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: قَامَ فِی الرِّدَّۃِ مَقَامَ الْاَنْبِیَاء (یعنی) فتنہ ارتداد میں حضرت صدیق نے وہ کام کیا جو پیغمبروں کے کرنے کا تھا۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:

**کَرِھْنَاہُ فِی الْاِبْتِدَاءِ وَحَمِدْنَاہُ فِی الْاِنْتِھَاءِ**

(یعنی) ہم لوگوں نے ابتداءً تو قتالِ مرتدین کو ناپسند کیا تھا مگر انجام دیکھ کر پھر ہم سب حضرت صدیقؓ کے شکر گذار ہوئے۔[1]

**علامہ اقبال مرحوم** نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی انہی ملی خدمات اور خصوصیات کو ان اشعار میں بیان کیا ہے:

آں امن النّاس بر مولائے ما    آں کلیمِ اوّلِ سینائے ما
ہمّت او کشت مِلت را چو ابر    ثانی اسلام و غار و بدر و قبر

**اظہارِ حقیقت:** شیعہ مذہب کی وہ روایات جن میں وفاتِ نبوی ﷺ کے بعد سوائے چار پانچ صحابہؓ کرام کے باقی سب کا مرتد ہو جانا (دین اسلام سے پھر جانا) مذکور ہے، العیاذ باللہ۔ اور شیعہ علماء ان اہل ارتداد میں اصحابؓ ثلٰثہ کو بھی شامل کرتے ہیں، **لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ**۔ لیکن ایسا عقیدہ انہی لوگوں کا ہو سکتا ہے جو قرآن کی زیر بحث آیت کے منکر ہوں۔ کیوں کہ آیت سے تو ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کچھ لوگ مرتد ہو جائیں گے۔ تو اس فتنہ ارتداد کے استیصال کے لئے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ان کے مقابلے میں لے آئیں گے جو اللہ تعالیٰ کے محبوب ہوں گے وغیرہ۔ جیسا کہ آیت میں ان کی چھ صفات

[1] تحفۂ خلافت (مجموعہ تفسیر آیات قرآنی) تفسیر آیت قتال المرتدین

مذکور ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ان مرتدین سے حضرت صدیق اکبرؓ نے ہی جہاد کیا ہے اور جماعت صحابہؓ نے ہی آپ کی قیادت میں ان ارتدادی فتنوں کا خاتمہ کیا ہے۔ اب کون اہل عقل و ایمان ان مرتدین کا استیصال کرنے والوں کو مرتد کہہ سکتا ہے؟

(۲) مذکورہ آیت سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے خلیفہ بلافصل ہونے کی بھی نفی ہو گئی۔ کیوں کہ وصالِ نبویؐ کے بعد متصلاً نہ حضرت علی المرتضیٰؓ مسند خلافت پر فائز ہوئے اور نہ آپ نے ان مرتدین سے قتال کیا۔

علاوہ ازیں جماعت صحابہؓ کے عدم ارتداد کی یہ بھی دلیل ہے کہ اگر ایسا ہوتا تو حسب اعتقاد شیعہ حضرت علیؓ پر لازم تھا کہ قرآن کی اس پیش گوئی کے اثبات کے لئے وہ جماعت صحابہؓ سے جہاد و قتال کرتے لیکن وہ تو خلفاءِ ثلٰثہ کے دورِ خلافت میں ان کے معاون و مشیر بنے رہے۔

**ایک اور اشکال:** اگر یہ کہا جائے کہ حضرت علیؓ المرتضیٰ نے حضرت معاویہؓ سے تو جنگ کی ہے تو آیت قتال مرتدین کا مصداق اپنے دورِ خلافت میں حضرت علیؓ ثابت ہو جاتے ہیں تو یہ استدلال بھی غلط ہے۔ کیوں کہ آیت میں تو خلیفۂ وقت کا مرتدوں اور کافروں سے قتال و جہاد کی پیش گوئی ہے۔ حالانکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک مومن اور جلیل القدر صحابی تھے اور خود حضرت علی المرتضیٰؓ نے بھی ان کے

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

اور ان کی جماعت کے مومن ہونے کی بشارت دی ہے۔
چنانچہ نہج البلاغہ میں حضرت علیؓ المرتضیٰ کا حسب ذیل حکم نامہ منقول ہے:[1]

وَ مِنْ كِتَابٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَتَبَهُ إِلٰى اَهْلِ الْاَمْصَارِ يَقْتَصُّ فِيْهِ مَا جَرٰى بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اَهْلِ الصِّفِّيْنَ وَ كَانَ بَدْءُ اَمْرِنَا اَنَّا الْتَقَيْنَا وَ الْقَوْمُ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ وَ الظَّاهِرُ اَنَّ رَبَّنَا وَاحِدٌ وَّ نَبِيَّنَا وَاحِدٌ وَّ دَعْوَتَنَا فِي الْاِسْلَامِ وَاحِدَةٌ وَ لَا نَسْتَزِيْدُهُمْ فِي الْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَ التَّصْدِيْقِ بِرَسُوْلِهٖ وَ لَا يَسْتَزِيْدُوْنَنَا الْاَمْرُ وَاحِدٌ اِلَّا مَا اخْتَلَفْنَا فِيْهِ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ وَ نَحْنُ مِنْهُ بَرَآءٌ

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ایک دستخطی چٹھی لکھ کر مختلف بلاد و امصار (شہروں) میں مشتہر فرمائی۔ اس میں جنگ صفین کا واقعہ یوں درج تھا کہ ہمارے معاملے کی ابتداء یوں ہے کہ ہماری اور اہل شام کی آپس میں جنگ چھڑ گئی اور یہ ظاہر ہے کہ ہم دونوں فریق کا ایک خدا اور ایک رسول ہے اور ہمارا اسلام میں بھی دعویٰ ایک رہا ہے۔ ہم ان سے در بارۂ اعتقادات توحید و رسالت کچھ زیادتی نہیں چاہتے اور نہ اس بارہ میں وہ ہم سے کچھ زیادتی کے طالب ہیں۔ بات ایک ہی ہے کہ اختلاف صرف خونِ عثمانؓ کے

---

[1] مکتوب ۵۸ نہج البلاغہ عربی مع اُردو ص ۷۹۱ مطبوعہ لاہور

متعلق تھا حالانکہ ہم اس الزام سے بری ہیں۔[1]

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی یہ گشتی چٹھی اس بات کی بیّن دلیل ہے کہ آپ کی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے جنگ (صفین) اسلام و کفر کی جنگ نہ تھی۔ دونوں فریق ایک ہی اسلامی عقیدہ رکھتے تھے۔ دونوں توحید و رسالت پر یکساں ایمان رکھتے تھے۔ دونوں اہل ایمان تھے۔ اس جنگ و جدل باہمی کا مبنی دَم (خون) عثمانؓ تھا۔ یعنی حضرت معاویہؓ اور ان کی جماعت اہل شام حضرت عثمان ذالنورین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے قصاص کے طالب تھے اور حضرت علیؓ المرتضیٰ اس وقت کے پیچیدہ حالات کے تحت فوری طور پر قصاص لینے میں معذور تھے ورنہ قتل عثمانؓ سے آپ بری الذمہ تھے۔

یہاں یہ ملحوظ رہے کہ شیعہ علماء کے نزدیک نہج البلاغۃ کے خطبات و مکتوبات لفظ بہ لفظ حضرت علی المرتضیٰؓ ہی کے ہیں جیسا کہ شارحین نہج البلاغۃ نے اس کی تصریح کر دی ہے۔ کیا حضرت علیؓ المرتضیٰ کے اس قطعی فیصلہ کے بعد بھی کوئی شیعہ عالم حضرت امیر معاویہؓ کے ایمان و اسلام میں شک کر سکتا ہے؟

(۲) یہ ایک وقتی اجتہادی نزاع و اختلاف تھا، جس میں اہل السنت و الجماعت کے نزدیک حضرت علی المرتضیٰؓ کا اجتہاد صحیح و صواب تھا اور

---

[1] آفتابِ ہدایت از مولانا کرم الدین صاحب دبیرؒ

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

حضرت امیر معاویہؓ سے اپنے اجتہاد میں غلطی سرزد ہو گئی تھی اور یہی وجہ ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ چھ ماہ بعد اپنی خلافت حقہ سے دستبردار ہو گئے اور اپنا مقبوضہ علاقہ بھی حضرت معاویہؓ کے سپرد کر دیا۔ اور آخر کار حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے بھی امام حسنؓ کی طرح حضرت معاویہؓ کی خلافت تسلیم کر لی اور دونوں بھائی (جو جنت کے جوانوں کے سردار ہیں) حضرت معاویہؓ کے بیت المال سے وظائف لیتے رہے۔[1]

مقامِ غور ہے کہ کیا جوانانِ جنت کے سردار کسی مخالف اسلام اور منافق شخص کو اپنی خلافت حقّہ سپرد کر سکتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود شیعہ علماء و مصنفین حضرت معاویہؓ کو معاف نہیں کرتے اور ان کے خلاف جارحانہ کتابیں اور رسائل شائع کرتے رہتے ہیں۔[2]

**مہاجرین و انصار قطعی جنتی ہیں:** مؤلف کتاب "معیارِ[3] صحابیت" بار بار صحابہؓ کو مطعون کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ صحابہؓ میں منافق بھی تھے، حالانکہ کوئی صحابیؓ منافق نہیں اور جو منافق ہیں وہ اہل السنت والجماعت کے نزدیک صحابی نہیں۔

قرآن مجید میں صحابہؓ اور منافقین کا جُدا جُدا ذکر ہے۔ چنانچہ فرمایا:

---

[1] ملاحظہ ہو کتاب جلاء العیون مترجم ج ا ص ۲۵۸،

[2] ماہنامہ حق چاریارؓ لاہور ج ۵ ش ۱۱ مئی ۱۹۹۳ء ص ۳ تا ۱۰،

[3] مولوی بشیر حسین بخاری نے اپنی کتاب "معیارِ صحابیت" میں صحابہؓ کرام کے خلاف لکھا ہے، جس کا جواب "معراجِ صحابیت" میں دے دیا گیا ہے۔

وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ (پ ۱۱ سورۃ التوبہ آیت ۱۰۰)

ترجمہ: اور جو مہاجرین اور انصار (ایمان لانے میں سب سے) سابق اور مقدم ہیں اور (بقیہ امت میں) جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں، اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ (سب) اس اللہ سے راضی ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے باغ (بہشت) مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ جن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اور) یہ بڑی کامیابی ہے۔ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ لکھتے ہیں:

"اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ" میں سب مہاجرین و انصار آ گئے اور "اَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ" میں بقیہ مومنین جن میں اوّل درجہ تو ان کا ہے جو صحابہؓ ہیں گو مہاجر و انصار نہیں۔ کیوں کہ اخیر میں ہجرت فرض نہ تھی۔ مسلمان ہو کر اپنے اپنے گھر رہنے کی اجازت تھی۔...الخ[1]

گو مہاجرین اولین کی تعریف میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن خلفاء

---

1 تفسیر بیان القرآن

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

اربعہ حضرت ابو بکرؓ صدیق، حضرت عمرؓ فاروق، حضرت عثمانؓ ذوالنورین اور حضرت علیؓ المرتضیٰ رضی اللہ عنہم تو یقیناً مہاجرین اولین میں شامل ہیں۔ اور ان میں سے بھی افضل المہاجرین حضرت صدیق اکبرؓ ہیں جن کو رسول کریم ﷺ کی معیت میں ہجرت کا شرف حاصل ہوا۔ اور جن کو قرآن مجید میں بھی (ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ) حضور ﷺ کا غار میں ثَانِی (دوسرا) فرمایا گیا ہے۔ کیا ان چار یارؓ کے متعلق بھی ان آیات کی روشنی میں کسی مومن بالقرآن کو ان کے "رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ" اور "اَعَدَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ" کا مصداق ہونے میں شبہ ہو سکتا ہے؟

باقی رہے مہاجرین وانصار کے علاوہ بعد میں ایمان لانے والے صحابہؓ کرام تو وہ بھی "وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَان" کی وجہ سے جنتی ہیں اور حضرت معاویہؓ کے متعلق اگر کوئی اعتراض کرتا ہے تو ان کا اور ان کی شامی جماعت کا مومن ہونا نہج البلاغۃ میں حضرت علیؓ المرتضیٰ کے گشتی مراسلہ سے ثابت ہو چکا ہے۔[1]

**منافقین کون ہیں؟** مذکورہ آیت میں صحابہؓ کرام کی مختلف قسموں کے ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان سے جدا منافقین کا ذکر فرمایا ہے۔

چنانچہ فرمایا:

وَمِمَّنْ حَوْلَکُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ؕ وَمِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ قف

[1] ماہنامہ حق چار یارؓ لاہور ج ۵ ش ۱۱ مئی ۱۹۹۳ء ص ۱۷

مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ قف لَا تَعْلَمُهُمْ ط نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ط سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ O[1]

ترجمہ: اور کچھ تمہارے گرد و پیش والوں میں گنواروں سے اور کچھ مدینہ والوں میں ایسے منافق ہیں کہ نفاق کی حد کمال تک پہنچے ہوئے ہیں کہ آپ بھی ان کو نہیں جانتے (کہ یہ منافق ہیں۔ پس) ان کو ہم ہی جانتے ہیں۔ ہم ان کو (اور منافقین کو آخرت سے پہلے) دوہری سزا دیں گے (ایک نفاق کی، دوسرے کمال نفاق کی)۔ پھر (آخرت میں) وہ بڑے بھاری عذاب کی طرف بھیجے جائیں گے۔[2]

فرمایئے! منافقین کا بعد میں ذکر کرکے یہ بتا دیا کہ مہاجرین و انصار صحابہؓ اور ان کے متبعین میں کوئی منافق نہیں۔ منافقین تو ارد گرد کے رہنے والے گنواروں (بدوؤں) میں ہیں یا مدینہ کے رہنے والوں میں۔ اس سے ثابت ہوا کہ مہاجرین میں کوئی منافق نہیں کیوں کہ وہ مکہ کے رہنے والے تھے نہ کہ مدینہ کے۔

(۲) منافقین کے لئے تو اس دُنیا میں دوہرے عذاب کی وعید سنائی گئی ہے لیکن صحابہؓ کرام وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے کفار پر غلبہ اور ملکی فتوحات عطا کیں۔

---

1 سورۃ التوبہ آیت ۱۰۱

2 ترجمہ حضرت تھانویؒ

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

(۳) منافقین کے بارے میں تو یہ فرمایا:

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مَلْعُوْنِيْنَ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَ قُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ۝ (پ ۲۲ سورة الاحزاب آیت ۶۰ تا ۶۱)

ترجمہ: یہ منافقین اور وہ لوگ جن کے دِلوں میں خرابی ہے اور وہ لوگ جو مدینہ میں (جھوٹی جھوٹی) افواہیں اُڑایا کرتے ہیں اگر باز نہ آئے تو ضرور ہم آپ کو ان پر مسلط کریں گے۔ پھر یہ لوگ آپ کے پاس مدینہ میں بہت ہی کم رہنے پائیں گے۔ وہ بھی (ہر طرف سے) پھٹکارے ہوئے جہاں ملیں گے، پکڑ دھکڑ اور مار دھاڑ کی جائے گی۔ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

دورِ رسالت کے منافقین کا انجام تو عالم الغیب قادر مطلق نے بتا دیا کہ وہ ذلیل و رسوا ہوں گے اور آنحضرت ﷺ کے شہر مدینہ منورہ میں بھی ان کو کم رہنا نصیب ہو گا۔ لیکن ان کے برعکس صحابہؓ کرام کو تو اللہ تعالیٰ نے وہ عزت عطا فرمائی کہ عرب و عجم کو مغلوب کر لیا۔ اور حضرت ابو بکرؓ صدیق اور حضرت عمرؓ فاروق رضی اللہ عنہما کو تو خصوصیت سے ایسا قرب عطا فرمایا کہ قیامت تک وہ روضہ مقدسہ میں رحمت للعالمین ﷺ کے ساتھ آرام فرما رہے ہیں اور حضرت عثمانؓ ذوالنورین کو بھی

حق تعالیٰ نے قرآن کی موعودہ تیسری خلافت راشدہ نصیب فرمائی اور آپ شہر مدینہ میں ہی شہادت کے آخری لمحات تک قیام فرما رہے اور اب جنت البقیع میں قیامت تک کے لئے آرام فرما ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی بنات اربعہ حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت اُمّ کلثومؓ اور حضرت فاطمۃؓ الزاہراء، امام حسنؓ اور اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ صدیقہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی جنت البقیع میں آرام فرما ہیں۔[1]

☆☆☆☆

[1] ماہنامہ حق چاریارؓ لاہور ج ۵ ش ۱۱ مئی ۱۹۹۳ء ص ۱۸ تا ۱۹

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربی [شوریٰ پ ۲۵]

فرما دیجیے کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا، مگر رشتہ داروں میں محبت چاہیے۔

# شجرۂ مودّت

اے چشم اشک بار ذرا دیکھ تو سہی — یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

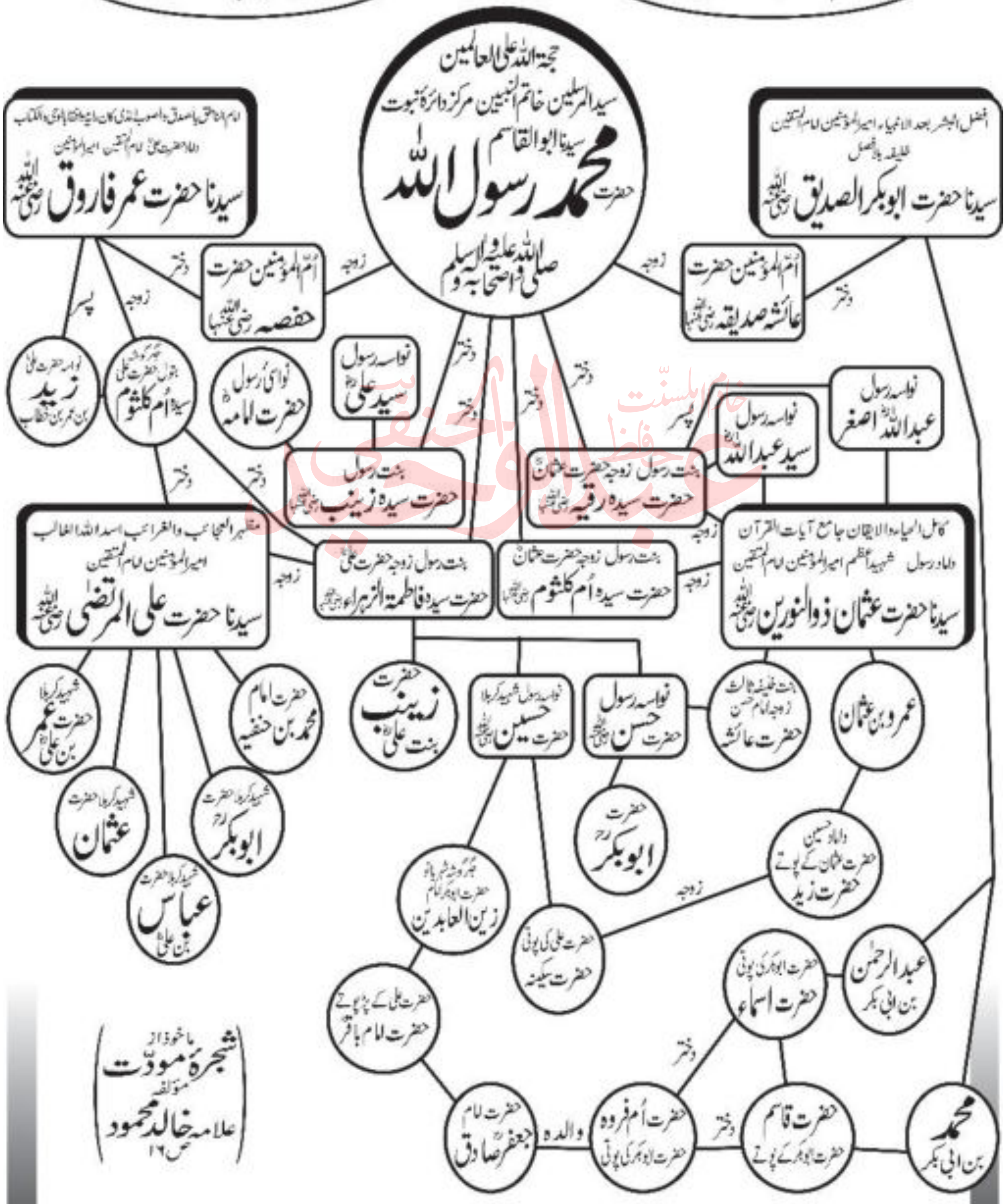


النور مینجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

**باب 3**

# دورِ صدیقی کے تاریخی واقعات

۸ ربیع الاول ۱۱ھ (یکم جون ۶۳۲ء بروز پیر) نبی ﷺ نے وفات پائی۔
حضرت ابو بکرؓ صدیق منصب خلافت پر فائز ہوئے۔

یکم ربیع الآخر ۱۱ھ (۲۴ جون ۶۳۲ء بروز پیر) جیش اُسامہؓ کی موتہ کی جانب روانگی۔
مرتدین اور باغیوں کا مدینہ منورہ پر حملہ جو پسپا کر دیا گیا۔

محرم ۱۲ھ (مارچ ۶۳۳ء) خالدؓ بن ولید کی عراق کی فتح کے لئے نباج سے کاظمہ کو روانگی۔ یہ فاصلہ تقریباً ۵۰۰ کلومیٹر ہے۔

محرم ۱۲ھ (مارچ / اپریل ۶۳۳ء) کاظمہ (کویت) میں خالد بن ولیدؓ اور اُبلہ کے ایرانی گورنر ہرمز کے مابین جنگ ذات السلاسل لڑی گئی۔

محرم ۱۲ھ (اپریل ۶۳۳ء) زرّ بن کلیبؓ ذات السلاسل کے حالات کی خبر لے کر مدینہ پہنچے۔

یکم صفر ۱۲ھ (۱۷ اپریل ۶۳۳ء) کاظمہ سے ۲۵۰ کلومیٹر دور (عراق میں) خالدؓ بن ولید اور قارن بن قریانس کے مابین جنگ مذار لڑی گئی۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

۵ صفر ۱۲ھ (۲۱ اپریل ۶۳۳ء) مذار کی شکست کی خبر ۴۰۰ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایرانی دارالحکومت مدائن پہنچی۔

۱۴ صفر ۱۲ھ (۳۰ اپریل ۶۳۳ء) اندرزگر ایک ایرانی لشکر لے کر مدائن سے ۳۵۰ کلومیٹر دور ولجہ آن پہنچا۔

۱۷ صفر ۱۲ھ (۳ مئی ۶۳۳ء) خالدؓ مذار میں تھے کہ انہیں معلوم ہوا اندرزگر اپنے لشکر کے ساتھ ولجہ پہنچ گیا ہے اور ان کی جانب پیش قدمی کر رہا ہے۔

۲۱ صفر ۱۲ھ (۷ مئی ۶۳۳ء) سعید بن نعمانؓ مذار کی فتح کی خبر لے کر مدینہ پہنچے۔

۲۲ صفر ۱۲ھ (۸ مئی ۶۳۳ء) خالد بن ولیدؓ اور اندرزگر کے مابین ولجہ میں جنگ ہوئی۔ مسلمان فتح یاب رہے۔

۲۴ صفر ۱۲ھ (۱۰ مئی ۶۳۳ء) خالدؓ کو معلوم ہوا کہ ۴۰ کلومیٹر دور اُلَّیس کے مقام پر عیسائی عرب جمع ہو رہے ہیں۔

۲۵ صفر ۱۲ھ (۱۱ مئی ۶۳۳ء) خالد بن ولیدؓ نے اُلَّیس کی جانب پیش قدمی کر کے وہاں ۲۷ صفر تک قیام کیا۔

۲۸ صفر ۱۲ھ (۱۴ مئی ۶۳۳ء) خالد بن ولیدؓ نے اُلَّیس سے ۴۰ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک بڑے شہر امغیشیا کی جانب پیش قدمی کی اور دشمن کو شکست فاش دی۔

۲۹ صفر ۱۲ھ (۱۵ مئی ۶۳۳ء) خالدؓ بن ولید کی امغیشیا سے ۱۵۰ کلومیٹر آگے واقع خورنق کی جانب روانگی۔

جندل عجلی ولجہ کی کامیابی کی خبر لے کر مدینہ پہنچے۔

ربیع الاول ۱۲ھ (مئی/جون ۶۳۳ء) دریائے فرات کی شاخ (فرات بادقلی) کے دہانے پر خالدؓ بن ولید اور ابن آزادبہ کے مابین جنگ مقر لڑی گئی۔ ابن آزادبہ نے شکست کھائی۔

خالدؓ بن ولید کے ہاتھوں حیرہ فتح ہوا۔

۲۷ ربیع الاول ۱۲ھ (۱۱ جون ۶۳۳ء) شرحبیل بن حسنہؓ حیرہ اور امغیشیا کی فتح کی خبر لے کر عراق سے مدینہ پہنچے۔

۳۰ ربیع الاول ۱۲ھ (۱۴ جون ۶۳۳ء) خلیفۂ رسول ابوبکرؓ صدیق اور ان کے مشیر فتح شام کا فیصلہ کرتے ہیں۔

۲ ربیع الآخر ۱۲ھ (۱۶ جون ۶۳۳ء) شام کی فتح کے لئے خالدؓ بن سعید کو جھنڈا اٹھایا گیا۔

۶ ربیع الآخر ۱۲ھ (۲۰ جون ۶۳۳ء) انس بن مالکؓ خلیفۂ رسول ابوبکرؓ صدیق کے خطوط لے کر مدینہ سے یمن کی جانب روانہ ہوئے تاکہ اہل یمن کو فتح شام میں شمولیت کی دعوت دیں۔

۲ جمادی الآخرہ ۱۲ھ (۱۴ اگست ۶۳۳ء) انس بن مالکؓ یمن پہنچے۔

۴ رجب ۱۲ھ (۱۴ ستمبر ۶۳۳ء) خالدؓ بن ولید عراق میں انبار کا علاقہ فتح

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

کرتے ہیں۔

۱۱ رجب ۱۲ھ (۲۱ ستمبر ۶۳۳ء) انس بن مالکؓ یمن سے واپس مدینہ پہنچے۔

خالد بن ولیدؓ عین التمر کا علاقہ فتح کرتے ہیں۔

۱۶ رجب ۱۲ھ (۲۷ ستمبر ۶۳۳ء) یمن سے حمیری قبائل کی جماعتیں شام کی فتح میں شمولیت کے لئے مدینہ پہنچنی شروع ہوئیں۔

۲۱ رجب ۱۲ھ (۱۲ اکتوبر ۶۳۳ء) فتح شام میں شمولیت کے لئے قیس بن ہبیرہ اور قبیلہ مذحج کی ایک جماعت یمن سے مدینہ آئی۔

۲۳ رجب ۱۲ھ (۴ اکتوبر ۶۳۳ء) یزید بن ابی سفیانؓ اپنا لشکر لے کر مدینہ سے شام کی جانب روانہ ہوئے۔

۲۴ رجب ۱۲ھ (۵ اکتوبر ۶۳۳ء) خالدؓ بن ولید دومۃ الجندل فتح کرتے ہیں۔

۲۷ رجب ۱۲ھ (۸ اکتوبر ۶۳۳ء) شرحبیل بن حسنہؓ اپنا لشکر لے کر مدینہ سے شام کی جانب روانہ ہوئے۔

۷ شعبان ۱۲ھ (۱۷ اکتوبر ۶۳۳ء) ابو عبیدہؓ بن الجراح مدینہ سے شام کی جانب نکلے۔

۱۰ شعبان ۱۲ھ (۲۰ اکتوبر ۶۳۳ء) عراق میں جنگ حصید لڑی گئی۔ ایرانیوں نے شکست کھائی۔

۱۱ شعبان ۱۲ھ (۲۱ اکتوبر ۶۳۳ء) عراق میں جنگ خنافس لڑی گئی۔
مسلمانوں نے فتح پائی۔

۱۴ شعبان ۱۲ھ (۲۴ اکتوبر ۶۳۳ء) خالدؓ بن سعید ابو عبیدہؓ کے لشکر میں
شامل ہو کر تیماء (شمالی سعودی عرب) کی جانب روانہ ہوئے۔

۱۷ شعبان ۱۲ھ (۲۷ اکتوبر ۶۳۳ء) ملحانؓ بن زیاد قبیلہ بنو طے کے ۱۰۰۰
افراد کے ہمراہ شام کی جانب روانہ ہوئے۔

۱۸ شعبان ۱۲ھ (۲۸ اکتوبر ۶۳۳ء) یزیدؓ بن ابی سفیان بلقاء (اُردن)
پہنچے۔
شرحبیل بن حسنہؓ شام کے شہر بُصریٰ کے نواح میں پہنچے۔
خالدؓ بن سعید تیماء پہنچے۔

۱۹ شعبان ۱۲ھ (۲۹ اکتوبر ۶۳۳ء) عراق میں جنگ مُصیّخ لڑی گئی۔
مسلمانوں کو فتح ہوئی۔

۲۳ شعبان ۱۲ھ (۲ نومبر ۶۳۳ء) ہرقل نے فلسطین میں خطاب کے بعد
دمشق کی جانب کوچ کیا۔
عراق میں جنگ ثنّی لڑی گئی۔

۲۸ شعبان ۱۲ھ (۷ نومبر ۶۳۳ء) ہرقل نے دمشق میں خطاب کیا۔ بعد
ازاں حمص (شام) کی جانب کوچ کیا۔

۲۹ شعبان ۱۲ھ (۸ نومبر ۶۳۳ء) ابو عبیدہؓ جابیہ (جنوبی شام) کے قرب و

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

جوار میں اترے اور انہیں ہرقل کی نقل و حرکت کا علم ہوا۔

۴ رمضان ۱۲ھ (۱۳ نومبر ۶۳۳ء) ہرقل نے حمص میں خطاب کیا۔ بعد میں انطاکیہ کی جانب کوچ کیا۔

۹ رمضان ۱۲ھ (۱۸ نومبر ۶۳۳ء) ہرقل انطاکیہ پہنچا اور اُسے اپنا صدر مقام بنا کر فوجی جمعیت اکٹھی کرنے کے لئے وفود روانہ کیے۔

۱۶ رمضان ۱۲ھ (۲۵ نومبر ۶۳۳ء) ابو عبیدہؓ نے خلیفۂ رسول ابو بکرؓ صدیق کو ہرقل کی نقل و حرکت کی خبریں لکھ بھیجیں۔

۲۸ شوال ۱۲ھ (۵ جنوری ۶۳۴ء) ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاصؓ ابو عبیدہؓ کے لشکر میں شامل ہونے کے لئے مدینہ سے روانہ ہوئے۔

۷ ذی قعدہ ۱۲ھ (۱۳ جنوری ۶۳۴ء) سعید بن عامرؓ ۷۰۰ افراد کے ہمراہ مدینہ سے شام کی جانب روانہ ہوئے۔

۸ ذی قعدہ ۱۲ھ (۱۴ جنوری ۶۳۴ء) حمزہ بن مالک ہمدانیؓ یمن کے ۱۳۰۰۰ افراد کے ہمراہ مدینہ آئے۔

۱۵ ذی قعدہ ۱۲ھ (۲۱ جنوری ۶۳۴ء) حمزہ بن مالکؓ اپنی جماعت کے ہمراہ شام روانہ ہوئے۔

خالدؓ بن ولید اور رومیوں، ایرانیوں اور ان کے وفادار بدو قبائل کے مابین جنگ فراض ہوئی۔

۱۷ ذی قعدہ ۱۲ھ (۲۳ جنوری ۶۳۴ء) ابو اعور سُلمیؓ شام کے جہاد میں

شمولیت کے لئے مدینہ آئے۔

۲۰ ذی قعدہ ۱۲ھ (۲۶ جنوری ۶۳۴ء) معن بن یزید سُلمی (نجد سے مدینہ آئے۔

۲۱ ذی قعدہ ۱۲ھ (۲۷ جنوری ۶۳۴ء) ہاشم بن عتبہؓ جابیہ میں ابو عبیدہؓ سے جا ملے۔

۲۵ ذی قعدہ ۱۲ھ (۳۱ جنوری ۶۳۴ء) خالدؓ حج کے لئے خفیہ طور پر فراض سے مکہ روانہ ہوئے۔ خلیفۂ رسول ابو بکرؓ صدیق حج کے لئے مدینہ سے مکہ روانہ ہوئے۔ خالدؓ کا لشکر فراض سے حیرہ کی جانب روانہ ہوا۔

۳ ذی الحجہ ۱۲ھ (۸ فروری ۶۳۴ء) خالدؓ بن سعید بلقاء (اُردن) پہنچے۔

۷ ذی الحجہ ۱۲ھ (۱۲ فروری ۶۳۴ء) خلیفۂ رسول ابو بکرؓ صدیق حج کے لئے مکہ پہنچے۔

۱۴ ذی الحجہ ۱۲ھ (۱۹ فروری ۶۳۴ء) خلیفۂ رسول ابو بکرؓ صدیق مکہ سے واپس مدینہ روانہ ہوئے۔

۲۳ ذی الحجہ ۱۲ھ (۲۸ فروری ۶۳۴ء) خالدؓ حج کے بعد واپس حیرہ پہنچے اور ان کا لشکر فراض سے حیرہ پہنچا۔

۲۴ ذی الحجہ ۱۲ھ (یکم مارچ ۶۳۴ء) جنگ عربہ و داثن (فلسطین میں) لڑی گئی۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

۲۶ ذی الحجہ ۱۲ھ (۳ مارچ ۶۳۴ء) خلیفۂ رسول ابو بکرؓ صدیق مدینہ پہنچے۔

۲۷ ذی الحجہ ۱۲ھ (۴ مارچ ۶۳۴ء) شام کی فتوحات کے سلسلہ میں عمروؓ بن عاص کو ان کے لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا گیا۔

۳ محرم ۱۳ھ (۹ مارچ ۶۳۴ء) عمروؓ بن عاص مدینہ سے فلسطین روانہ ہوئے۔

۴ محرم ۱۳ھ (۱۰ مارچ ۶۳۴ء) خالد بن سعیدؓ کو مرج الصفر (شام) میں شکست ہوئی۔

۷ محرم ۱۳ھ (۱۳ مارچ ۶۳۴ء) عربہ وداثن کی جنگ میں کامیابی کی خبر مدینہ پہنچی۔

۲۰ محرم ۱۳ھ (۲۶ مارچ ۶۳۴ء) خالدؓ بن سعید کی شکست کی خبر مدینہ پہنچی۔

۲۱ محرم ۱۳ھ (۲۷ مارچ ۶۳۴ء) خلیفۂ رسولؐ ابو بکرؓ صدیق نے خالدؓ بن ولید کو لکھا کہ وہ عراق سے شام کے لئے روانہ ہوں۔

۸ صفر ۱۳ھ (۱۳ اپریل ۶۳۴ء) خالدؓ بن ولید حیرہ سے شام کی جانب روانہ ہوئے۔ اسلامی لشکروں کی پیش قدمی۔

۱۹ صفر ۱۳ھ (۲۴ اپریل ۶۳۴ء) خالدؓ بن ولید مرج الصفر پہنچے اور غسانیوں پر ان کے (تہوار) ایسٹر کے دِن حملہ آور ہوئے۔

۲۵ ربیع الاول ۱۳ھ (۳۰ مئی ۶۳۴ء) خالدؓ بن ولید بُصریٰ فتح کرتے ہیں۔

اواخر ربیع الاول ۱۳ھ (اواخر مئی ۶۳۴ء) مثنیٰؓ بن حارثہؓ نے عراق کی جنگ بابل میں بہمن جادویہ کو شکست دی۔

۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۳ھ (۲۹ جولائی ۶۳۴ء) اجنادین (فلسطین) میں خالدؓ بن ولید نے وردان کے مقابلہ میں فتح حاصل کی۔

۷ جمادی الآخرہ ۱۳ھ (۸ اگست ۶۳۴ء) خلیفۂ رسولؐ ابو بکرؓ صدیق بیمار ہو گئے۔

۱۱ جمادی الآخرہ ۱۳ھ (۱۲ اگست ۶۳۴ء) مثنیٰؓ عراق کی فتوحات کے بارے میں خلیفۂ رسولؐ ابو بکرؓ صدیق سے بات چیت کرنے کے لئے عراق سے مدینہ روانہ ہوئے۔

۱۷ جمادی الآخرہ ۱۳ھ (۱۸ اگست ۶۳۴ء) مرج الصفر میں خالدؓ بن ولید نے درنجار رومی کے مقابلہ میں فتح حاصل کی۔

☆☆☆☆

باب 4

# عہد صدیقی میں فتوحات

علامہ ابن خلدون اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں:

**ابتدائی مشکلات:** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد سقیفہ میں جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا، مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم نے بالاتفاق حضرت ابو بکرؓ صدیق کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ بشرطِ صحت روایت کسی نے بیعت سے تخلف نہ کیا۔[1]

## مہم (۱)... جیشِ اُسامہ کی روانگی

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

حضرت ابو بکرؓ نے اپنی خلافت میں سب سے پہلا کام جو کیا، وہ لشکر اُسامہؓ کو روانہ کرنا تھا۔ اگرچہ اس وقت تقریباً اکثر عرب مرتد ہو گئے تھے۔ اکثر قبائل کے قبائل اسلام سے پھر گئے تھے۔ ایسے قبیلے بہت کم تھے، جن میں شاذ مرتد ہوئے تھے۔ ہر طرف نفاق کی تاریکی چھا گئی تھی۔ مخالف ہواؤں کے جھونکے چل رہے تھے۔ ارتداد کی سیاہ گھٹائیں اُمڈی چلی آرہی تھیں۔ مسلمان غریب ایسی شب تاریک میں اپنی قلت جماعت و کثرت اعداء سے حیران و پریشان ہو رہے تھے۔ لیکن بایں ہمہ

[1] تاریخ ابن خلدون (حصہ اول) رسولؐ اور خلفائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم باب ۱۱ ص ۱۸۱

نہایت استقلال سے حضرت ابو بکرؓ نے لوگوں کو حضرت اُسامہؓ کے ساتھ روانگی کا حکم دیا۔

حضرت اُسامہؓ نے اس خیال سے کہ شاید کوئی اہم امر پیش نہ آ جائے، حضرت عمرؓ کو حضرت ابو بکرؓ کے پاس واپس کیا۔ انصارؓ نے حضرت عمرؓ کی زبانی خلیفۃ المسلمین سے یہ کہلا بھیجا کہ ایسی حالت میں لشکر کی روانگی مناسب نہیں۔ بہتر ہو گا یہ امر آئندہ کسی مناسب وقت پر موقوف رکھا جائے اور اگر روانگی لشکر ضروری سمجھی جائے تو حضرت اُسامہؓ سے زیادہ کسی معمر اور آزمودہ کار کو ہمارا سردار مقرر کیجیے۔

حضرت عمرؓ نے جس وقت انصارؓ کا یہ پیام حضرت ابو بکرؓ کے گوش گزار کیا تو حضرت ابو بکرؓ اُٹھ کھڑے ہوئے، پھر بیٹھ گئے اور کہنے لگے:

"میں رسول اللہ ﷺ کے حکم کو نہیں ٹال سکتا۔ اگر مجھے کسی امر کا خوف ہوتا کہ مجھے مدینہ میں کوئی درندہ آکر پھاڑ ڈالے گا یا کوئی مجھے لوٹ لے جائے گا، تو بھی میں اُسامہؓ کو روانہ کرتا۔ کس کے منہ میں دانت ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے خلاف کرے۔ جس کو وہ مقرر کر جائیں، اس کو موقوف کرے۔ میں جب تک اُسامہؓ کو نہ روانہ کرلوں، ہرگز ایک لحظہ قرار نہ پاؤں گا۔"

**حضرت ابو بکرؓ کی حضرت اُسامہؓ کو ہدایات:** یہ کہہ کر حضرت عمرؓ کا ہاتھ پکڑے ہوئے اُٹھے اور حضرت اُسامہؓ کے ساتھ ساتھ مدینہ سے

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

نکلے۔ حضرت اُسامہؓ سے اثناء راہ میں حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا:

"میں تم کو ان چند باتوں کی ہدایت کرتا ہوں، ان کو تم یاد کر لو: یہ کہ خیانت نہ کرنا، جھوٹ نہ بولنا، بدعہدی نہ کرنا، بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو قتل نہ کرنا۔ کسی پھل دار درخت کو نہ اکھیڑنا اور نہ جلانا اور نہ کاٹنا۔ کھانے کے سوا بکری، گائے اور اونٹ کو ظلماً نہ ذبح کرنا۔ کسی قوم کے پاس پہنچ کر ان کو نرمی سے اسلام کی طرف بلانا اور جب کسی سے ملو، تو اس کے حفظِ مراتب کا خیال رکھنا۔ لیکن جو شخص اسلام کی مخالفت کرے، اس کی بے تامل گردن مار دینا۔ اور جب کھانا شروع کرو تو اللہ کا نام لے کر کھانا۔ اے اُسامہؓ! ان کل کاموں کو کرنا، جن کا حکم رسول اللہ ﷺ نے تم کو دیا ہے، اس میں کچھ کمی نہ کرنا اور نہ زیادتی۔ جاؤ! اللہ کے نام پر اللہ کی راہ میں کفار سے لڑو۔"[1]

حضرت ابو بکرؓ صدیق اس قدر باتیں سمجھا کر جرف سے واپس آئے اور حضرت اُسامہؓ نے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا، دارون و بلقاء میں پہنچ کر لڑائی چھیڑ دی۔ چالیس (۴۰) دن اور بعض کہتے ہیں کہ ستر (۷۰) دِن کے بعد بے شمار لاتعداد مالِ غنیمت و قیدیوں کو لے کر واپس آئے۔

حضرت اُسامہؓ کی یہ روانگی اور ان کی لڑائی مسلمانوں کے حق میں

---

[1] تاریخ ابن خلدون حصہ اول ص ۱۸۳

بے حد مفید ثابت ہوئی۔ عربوں کا خیال بدل گیا۔ بہت سی باتیں جن کو وہ کرنے والے تھے، اس واقعہ سے ڈر کر خاموش ہو رہے۔[1]

**عہد صدیقیؓ کی پہلی خوش خبری:** حضرت ابو بکرؓ صدیق نے ربیع الاول ۱۱ھ کے آخری حصہ میں حضرت اُسامہؓ کی مہم روانہ کی۔ اور اسی زمانہ میں ان کو اسود عنسی کے قتل کی اطلاع ملی۔ حضرت اُسامہؓ کے جانے کے بعد یہ پہلی فتح کی بشارت تھی، جو حضرت ابو بکرؓ کو مدینہ میں ملی۔

اسود عنسی کے قتل کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی صحابہؓ کو بشارت

وصال مبارک سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ کو بشارت دی کہ اللہ نے اسود الکذاب العنسی کو ہلاک کر دیا۔ اسے تمہارے ایک سچے دین دار بھائی نے قتل کیا ہے۔[2]

**اسود عنسی کے خروج کی مدت:** (۱) ابن سخر سے مروی ہے کہ اسود عنسی کے خروج سے اس کے قتل تک تین ماہ کی مدت گذری۔

(۲) ضحاک بن فیروز سے مروی ہے کہ کہف خبان میں اس کے خروج سے قتل ہونے تک چار ماہ گذرے تھے۔ پہلے اس نے اپنی تحریک کو پوشیدہ رکھا، بعد میں اسے ظاہر کیا۔

**اسود عنسی کا خروج کہاں سے ہوا تھا؟** اسود عنسی کا نام عبہلہ بن کعب

---

1 تاریخ ابن خلدون حصہ اول ص ۱۸۲،

2 تاریخ طبری ج ۲ حصہ دوم ص ۵۰

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

اور لقب ذوالحمار تھا۔ مقام کہف حنار میں پیدا ہوا۔ آخر میں نبوت کا دعویٰ کر بیٹھا۔ اسود عنسی کو اہل مذحج و نجران والوں نے قبول کر لیا۔ اور وہاں سے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے عاملوں کو نکال کر سات سو سواروں کو لے کر صنعاء کی طرف بڑھا۔ وہاں کے عامل حضرت شہر ابن باذانؓ نے اس کا مقابلہ کیا۔ اسود عنسی نے حضرت شہر ابن باذانؓ کو شکست دے کر شہید کر دیا اور ان کی بیوی سے نکاح کر لیا۔ صنعاء و حضر موت کے درمیان اعمال طائف تک اور عدن کی طرف سے بحرین تک کا علاقہ اپنے قبضہ میں لے لیا۔

**حضرت فیروزؓ اور اسود عنسی:** اسی اثناء میں جب کہ اسود عنسی کو ملک یمن پر ایک حکومت حاصل ہو گئی اور اس نے شہر ابن باذان کو شہید کرنے کے بعد ان کی بیوی آزاد کو اپنے گھر میں ڈال لیا۔ یہ حضرت فیروزؓ کی چچازاد بہن تھی اور دودھ شریک بہن بھی بنتی تھی۔ حضرت فیروزؓ کو اسود کی یہ حرکتیں پسند نہ آئیں۔ حضرت فیروزؓ اپنی چچازاد بہن آزاد، زوجہ اسود عنسی کے پاس گئے اور انہوں نے اسود عنسی کے قتل کرا دینے کا وعدہ کیا۔ اسود کی بیوی آزاد نے تجویز یہ دی کہ محل کے اندر ایک پوشیدہ مقام پر دیوار میں اندر سے نقب بنا لیں اور پھر باہر سے رات کو دیوار میں اس جگہ نقب لگا کر محل میں داخل ہو جائیں اور اس کو قتل کر دیں۔

**اسود عنسی کا خاتمہ:** پروگرام کے مطابق حضرت فیروزؓ نے موقع پا کر پہلے محل کے اندر پوشیدہ نقب کھودی اور اوپر پردہ لٹکوا دیا۔ اور ایک

رات موقع پا کر حضرت فیروزؓ اور قیس دادویہ اسود کے محل میں نقب لگا کر گھس گئے۔ اس کو سوتے ہوئے پایا اور اس کو دبوچ کر ذبح کر ڈالا۔ یہاں تک کہ فجر کا وقت ہو گیا۔ اذان ہوئی۔ حضرت وبر بن نخیسؓ نے نماز پڑھائی۔ فجر کی نماز کے بعد اسود کے قتل کی خبر مشہور ہوئی تو اس کے متبعین نکل پڑے۔ شہر میں ایک ہل چل مچ گئی۔ مسلمانوں اور اسود کے پیروکاروں میں تھوڑی دیر تک لڑائی ہوئی۔ مسلمانوں نے ایک بلند عمارت سے اسود عنسی کا سر دکھایا کہ وہ قتل ہو چکا ہے۔ آخر کار اس کے پیروکار جو کچھ ان کے ہاتھ میں تھا، اس کو بھی وہ چھوڑ کر بھاگ گئے۔

صنعاء و نجران مرتدین و مبتدعین سے خالی ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ کے عمال حسب سابق اپنے اپنے مضافات کی طرف چلے گئے۔ صنعاء کی امارت کے لئے سب لوگوں نے حضرت معاذ بن جبلؓ کے امیر ہونے پر اتفاق کر لیا اور ان کے پیچھے نماز پڑھی۔

اس واقعہ سے فراغت پا کر ان لوگوں نے ایک قاصد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں روانہ کیا۔ لیکن اس کے پہنچنے سے پہلے آپ ﷺ کو بذریعہ وحی اس کی خبر ہو گئی اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ شب گذشتہ کو اسود عنسی مارا گیا۔ اس کو ایک مرد مبارک فیروزؓ نامی نے قتل کیا ہے۔ لیکن جب قاصد مدینہ پہنچا تو آنحضرت ﷺ کا وصال ہو چکا تھا۔[1]

---

1 تاریخ ابن خلدون حصہ اول ص ۱۶۵

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

اس طرح عہد صدیق اکبرؓ میں یہ فتح کی پہلی بشارت تھی، جو حضرت ابو بکرؓ کو مدینہ میں ملی۔ (تاریخ طبری ج ۲ ص ۵۰)

## مہم (۲)...مرتدین سے دوسری لڑائی

رسول اللہ ﷺ کے وصال مبارک کے بعد پہلی لڑائی اسود عنسی کے پیروکاروں سے یمن میں ہوئی۔ اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ کی لڑائی خارجہ بن حصین اور منظور بن زمانی بن یسار سے غطفان میں ہوئی۔[1]

**ارتداد کی وبا:** اس زمانہ میں جب حضرت اُسامہؓ رومیوں سے لڑ رہے تھے، حضرت ابو بکرؓ بالکل خاموشی کی حالت میں حالات کا جائزہ لیتے رہے۔ اگرچہ عربوں کے مرتد ہونے کی خبریں وقتاً فوقتاً آتی رہیں۔ آخر ردت کی یہ نوبت پہنچ گئی کہ ادھر سوائے قبیلہ قریش و ثقیف کے کل قبائل عرب عام طور سے کل یا بعض مرتد ہو گئے۔ اور ادھر مسیلمہ کذاب کے کاموں میں ایک گونہ استحکام پیدا ہو گیا۔ طلیحہ کے پاس قبائل طے اور اسد کا ایک خاصہ گروہ جمع ہو گیا۔ غطفان مرتد ہو گئے۔ بنو ہوازن نے ان سے اتفاق کیا۔ صدقہ بند کر دیا۔ سلیم کے خاص خاص لوگ اسلام سے پھر گئے۔

علیٰ ہذا ہر مقام پر اکثر آدمی ارتداد کی بلائے بد میں مبتلا ہو گئے۔

---

1 تاریخ طبری ج ۲ ص ۵۲

یمن، یمامہ، بنی اسد اور ہر ایک مقام کے امراء و نوابین کے قاصد عرب کے عام طور سے مرتد ہونے کی خبریں لانے لگے۔ حضرت ابو بکرؓ صدیق نہایت استقلال و مضبوطی سے ان کل خبروں کو سُن کر خطوط اور نامہ بروں سے محاربہ کرتے رہے اور ان کی سرکوبی کے لئے حضرت اُسامہؓ کی واپسی کے منتظر تھے۔ (ابن خلدون حصہ اول ص ۱۸۲، طبری)

**منکرین زکوٰۃ و نماز:** قبیلہ عبس و ذبیان جوشِ مردانگی سے ابل پڑے۔ عبس، ابرق اور ذبیان ذی القصہ میں آ اُترے۔ ان کے ساتھ کچھ لوگ بنی اسد و بنی کنانہ کے بھی تھے۔ ان لوگوں نے متفق ہو کر چند آدمیوں کو بطور وفد حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں بھیجا۔

چنانچہ انہوں نے بمقابلہ معززین مدینہ نماز کی کمی اور زکوٰۃ کی معافی کی درخواست کی۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا:

> "واللہ! اگر ایک عقال (جس رسی سے اونٹ کے پاؤں باندھتے ہیں) نہ دیں گے، تو میں ان سے جہاد کروں گا اور پانچ وقت کی نماز میں سے ایک رکعت کی بھی کمی نہ کی جائے گی۔"[1]

**مدینہ پر حملہ کرنے والوں کا تعاقب:** مرتدین کے وفود یہ خشک جواب سُن کر اپنے گروہ میں واپس آئے اور مسلمانوں کی قلیل تعداد سے آگاہ کیا۔ عبس و ذبیان اس خبر کے سنتے ہی مارے خوشی کے جامہ سے

[1] تاریخ ابن خلدون حصہ اول ص ۱۸۲، طبری

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

باہر ہو گئے۔ اسی وقت بلا پس و پیش مدینہ پر حملہ کر دیا۔ لیکن ان کے حملہ کرنے سے پہلے حضرت ابو بکرؓ نے یہ انتظام کر رکھا تھا کہ گشت پر حضرت علیؓ و زبیرؓ و طلحہؓ و عبد اللہ بن مسعودؓ کو مقرر کر دیا تھا۔ اور جو لوگ مدینہ میں موجود تھے، ان کو مسجد نبوی کے سامنے یک جا کر رکھا تھا۔

جس وقت عبس و ذبیان نے اسلامی گشت پر حملہ کیا، حضرت ابو بکرؓ نے اس واقعہ سے مطلع ہوتے ہی مسلمانانِ مدینہ کو ان کی کمک پر بھیج دیا۔ مرتدین کو شکست ہوئی۔

اسلامی لشکر ذی خشب تک ان کے تعاقب میں گیا۔ اس کے بعد مرتدین دوسرے راستہ سے بانسری و دف بجاتے زمین پر پاؤں پٹکتے طرح طرح کی حرکات و تماشے کرتے ہوئے لوٹے۔ جس سے اسلامی لشکر کے اونٹ بھڑک اُٹھے۔ مسلمانوں نے اونٹوں کو ہر چند پھیرنا چاہا، لیکن اونٹوں کو روک نہ سکے اور مدینہ کے قریب پہنچ گئے۔

## مہم (۳)...دفاعِ مدینہ...مرتدین کو شکست

مرتدین نے یہ سمجھ کر کہ مسلمانوں کو شکست ہو گئی، اہل ذی قصہ کو مدینہ پر حملہ کے لیے کہلا بھیجا۔ ادھر حضرت ابو بکرؓ خود مقابلہ کے قصد سے مسلح ہو کر نکلے۔ میمنہ پر حضرت نعمانؓ بن مقرن کو اور میسرہ پر حضرت عبد اللہ بن مقرنؓ اور ساقہ پر حضرت سویدؓ بن مقرن کو مقرر کر

کے فجر کی نماز اول وقت پڑھ کر مرتدین پر حملہ آور ہوئے۔ دوپہر نہ ہونے پائی تھی کہ اللہ جل شانہ' نے مسلمانوں کو فتح نصیب کی۔ مرتدین میدانِ جنگ سے بھاگ نکلے۔ بنی اسد سے حبال مارا گیا۔

ظہر کے وقت حضرت نعمانؓ چند مسلمانوں کے ساتھ مالِ غنیمت لے کر مدینہ واپس ہوئے اور حضرت ابو بکرؓ مرتدین کے تعاقب میں ذی قصہ تک بڑھتے چلے گئے۔ اس اثناء میں بنو ذبیان و عبس نے موقع پر حضرت نعمانؓ پر دفعتہً حملہ کر کے مالِ غنیمت کو لوٹ لیا اور جس قدر مسلمان سامنے آئے، انہیں شہید کر ڈالا۔

حضرت ابو بکرؓ جب تعاقب سے واپس آئے اور اس واقعہ کو سنا تو انہوں نے قسم کھالی کہ جس قدر مرتدین و مشرکین نے مسلمانوں کو مارا ہے، اتنے ہی آدمیوں کو میں ان میں سے ماروں گا اور جب تک دشمنانِ خدا سے اس کا بدلہ نہ لے لوں گا، آسائش سے نہ بیٹھوں گا۔ غرضیکہ حضرت ابو بکرؓ اسی ارادے میں تھے کہ مدینہ میں اطراف و جوانب ممالک سے صدقات آگئے اور حضرت اُسامہؓ بھی مالِ غنیمت لئے آپہنچے۔[1]

## مہم (۴)... عبس اور ذبیان کی سرکوبی

حضرت ابو بکرؓ صدیق نے اسی وقت حضرت اُسامہؓ کو مدینہ میں اپنا

---

[1] تاریخ ابن خلدون حصہ اول ص ۱۸۳

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

قائم مقام (نائب) مقرر کر کے لشکر اسلام کو مرتب کیا اور لشکر کو لے کر ذی خشب و ذی قصہ کی طرف پیش قدمی فرمائی۔ ابرق پہنچ کر عبس و ذبیان و بنو بکر (کنانہ) ثعلبہ بن سعد اور ان کے ہمراہیوں سے مقابلہ ہو گیا۔ فریقین نے کشت و خون کا بازار گرم کر دیا۔ انجام کار مرتدین شکست کھا کر بھاگے۔ مسلمانوں نے ان کو شمشیر و نیزہ پر رکھ لیا اور ایک کثیر جماعت ان میں سے ماری گئی۔

اس واقعہ کے بعد ابرق میں حضرت ابو بکرؓ نے چند روز قیام کر کے بنو ذبیان کو ان مقامات سے بالکل بے دخل کر کے مسلمانوں کے قبضہ میں دے دیا اور خود مدینہ واپس آ گئے۔ (تاریخ ابن خلدون حصہ اول ص ۱۸۳)

## عہد نبویؐ میں صوبوں کے گورنروں کا تقرر

بوقت وصال مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تقرریاں فرمائیں:

| | عامل (گورنر) | علاقہ |
|---|---|---|
| ۱ | حضرت عتابؓ بن اسید | مکہ و بنی کنانہ |
| ۲ | حضرت عثمانؓ بن ابی العاص | طائف اور اس کے متعلقات |
| ۳ | حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل | عجز ہوازن |
| ۴ | حضرت عمروؓ بن حزم [1] | نجران مع اس کے متعلقات |

[1] نماز پڑھانے پر مقرر ہوئے۔ (ابن خلدون حصہ اول ص ۱۸۴)۔

| | عامل (گورنر) | علاقہ |
|---|---|---|
| | حضرت ابو سفیانؓ صخر بن حرب[1] | نجران مع اس کے متعلقات |
| ۵ | حضرت خالدؓ بن سعید بن العاص | مابین زمع و زبید بحران تک |
| ۶ | حضرت عامرؓ بن شہر ہمدانی | ہمدان |
| ۷ | حضرت فیروزؓ دیلمی | صنعاء |
| ۸ | حضرت یعلیٰؓ بن امیہ | جند |
| ۹ | حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ | مارب |
| ۱۰ | حضرت طاہرؓ بن ابی ہالہ | اشعر میں وعک پر |
| ۱۱ | حضرت زیادؓ بن لبید بیاضی | حضر موت |
| ۱۲ | حضرت عکاشہؓ بن ثور بن اصغر غوثی | حضر موت |
| ۱۳ | حضرت مہاجرؓ بن ابی امیہ[2] | کندہ |
| ۱۴ | حضرت معاذؓ بن جبل[3] | یمن |

[1] صدقات پر مقرر ہوئے۔(ابن خلدون حصہ اول ص ۱۸۴)
[2] حضرت مہاجرؓ بن ابی امیہ کو حضور ﷺ نے کندہ کا عامل مقرر فرمایا تھا، لیکن آپ ﷺ کی علالت وانتقال کی وجہ سے وہ کندہ نہ جاسکے اور حضرت زیادؓ بن لبید ان کی قائم مقامی میں کام انجام دیتے رہے۔(ابن خلدون حصہ اول ص ۱۸۴)
[3] حضرت معاذؓ کل ملک یمن میں ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں دورہ کرتے اور قرآن کریم کی تعلیم دیتے تھے۔(ابن خلدون حصہ اول ص ۱۸۴)

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

## مہم (۵)... قیس بن عبد یغوث کا صنعاء پر قبضہ اور اس کی سرکوبی

آنحضرت ﷺ کے زمانہ حیات میں اہل یمن، اسود عنسی کی وجہ سے مرتد ہو گئے تھے، جن کی اصلاح آپ ﷺ نے پہلے نامہ وپیام سے فرمائی۔ آخر الامر اسی زمانہ میں اسود مارا گیا اور یمن میں پھر اسلام کا دور دورہ ہو گیا تھا۔ لیکن جب آنحضرت ﷺ کے وصال کی خبر اہل یمن کو پہنچی تو وہ بھی دیگر عربوں کی طرح پھر مرتد ہو گئے۔

فالہ جو عنسی کے لشکر میں تھا، وہ پہلے ہی عنسی کے مارے جانے کے بعد مابین نجران و صنعاء کے مسلمانوں کے خلاف لوگوں کو برانگیختہ کر رہا تھا۔ عمرو بن معدی کرب قیس بن عبد یغوث بن مکشوح وغیرہ کے مرتد ہو جانے سے یمن کی ہوا بالکل بگڑ گئی۔ قیس بن عبد یغوث نے ابناءِ حضرت فیروزؓ و داودیہ و خشنش کو حیلے سے اس غرض سے ان سب کو قتل کرنے کی کوشش کی کہ ان کے بعد صنعاء پر اس کا تسلط کلی حاصل ہو جائے گا۔ لیکن مصلحتاً کھلم کھلا بر سر میدان خود تو نہ آیا، فالہ سے کہلا بھیجا کہ موقع مناسب ہے۔ عنسی کا لشکر لے کر ابناءِ حضرت فیروزؓ پر حملہ کر کے صنعاء پر قبضہ حاصل کر لینا چاہیے۔ میں بھی تیری مدد کو تیار ہوں۔

جب حضرت فیروزؓ کو فالہ کی تیاری کا حال معلوم ہوا تو انہوں نے قیس سے مدد چاہی۔ قیس نے اظہار محبت سے ان کو نصیحتیں کیں اور دھوکہ سے قتل کرنے کی غرض سے ان کی دعوت کی۔ اتفاق سے داداویہ

پر اس کو کامیابی حاصل ہو گئی۔ اور حضرت فیروزؓ و خشنش جنگی حکمت عملی سے وہاں سے نکل گئے۔ قیس نے ان کا تعاقب کیا لیکن یہ جبل خولان میں اپنے ماموں کے پاس پناہ گزیں ہو گئے۔ قیس نے لوٹ کر صنعاء پر قبضہ کر لیا اور فالہ بھی عنسی کا لشکر لئے ہوئے اس سے آ کر مل گیا۔[1]

**قیس بن عبد یغوث کی شکست و فرار:** حضرت فیروزؓ و خشنش نے اس واقعہ سے حضرت ابو بکرؓ صدیق کو مطلع کیا۔ جناب موصوف نے حضرت فیروزؓ کو بدستور ولایت صنعاء پر قائم رکھ کر حضرت طاہرؓ بن ابی ہالہ و حضرت عکاشہؓ بن ثور و ذی الکلاع سمیفع و ذی ظلیم حوشب و ذوی بتان شہر کو ان کی امداد کو لکھا۔ اور اسلامی لشکر ظفر پیکر کے بھیجنے کا وعدہ کیا۔

حضرت فیروزؓ کے پاس جب حضرت طاہرؓ و عکاشہؓ وغیرہ کے مل جانے سے ایک معقول جمعیت ہو گئی تو اس وقت وہ قیس کے مقابلہ پر نکلے۔ قیس نے سُن کر پہلے یہ انتظام کیا کہ حضرت فیروزؓ کے عیال و اطفال کے دو گروہ کر کے ایک کو عدن کی طرف بھیجا تا کہ براہِ دریا جلا وطن کر دیئے جائیں اور دوسرے گروہ کو خشکی کی طرف اس غرض سے روانہ کر دیا تا کہ بیابان و صحرا میں آوارہ و پریشان ہو کر جس طرف چاہیں چلے جائیں۔ اس کے بعد عنسی کا لشکر اور قبائل مرتدہ کو لے کر حضرت فیروزؓ سے لڑنے کے لئے چلا۔

---

[1] تاریخ ابن خلدون حصہ اول ص ۱۸۴

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

حضرت فیروزؓ کے لکھنے پر بنی عقیل بن ربیعہ وعک نے لڑکوں کو چھین لیا اور ان کے ساتھ جو قیس کے آدمی تھے، ان کو بھی قتل کر کے حضرت فیروزؓ سے آملے۔ اور ان کے ہمراہ ہو کر قیس سے لڑے۔ یہ لڑائی صنعاء کے باہر ایک کھلے میدان میں ہوئی۔ فریقین میں شبانہ روز لڑائی قائم رہنے کے بعد قیس کو شکست ہوئی۔ وہ بھاگ کر اسی مقام پر چلا جہاں پر فالہ کے ساتھ تھا۔

**عمرو بن معدی کرب:** اس کے بعد قیس کے ساتھ عمرو بن معدی کرب بھی آکر مل گیا۔ یہ اسی زمانہ میں مرتد ہو گیا تھا جس وقت کہ اسود عنسی نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ حضرت فردہؓ بن مسیک اور قیس اور یہ تقریباً ایک ہی زمانہ میں مسلمان ہوئے تھے۔

آنحضرت ﷺ نے قیس کو قبلِ اسلام عمرو بن معدی کرب، صدقاتِ مراد پر متعین فرمایا تھا۔ اور عمرو بن معدی کرب اپنی قوم سعد العشیرہ سے علیحدہ ہو کر زبید کے ساتھ حاضر خدمت اقدس ہو کر ایمان لایا تھا۔ جب اسود نے نبوت کا دعویٰ کر کے بغاوت اختیار کی اور مدلج نے اس کا اتباع کیا تو عمرو بن معدی کرب بھی من جملہ انہیں لوگوں میں سے تھا۔ لیکن حضرت فردہؓ مع اپنے ہمراہیوں کے اسلام پر ثابت قدم رہے اور اسی وقت اسود عنسی نے عمرو بن معدی کرب کو اپنا نائب بنالیا تھا۔

## مہم (۶)...بنی عمرو بن معاویہ کی سرکوبی

اسی زمانہ میں کندہ بھی مرتد ہو کر اسود عنسی کے تابع ہو گئے تھے۔ ان کے مرتد ہونے کی علت یہ ہوئی تھی کہ حضرت زیادؓ کندی (جو ان سے صدقات وصول کرنے پر متعین تھے) بنی عمرو[1] بن معاویہ (کندہ) میں ایک روز صدقات وصول کرنے کو گئے۔ بنی عمرو بن معاویہ نے باوجود صدقات واجب ہونے کے ان کو دینے سے انکار کیا۔ حضرت زیادؓ نے ان پر حملہ کر کے ان کو شکست دی۔ اس وجہ سے کل بنی عمرو بن معاویہ اس واقعہ سے برہم ہو کر صدقہ دینے سے منکر ہوئے اور مرتد ہو گئے۔

حضرت شراجیلؓ بن اسمط نے اپنی قوم بنی عمرو بن معاویہ کو صدقہ سے انکار اور مرتد ہونے سے بہت روکا۔ لیکن انہوں نے جب ان کی نہ سُنی تو حضرت شراجیلؓ مع اپنے لڑکوں کے حضرت زیادؓ سے آملے اور یہ بیان کیا کہ

"بنی عمرو بن معاویہ سے بعض سکاسک و حضرموت و ابضعہ و جمد و مشرح و مخوس اور ان کی بہن عمروہ نے سازش کر لی ہے۔ اگر آپ

---

1 بنی عمرو بن معاویہ کدنہ کا ایک چھوٹا سا قبیلہ تھا۔ اس لڑائی اور ارتداد کا بانی مبانی عداء بن صحر برادر شیطان بن حجر ہے۔ حضرت زیادؓ نے اس کا اونٹ بار برادری کے لئے پکڑ لیا تھا، جس پر عداء بن حجر نے بے حد شور و غل مچا کر لوگوں کو حضرت زیادؓ کی مخالفت پر ابھار دیا اور سب کے سب مرتد ہو گئے۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

نے ان کو ایک دِن کی بھی مہلت دے دی تو پھر ان پر کامیابی
حاصل کرنی دشوار ہو جائے گی۔"

حضرت زیادؓ نے یہ سُن کر اسی وقت ان پر حملہ کر دیا اور ایک خونریز لڑائی کے بعد مرتدین گروہ کو منتشر کر کے مالِ غنیمت اور قیدیوں کو لے کر واپس ہوئے۔ اثناء راہ میں بنی حرث بن معاویہ سے ملاقات ہو گئی۔ قیدیوں کی عورتوں نے بنی حرث سے فریاد کی۔ جس سے بنی حرث کی رگ حمیت جوش میں آگئی اور اس نے غفلت کی حالت میں حضرت زیادؓ پر حملہ کر کے کل قیدیوں کو چھڑا لیا۔ اس کے بعد کل بنی معاویہ اور سکاسک و حضر موت سے ان کے مطیع ہوئے تھے۔ سب کے سب جمع ہو کر ارتداد پر قائم رہے۔

## مہم (۷)... معرکہ اعلاب... مرتدین کی سرکوبی

حضرت ابو بکرؓ صدیق پہلے تو اہل ردت سے نامہ و پیام سے محاربہ کرتے رہے۔ مہاجرینؓ و انصارؓ کو ان کی سرکوبی کو نہ بھیجا۔ لیکن جب انہوں نے یہ دیکھا کہ مرتدین کی جمعیت یوماً فیوماً بڑھتی جاتی ہے اور دیگر امور سے ان کو ایک گونہ اطمینان بھی حاصل ہو گیا، تب موصوف الصدر نے حضرت عتابؓ بن اُسید کو مکہ اور حضرت عثمانؓ بن ابی العاص کو طائف میں لکھا کہ جس قدر لوگ اسلام پر ثابت قدم ہیں اور وہ بفضلہ تعالیٰ اس

وقت تک مرتد نہیں ہوئے، ان کو لے کر مرتدین پر حملہ کر دو۔

چنانچہ تہامہ میں جو مرتدین مدلج و خزاعہ کا گروہ جمع ہو رہا تھا، ان کو حضرت عتابؓ بن اُسید نے جنگ کر کے متفرق کر دیا۔ اور جس قدر لوگ ازود خشعم و بجیلہ کے شنواۃ میں موجود تھے، ان کو حضرت عثمانؓ بن العاص[1] نے ان کے قبائل مرتدہ کی دیکھا دیکھی ایک گروہ عک و اشعرین کا بھی مرتد ہو کر اعلاب (راہ ساحل) میں جمع ہوا۔

حضرت طاہرؓ بن ابی ہالہ مع حضرت مسروقؓ عکی کے یہ سُن کر ان کی سرکوبی کو روانہ ہوئے۔ فریقین میں مقام اعلاب پر لڑائی ہوئی۔ میدانِ جنگ حضرت طاہرؓ کے ہاتھ رہا۔ عک و اشعرین کو شکست ہوئی۔ ان کے بے شمار آدمی مارے گئے۔ حضرت طاہرؓ بن ابی ہالہ نے اس واقعہ سے حضرت ابو بکرؓ کو مطلع کیا اور ان کے حکم کے انتظار میں لشکر لئے ہوئے ٹھہرے رہے۔ (تاریخ ابن خلدون حصہ اول ص ۱۸۶)

## مہم (۸)... اہل نجران سے معاہدہ کی تجدید

اہل نجران نے رسول اللہ ﷺ کے وصال کی خبر سن کر چالیس ہزار (۴۰۰۰۰) سواروں سے خروج کیا اور اپنے وفود (جمع ہے وفد کی

1 حضرت عثمانؓ بن العاص نے ازود خشعم و بجیلہ کی جماعت مرتدہ کے منتشر کرنے اور ان کے زیر کرنے کو ایک سریہ روانہ کیا تھا، جس کی افسری حضرت عثمانؓ بن ابی ربیعہ کے قبضہ میں تھی اور مرتدین کے گروہ کا سردار حمیضہ ابن النعمان تھا۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

بمعنی ڈیپوٹیشن) کو حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں بغرض تجدید عہد روانہ کیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے ایک جدید عہد نامہ لکھ کر ان کو دے دیا اور یہ بھی ظاہر کر دیا کہ عرب میں دو دین نہیں رہیں گے۔

## مہم (۹)... حضرت جریرؓ بن عبد اللہ کی یمن کو روانگی

ان واقعات کے بعد حضرت جریرؓ بن عبد اللہ واقرع دوبر بن بخینس واپس آئے، جن کو رسول اللہ ﷺ نے اسود عنسی کے خروج کے زمانہ میں روانہ فرمایا تھا۔ پھر حضرت ابو بکرؓ نے حضرت جریرؓ کو اس غرض سے یمن کی طرف واپس کیا کہ جو لوگ اسلام پر ثابت قدم ہیں، ان کو لے کر مرتدین سے لڑیں اور خشعم کو زیر کرکے جمعیت اسلام کی نگہداشت اور حفاظت کی خاطر نجران میں ٹھہرے رہیں۔

حضرت جریرؓ یہ حکم پاتے ہی پھر یمن واپس آئے۔ خشعم کے چند آدمیوں نے مقابلہ کیا۔ جن کو وہ قتل و قید کرکے نجران کی طرف چلے گئے۔ حضرت عثمانؓ بن ابی العاص والی طائف نے بحکم حضرت صدیق اکبرؓ بیس آدمیوں کو اپنے بھائی کی سرکردگی میں مخالیف[1] اہل طائف پر اور حضرت عتابؓ بن اسید مکہ و اعمال مکہ پر اپنے بھائی حضرت خالدؓ کی سرکردگی میں پانچ سو آدمیوں کو مقرر کرکے تا حکم ثانی منتظر رہے۔

[1] مخالیف جمع ہے مخالف کی۔ اہل عرب مخلاف اس مقام کو کہتے ہیں جہاں تبدیل آب و ہوا کے لئے اہل شہر جاتے ہیں۔

## مہم (۱۰)... نجران کی مہم اور کامیابی

جب یمن کی ابتری ردت کی حالت حد سے متجاوز ہو گئی اور کسی طرح اس کی بگڑی ہوئی کیفیت سلجھتی نظر نہ آئی، تب حضرت مہاجرؓ بن ابی امیہ حضرت ابو بکرؓ صدیق کے حکم سے یمن کی بغاوت فرو کرنے کے لئے یمن کی طرف بڑھے۔ مکہ و طائف میں حضرت عتابؓ و عثمانؓ سے ملتے ہوئے حضرت خالدؓ بن اُسید و عبدالرحمنؓ بن ابی العاص کو مع ان کے ہمراہیوں کے لیتے ہوئے حضرت جریدؓ بن عبداللہ و عکاشہؓ بن ثور کے پاس پہنچے۔ ان کو بھی اپنے لشکر میں شامل کر کے نجران میں داخل ہوئے۔

حضرت فردہؓ بن مسیک نے ان لوگوں سے ملاقات کی۔ مرتدین کے حالات سے ان کو مطلع کیا۔

نجران میں پہنچنے کے دوسرے دِن عمرو بن معدی کرب و قیس بن مکشوح نے ایک گروہ مرتدین کا لے کر مقابلہ کیا۔ لڑائی کا آغاز نہایت خطرناک تھا۔ چاروں طرف سے مرتدین گھیرے ہوئے تھے لیکن اللہ جل شانہ کی عنایت سے مرتدین کو مسلمانوں نے میدان سے مار کر بھگا دیا۔ بے شمار مرتدین اس واقعہ میں کام آئے۔

عمرو بن معدی کرب و قیس بن مکشوح گرفتار کر کے مدینہ حضرت ابو بکرؓ کے پاس بھیج دیئے گئے۔ عمرو بن معدی کرب و قیس بن مکشوح

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

نے ردت سے توبہ کی اور دوبارہ اسلام میں داخل ہوئے۔ حضرت ابو بکرؓ صدیقؓ نے ان دونوں آدمیوں کو پھر یمن کی طرف واپس کر دیا۔

## مہم (۱۱)... مرتدینِ کندہ کی سرکوبی

حضرت مہاجرؓ بن ابی امیہ نجران کی مہم سے فارغ ہو کر صنعاء واپس پہنچ کر قبائل مرتدہ کی سرکوبی اور سرگروہ مرتدین کی گوشمالی میں مصروف رہے۔ جن لوگوں نے توبہ کی، ان کو پھر اسلام میں داخل کر لیا اور جنہوں نے ذرا بھی سرتابی کی، ان کی فوراً گردن اُڑا دی۔ الغرض صنعاء کو بھی حضرت مہاجرؓ بن ابی امیہ نے مرتدوں سے صاف کر کے حضرت ابو بکرؓ صدیقؓ کو اس سے آگاہ کیا۔ اس وقت حضرت ابو بکرؓ صدیقؓ نے حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل کے ساتھ کندہ پر حملہ کرنے کو لکھا۔

حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل ایک آزمودہ کار جرنیل تھے۔ ان کے پاس انہیں دونوں اطرافِ عمان سے ایک گروہ مہرہ و ازد و ناجیہ و عبد القیس اور ان کے ساتھ ساتھ کندہ کی سرکوبی کو روانہ ہوئے۔ یہ مع ان لوگوں کے حضرت مہاجرؓ بن ابی امیہ سے آملے اور ان کے ساتھ ساتھ کندہ کی سرکوبی کو روانہ ہوئے۔ مقام مغازہ مابین مآرب و حضرموت کے حضرت زیاد کندیؓ کا خط ملا۔ جس میں انہوں نے نہایت تیزی سے حملہ کرنے کی تحریک کی تھی۔

حضرت مہاجرؓ بن ابی امیہ خط ملتے ہی اپنے بجائے حضرت عکرمہؓ کو لشکر کا سردار مقرر کر کے خود کچھ حصہ اسلامی فوج کا لے کر نہایت عجلت سے حضرت زیادؓ سے جا ملے اور ان کی ہمراہی میں کندہ کے مقابل ہوئے۔ مقام محجر الزبرقان میں صف آرائی ہوئی۔ مسلمانوں نے اللہ اکبر کہہ کر حملہ کیا۔ مرتدین کندہ کے پاؤں اکھڑ گئے۔ ایک دوسرے پر گرتے پڑتے بھاگ گئے۔ (تاریخ ابن خلدون حصہ اول ص ۱۸۷)

## مہم (۱۳)... قلعہ بخیرہ کا محاصرہ

ان کا کمانڈر کندہ و سکاسک و سکون و حضر موت کے بقیہ السیف کو لے کر قلعہ بخیرہ میں جا چھپا۔ اور ایک پہاڑی و دشوار گزار راستے کے سوا ہر طرف سے قلعہ بندی کر لی۔ اس اثناء میں حضرت عکرمہؓ مع بقیہ اسلامی لشکر کے آ گئے اور انہوں نے اس راستہ کو بھی بند کر دیا جس کو انہوں نے مدد و رسد کے لئے کھول رکھا تھا۔ چند دنوں کے حصار کے بعد انہوں نے مجبور ہو کر اس شرط سے قلعہ کا دروازہ کھول دینے کا اقرار کیا کہ ان کی قوم کے نو آدمیوں کو مع ان کے اہل و عیال و مال کے پناہ دی جائے۔ حضرت مہاجرؓ و زیادؓ اس شرط پر راضی ہو گئے۔ انہوں نے قلعہ کا دروازہ کھول دیا۔

اسلامی لشکر نے گھس کر دشمنانِ دین کو قتل و قید کرنا شروع کر دیا۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

اس واقعہ میں قیدیوں کی تعداد کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ایک ہزار صرف عورتیں قید ہوئی تھیں۔ جب مسلمانوں نے اس سے فراغت پائی تو اس وقت اُن کا وہ خط کھولا گیا جس میں مامونین کے نام لکھے تھے۔ ان کو اور دوسرے قیدیوں کو بغرض صدور حکم حضرت ابو بکرؓ صدیق کے پاس مدینہ بھیج دیا گیا۔

حضرت ابو بکرؓ صدیق نے قیدیوں سے کہا کہ تم مسلمانوں سے لڑے، ان کی خونریزی کی، اس کی پاداش میں تم کو قتل کرنا چاہتا ہوں۔ اشعث بن قیس نے جواب دیا کہ میں نے بذریعہ خط اپنی قوم کی جان بخشی کرائی ہے اور یہ توبہ کرتے ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے ان سب کی توبہ قبول کر لی۔

اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ صدیق نے مالِ غنیمت کو تقسیم کر دیا اور قیدیوں کو آزاد کر دیا۔[1]

---

[1] اشعث بن قیس ۱۰ھ میں مدینہ آئے تھے اور اسلام قبول کیا تھا۔ اور حضرت ابو بکرؓ صدیق کی بہن اُم فروہ کے لئے حضرت ابو قحافہؓ کو نکاح کا پیغام دیا۔ انہوں نے منظور کر لیا۔ اور رخصتی کو آئندہ آمد پر اُٹھا رکھا تھا۔ اور یہ یمن لوٹ گئے تھے۔ اب انہوں نے رُخصتی کا مطالبہ کیا جو حضرت ابو بکرؓ صدیق نے قبول کر لیا۔ اشعث بن قیس نے جہاد فارس میں شرکت کی۔ جنگ شام ویرموک میں بھی شریک تھے۔ حضرت عثمانؓ ذوالنورین اور حضرت علیؓ المرتضیٰ کے دورِ خلافت میں آذربائجان کے گورنر تھے۔ جنگ صفین میں حضرت علیؓ المرتضیٰ کے لشکر میں تھے۔ حضرت امام حسنؓ کے سسر تھے۔ واقعہ صفین کی جنگ بندی میں آپ نے حصہ لیا۔ ۴۰ھ میں حضرت علیؓ المرتضیٰ کی شہادت کے ۴۰ روز بعد وفات پائی۔ حضرت امام حسنؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ (تاریخ یعقوبی ص ۳۲۹)

**خود سر مُرتد امراء کا استیصال:** اس سے پیشتر ہم تحریر کر چکے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ صدیق حضرت اسامہؓ کو شام سے واپسی پر اپنا نائب مقرر کر کے ربذہ کی طرف بڑھے تھے اور بنی عبس و ذبیان و کنانہ کو ابرق میں شکست دے کر پھر مدینہ واپس آئے تھے۔

اس اثناء میں لشکر اُسامہؓ کی سفر کی تکان دور ہو گئی تھی اور وہ دشمنانِ خدا کے مقابلہ و مقاتلہ کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ اس وقت حضرت ابو بکرؓ صدیق نے مرتدین و منحرفین اسلام کی سرکوبی کی غرض سے گیارہ لشکر تیار کر کے ہر ایک کے لئے ایک ایک نشان اور ایک ایک سردار مقرر کیا اور ان کو حکم دیا کہ ہر قبیلہ سے چند مسلمانوں کو ان کی اپنی حفاظت کے لئے چھوڑ کر باقی کو اپنے ہمراہ لے کر اہل ردت سے مقابلہ و مقاتلہ کرو۔ یہاں تک کہ وہ پھر دائرۂ اسلام میں داخل ہو جائیں یا یہ کہ صفحہ ہستی سے ان کا نام ونشان مٹ جائے۔ (تاریخ ابن خلدون حصہ اول ص ۱۸۸)

## گیارہ جیشوں کی روانگی

(۱) ایک لواء حضرت خالدؓ بن ولید کے لئے تیار کیا اور ان کو حکم دیا کہ پہلے طلیحہ پر چڑھائی کرو۔ اس کے بعد مالک بن نویرہ پر بطاح میں حملہ کرنا۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

(۲) ایک لواء حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل کو دے کر مسیلمہ و یمامہ کی طرف روانگی کا حکم دیا۔

(۳) پھر ان کے بعد انہیں دونوں کی طرف حضرت شرجیل بن حسنہؓ کو روانہ کیا اور فرمایا کہ یمامہ سے فراغت حاصل کر کے قضاعہ سے لڑنا۔ پھر کندہ پر حضرموت میں حملہ کرنا۔

(۴) ایک لواء حضرت خالدؓ بن سعید بن العاص کو دیا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد یمن سے اپنا صوبہ چھوڑ کر مدینہ چلے آئے تھے۔ ان کو حضرت ابو بکرؓ صدیق نے مشارف شام کی طرف بڑھنے کو کہا۔

(۵) ایک لواء حضرت عمروؓ بن العاص کو دے کر مرتدین قضاعہ سے لڑنے کے لئے روانہ فرمایا۔

(۶) ایک لواء حضرت حذیفہؓ بن محصن کو دے کر اہل وبا پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔

(۷) ایک لواء حضرت عرفجہؓ بن ہرثمہ کو دے کر مہرہ پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔

(۸) ایک لواء حضرت طریفہؓ بن عاجز کو دے کر بنی سلیم اور ان کے ہمراہیوں بنی ہوازن کی سرکوبی پر متعین فرمایا۔

(۹) ایک لواء حضرت سویدؓ بن مقرن کے لئے بنایا۔ ان کو یمن کی طرف

بھیجا۔

(۱۰) ایک لواء حضرت علاء حضرمیؓ کے لئے تیار کر کے بحرین کی طرف بڑھنے کا حکم دیا۔

(۱۱) ایک لواء حضرت مہاجرؓ بن امیہ کو دیا۔

**امیر لشکر کو خلیفۂ اوّل کا فرمان:** الغرض ہر ایک لشکر پر ایک ایک امیر مقرر کر کے ایک ہی عبارت کا ہر ایک امیر کو ایک ایک فرمان لکھ کر دیا، جس کی عبارت یہ تھی:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ھٰذَا عَھْدٌ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ خَلِیْفَةِ الرَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِفُلَانٍ حُسَین بَعَثَهٗ فِیْمَنْ بَعَثَهٗ لِقِتَالِ مَنْ رَجَعَ عَنِ الْاِسْلَامِ وَ عَھِدَ اِلَیْہِ اَنْ یَّتَّقِی اللّٰہَ مَا اسْتَطَاعَ فِیْ اَمْرِہٖ کُلِّہٖ سِرِّہٖ وَ جَھْرِہٖ وَ اَمْرِہٖ بِالْجُھْدِ فِیْ اَمْرِ اللّٰہِ وَ مُجَاھَدَةِ مَنْ تَوَلّٰی عَنْهُ وَ رَجَعَ عَنِ الْاِسْلَامِ اِلٰی اَمَانِی الشَّیْطَانِ بَعْدَ اَنْ یُّعَذِّرَ اِلَیْھِمْ فَیَدْعُوْھُمْ بِدِعَایَةِ الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْهُ اَمْسِکْ عَنْھُمْ وَاِنْ لَّمْ یُجِیْبُوْهُ شَنَّ غَارَتَهٗ حَتّٰی یُقِرُّوْا لَهٗ ثُمَّ یُنَبِّئُھُمْ عَلَیْھِمْ وَ الَّذِیْ لَھُمْ فَیَأْخُذُ مَا عَلَیْھِمْ وَ یُعْطِیْھِمُ الَّذِیْ لَھُمْ لَا یَنْظُرُ ھُمْ وَ لَا یَرُدُّ الْمُسْلِمِیْنَ عَنْ قِتَالِ عَدُوِّھِمْ فَمَنْ اَجَابَ اِلٰی اَمْرِ اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اَقَرَّ لَهٗ قَبْلَ ذٰلِکَ مِنْهُ وَ اَعَانَ عَلَیْہِ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَنَّمَا یُقَاتِلُ مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ عَلَی الْاِقْرَارِ بِمَا

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

جَآءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ فَاِذَا اَجَابَ الدَّعْوَۃَ لَمْ یَکُنْ عَلَیْہِ سَبِیْلٌ وَ کَانَ اللّٰہُ حَسِیْبًا بَعْدُ فِیْمَا اِسْتَسَرَّ بِہٖ وَ مَنْ لَّمْ یُجِبْ اِلٰی دَاعِیَۃِ اللّٰہِ قُتِلَ وَ قُوْتِلَ حَیْثُ کَانَ وَ حَیْثُ بَلَغَ مُرَاغِمَۃً لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْ اَحَدٍ شَیْئًا مِمَّا اَعْطَی الْاِسْلَامَ فَمَنْ اَجَابَہٗ اَقَرَّ قُبِلَ مِنْہُ وَ اَعَانَہٗ وَ مَنْ اَبٰی قَاتِلْہُ فَاِنْ اَظْھَرَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ عَزَّ وَ جَلَّ قَتَلَھُمْ فِیْہِ کُلَّ قِتْلَۃٍ بِالسَّلَاحِ وَ الْمِیْزَانِ ثُمَّ قَسَّمَ مَا اَفَاءَ اللّٰہُ عَلَیْہِ اِلَّا الْخُمُس فَاِنَّہٗ یَبْلَغْتَاہُ وَ یَمْنَعُ اَصْحَابَہُ الْعُجْلَۃَ وَ الْفَسَادَ وَ اَنْ لَّا یَدْخَلَ فِیْھِمْ حَشْوًا حَتّٰی یَعْرِفَھُمْ وَ یَعْلَمَ مَا ھُمْ لِئَلَّا یَکُوْنُوْا اَعْیَوَانًا وَ لِئَلَّا یُؤْتَی الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ قِبَلِھِمْ وَ اَنْ یَّتَفَقَّلَ بِالْمُسْلِمِیْنَ وَ یُرَفِّقُ بِھِمْ فِی السَّیْرِ وَ الْمَنْزِلِ وَ یَتَفَقَّدَھُمْ وَ لَا یُعَجِّلَ بَعْضَھُمْ عَنْ بَعْضٍ وَ یَسْتَوْصٰی بِالْمُسْلِمِیْنَ فِیْ حُسْنِ الصُّحْبَۃِ وَ لِیِّنِ الْقَوْلِ

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور رحم والا ہے۔
ابو بکرؓ خلیفہ رسول اللہ ﷺ کا فلاں شخص سے جب کہ آپ نے اسے مجاہدوں کا امیر بنا کر مرتد ہونے والوں سے لڑنے کے لئے بھیجا تھا، یہ عہد ہے کہ مقدور بھر اپنے تمام کاموں میں خلوت و جلوت میں اللہ سے ڈرتا رہے۔ اور اللہ کے کاموں میں سرگرم عمل رہے اور جو اسلام چھوڑ کر شیطانی آرزوؤں کی طرف لوٹ گئے، ان سے

جہاد کرے۔ پہلے انہیں اسلام کی دعوت دے۔ اگر مان لیں تو فبہا ورنہ ان پر حملہ کرے، جب تک اسلام کا اقرار نہ کرلیں۔

پھر انہیں وہ حقوق بتائے جو ان پر واجب ہیں اور انہیں ان کے حقوق بھی سمجھا دے۔ دوسروں کے حقوق ان سے لے لے اور ان کے حقوق انہیں دے دے اور انہیں مہلت نہ دے اور مسلمانوں کو جہاد سے نہ روکے۔

پھر جب اللہ کا حکم مان لے اور اس کا اقرار کرلے تو اس سے قبول کر لے اور نیک کاموں میں اس کی مدد کرے۔ جنگ اسی سے کرے جو اللہ کے پاس سے آئی ہوئی شریعت کا انکار کردے۔ اگر اسے مان لے تو پھر اس پر کوئی راہ نہیں ہے اور اس کے دِل کے حالات سے اللہ واقف ہے اور وہی اس کا محاسب ہے۔ اور جو اللہ کی دعوت نہ مانے اس سے جنگ کی جائے اور جہاں بھی ہو قتل کردیا جائے۔ اللہ بجز اسلام کے کسی سے کوئی چیز قبول نہیں فرماتا۔

پھر جس نے اسلام قبول کرلیا، اس کا اسلام مان لیا جائے گا اور اس پر اس کی مدد کی جائے گی۔ اور جس نے انکار کر دیا، اس سے جنگ کی جائے۔ پھر اگر اللہ ان پر غالب کردے تو ان کا اسلحہ اور آگ سے قتل عام کرے۔

پھر مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ نکال کر اسے مجاہدوں میں

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

تقسیم کرے اور پانچواں حصہ ہمارے پاس بھیج دے۔ اور اپنے ساتھیوں کو جلدی سے اور فساد مچانے سے روک دے اور مجاہدوں میں غیروں کو داخل نہ ہونے دیا جائے، جب تک انہیں جان پہچان نہ لے۔ مبادا وہ جاسوس ہوں اور ان سے مسلمانوں کو کچھ اذیت پہنچ جائے اور مسلمانوں کی خیر خبر رکھے۔ راستوں اور پڑاؤ میں ان سے محبت وپیار سے پیش آئے۔ مسلمان ایک دوسرے سے جلدی نہ کریں اور امیر ان کے ساتھ حُسنِ معاشرت اور نرم کلامی سے پیش آئے۔

**مرتدین کے لئے فرمانِ ہدایت:** یہ وہ فرمان تھا جو سردارانِ لشکر کو روانگی کے وقت دیا گیا تھا۔ لیکن ان لوگوں کے روانہ ہونے سے پیشتر حضرت ابو بکرؓ صدیق نے قطع حجت کے لئے مرتدین کی طرف بھی ایک ایک خط روانہ کیا تھا، جن کی سرکوبی و گوشمالی کے لئے جیوش (لشکر) اسلامیہ روانہ ہو رہے تھے۔ یہ کل خطوط بھی ایک ہی مضمون کے تھے، جس میں بسم اللہ کے بعد یہ لکھا تھا:

هٰذَا عَهْدٌ مِنْ اَبِیْ بَكْرٍ خَلِيْفَةِ الرَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَنْ بَلَغَهُ كِتَابِیْ هٰذَا مِنْ عَامَّةٍ اَوْ خَاصَّةٍ اَقَامَ عَلَى الْاِسْلَامِ اَوْ رَجَعَ عَنْهُ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى وَ لَمْ يَرْجِعْ اِلَى الضَّلَالَةِ وَ الْهَوٰى فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اِلَيْكُمُ اللهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَ

اُوْمِنُ مَا جَاءَ بِهٖ اُکْفِرُ مَنْ اَبٰی وَ اُجَاهِدُهٗ (اَمَّا بَعْد ثُمَّ قَرَّرَ اَمْرَ النُّبُوَّةِ وَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ اَطْيَبَ فِي الْمَوْعِظَة) ثُمَّ قَالَ وَ اِنِّیْ قَدْ بَعَثْتُ اِلَيْكُمْ فُلَانًا فِیْ جَيْشِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ التَّابِعِيْنَ بِاِحْسَانٍ وَ اَمَرْتُهٗ اَلَّا يُقْتَالَ اَحَدًا وَ لَا يَقْتُلُهٗ حَتّٰی يَدْعُوْهُ اِلٰی دَاعِيَةِ اللّٰهِ فَمَنْ اِسْتَجَابَ لَهٗ وَ اَقَرَّ وَ كَفَّ وَ عَمِلَ صَالِحًا قُبِلَ مِنْهُ وَ اَعَانَهٗ وَ مَنْ اَبٰی اَمَرْتُهٗ اَنْ يُّقَاتِلَهٗ عَلٰی ذٰلِكَ ثُمَّ لَا يُبْقِی عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ قَدَرَ عَلَيْهِ فَمَنِ اتَّبَعَهٗ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَ مَنْ تَرَكَهٗ فَلَنْ يُّعْجِزَ اللّٰهَ وَ قَدْ اَمَرْتَ رَسُوْلِیْ اَنْ يَّقْرَءَ كِتَابِیْ فِیْ كُلِّ مَجْمَعٍ لَّكُمْ وَ الدَّاعِيَةَ الْاَذَانِ فَاِذَا اَذَانِ الْمُسْلِمُوْنَ فَاَذَّنُوْا كُفُّوْا عَنْهُمْ وَ اِنْ لَّمْ يُؤَذِّنُوْا فَاسْئَالُوْهُمْ بِمَا عَلَيْهِمْ فَاِنْ اَبَوْ عَاجِلُوْهُمْ وَ اِنْ اَقَرُّوْا قُبِلَ مِنْهُمْ وَ حَمَلَهُمْ عَلٰی مَا يَنْبَغِیْ لَهُمْ

ترجمہ: یہ ابو بکرؓ خلیفہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہر اس شخص کے لئے ہدایت ہے، جس کے پاس یہ فرمان پہنچے، خواہ وہ عام ہو یا خاص اور اسلام پر قائم ہو نہ ہو۔ اس پر سلام ہو جس نے ہدایت کی اتباع کی اور گمراہی اور خواہش نفس کی طرف نہ لوٹا۔

اس اللہ کی تعریف ہے جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں اور جو اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

اس کے بندے اور اس کے رسول ﷺ ہیں۔ اور آپ جو دِین لے کر آئے ہیں، اس پر ایمان لاتا ہوں اور انکار کرنے والوں کو مردود سمجھتا ہوں۔ اور اس سے جہاد کے لئے تیار ہوں۔(اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ صدیق نے نبوت اور رسول اللہ ﷺ کی وفات کو عمدہ طریقے سے بیان کیا اور خوب نصیحتیں کیں۔) پھر لکھا: میں فلاں کو مہاجرینؓ وانصارؓ اور تابعین کے لشکر کا سردار بنا کر بھیج رہا ہوں۔ میرا حکم ہے کہ وہ کسی سے نہ لڑے اور نہ کسی کو مارے جب تک اسے اسلام کی دعوت نہ دے دے۔ پھر جس نے کلمہ پڑھ لیا، اسلام قبول کر لیا، برائیوں سے رُک گیا اور نیک عملوں میں لگ گیا، اس کا اسلام قابل قبول ہے اور اس کی مدد کی جائے اور جو اسلام سے انکار کرے، اس سے لڑنے کی اجازت دی ہے، جب تک اس میں کفر کا اثر باقی ہے۔

پھر جو اسلام لے آئے گا، اس کے لئے بہتری ہے اور جو اسلام نہیں لائے گا تو وہ اللہ کو تو عاجز کرنے سے رہا۔ میں نے قاصد کو حکم دے دیا ہے کہ وہ یہ خط مجمع عام میں پڑھ کر سنائے اور تمہاری اذان کے ذریعہ دعوت دے۔

پھر اگر مسلمان کی اذان سن کر لوگ بھی اذان دینے لگیں تو ان سے رُک جاؤ اور اگر اذان نہ دیں تو ان سے اذان نہ دینے کی وجہ

پوچھو۔ اگر وہ انکار کر دیں تو ان کے بارے میں جلدی کرو اور اگر یہ اقرار و توبہ کر لیں تو توبہ قبول کر لی جائے اور ان کے لئے مناسب احکام جاری کر دیئے جائیں۔

اسی مضمون کے خطوط متعدد سفراء لے کر لشکر اسلام کی روانگی سے پہلے روانہ ہو گئے۔ اس کے بعد سرداران لشکر اپنا اپنا اسلامی جھنڈا لئے ہوئے مع اس فرمان کے جس کا ذکر اوپر ہو چکا، نکل کھڑے ہوئے۔ سب سے پہلے حضرت خالدؓ بن ولید نے طلیحہ و بنی اسد پر حملہ کیا۔

## مہم (۱۴)... طلیحہ اسدی کے خلاف جہاد اور کامیابی

جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں طلیحہ مرتد ہو کر سمیرا میں آ کر مقیم ہو گیا تھا۔ یہ کاہن تھا۔ اس نے دعوائے نبوت کیا تھا اور بنی اسرائیل کے چند فرقے اس کے مطیع ہو گئے تھے۔

آنحضرت ﷺ نے اس کی سرکوبی کے لئے حضرت ضرارؓ بن الازور کی سرکردگی میں چند مسلمانوں کو روانہ فرمایا تھا۔ ہنوز طلیحہ کی سرکوبی نہ ہونے پائی تھی کہ آنحضرت ﷺ کے وصال کی خبر مشہور ہو گئی۔ جس سے اس کے کاموں میں ایک گونہ استحکام پیدا ہو گیا۔ غطفان و ہوازن وطے اس کے حامی ہو گئے۔

حضرت ضرارؓ اور ان کے ساتھی اعمال سب کے سب مدینہ چلے

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

آئے۔ اور اس کے بعد غطفان کے وفود حضرت ابو بکرؓ صدیق کی خدمت میں معافی و ترک زکوٰۃ کے لئے حاضر ہوئے۔ لیکن حضرت ابو بکرؓ صدیق نے اس سے انکار کیا اور ان پر حملہ کے خیال سے پیش قدمی فرما کر ذی القصہ میں ان کے مقابل ہوئے اور ان کو شکست دی۔ شکست کے بعد غطفان اور بنی اسد بزافہ میں طلیحہ سے آکر مل گئے اور طے نے بھی ایسا ہی کیا۔

حضرت خالدؓ بن ولید ان لوگوں کی سرکوبی کے لئے آگے بڑھے اور ان کی روانگی سے پہلے طے کی طرف حضرت عدیؓ بن حاتم روانہ کئے گئے، جن کی کوششوں اور مدبرانہ حکمت عملیوں کی وجہ سے طے طلیحہ کی ہمراہی سے علیحدہ ہو کر پھر دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

**معرکہ بزاخہ:** اس اثناء میں حضرت خالدؓ بن ولید بھی بزاخہ پہنچ گئے، جہاں پر طلیحہ اور عینیہ بن حصن مرتدین کے گروہ کے ساتھ ٹھہرے ہوئے تھے۔ لشکر اسلام سے حضرت عکاشہؓ بن محصن و ثابتؓ بن اقرم انصاری مقدمہ کے طور پر نکلے۔ اتفاق سے طلیحہ اور اس کے بھائی جبال نے حالت غفلت میں حضرت عکاشہؓ و ثابتؓ کو شہید کر ڈالا۔ مسلمانوں کو اس واقعہ سے سخت صدمہ ہوا۔

حضرت خالدؓ بن ولید نے انصارؓ پر حضرت ثابتؓ بن قیس کو، طے پر عدیؓ بن حاتم کو مقرر کر کے طلیحہ سے مقابلہ کیا۔ لڑائی کا آغاز فریقین

کے لئے خطرناک نظر آرہا تھا۔ عینیہ بن حصن میدان جنگ میں لڑ رہا تھا اور طلیحہ لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے ایک چادر اوڑھے ہوئے وحی کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا۔

جس وقت مرتدین کے پاؤں میدانِ جنگ میں اکھڑتے نظر آئے، اس وقت عینیہ لوگوں کو لڑتا ہوا چھوڑ کر طلیحہ کے پاس دوڑ کر آیا اور اس سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس میرے بعد کوئی وحی آئی تھی؟ طلیحہ نے کہا: نہیں۔ عینیہ یہ سُن کر پھر میدانِ جنگ میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر تک لڑ کر دوبارہ طلیحہ کے پاس آیا اور دریافت کر کے پھر میدانِ جنگ کو لوٹ گیا۔ چند ساعت کے بعد پھر طلیحہ کے پاس بھاگ کر آیا اور دریافت کیا۔ طلیحہ نے کہا: ہاں! جبرائیل آئے تھے۔ عینیہ نے پوچھا: کیا کہا؟ طلیحہ نے جواب دیا: وہ مجھ سے کہہ گیا ہے کہ تیرے لئے وہی ہو گا جو تیری قسمت میں لکھا ہے۔

عینیہ نے یہ سُن کر کہا: اے بنی فزارہ! یہ شخص کذاب ہے۔ میں تو چاہتا ہوں تم بھی لڑائی سے لوٹو۔ عینیہ کی زبان سے ان کلمات کا نکلنا تھا کہ میدانِ جنگ مرتدین سے خالی ہو گیا۔ بہت سے مرتدین مارے گئے۔ کچھ لوگ ایمان لے آئے۔

**طلیحہ کا فرار:** طلیحہ مع اپنی بیوی کے گھوڑے پر سوار ہو کر شام کی طرف بھاگ گیا اور قبیلہ قضاعہ بنی کلب میں جا کر مقیم ہوا۔ یہاں تک

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

کہ بنی اسد و غطفان ایمان لائے اور آخر الامر یہ بھی مسلمان ہو کر حضرت عمرؓ فاروق کی خلافت کے زمانہ میں حج کو آیا۔ پھر مدینہ گیا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ پھر لشکر شام کے ساتھ مل کر جہاد کو گیا اور خوب خوب کامیابیاں حاصل کیں۔ اور اسلام کو پھیلانے کے لئے مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد کئے۔

اس لڑائی میں جو مقام بزاخہ میں مرتدین اور مسلمانوں کے درمیان ہوئی، عیال بنی اسد کو کوئی صدمہ نہیں پہنچنے پایا کیوں کہ ان لوگوں نے اس واقعہ سے قبل ہی ان کو محفوظ مقام پر بھیج دیا تھا اور اس کے بعد مسلمان ہو گئے۔ (تاریخ ابن خلدون حصہ اول ص ۱۹۱)

## مہم (۱۵)...بنی عامر کے مرتدین کی سرکوبی

اسی زمانہ میں بنی عامر ردت و اسلام میں پس و پیش کر رہے تھے اور زیادہ تر ان کو طلیحہ کے کاموں کے نتائج اور اسد و غطفان کے انجام کا خیال پیش نظر تھا، قرۃ بن ہبیرہ، کعب میں اور علقمہ بن ثلاثہ کلب میں سرداری کر رہے تھے۔

علقمہ آنحضرت ﷺ کی حیات میں طائف کی فتح کے بعد شام چلا گیا تھا۔ پھر جب آنحضرت ﷺ کا وصال ہو گیا، تب اپنی قوم میں واپس آیا۔ حضرت ابو بکرؓ صدیق نے یہ خبر پا کر ایک سریہ بسر داری حضرت

قعقاع ابن عمروؓ (بن تمیم) روانہ کیا۔ حضرت قعقاع ابن عمروؓ نے علقمہ پر حملہ کیا اور اس کو مع اس کے اہل و عیال و قوم کے حضرت ابو بکرؓ صدیق کے پاس پکڑ کر لے آئے۔ ان لوگوں نے مدینہ میں پہنچ کر توبہ کی اور دوبارہ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ (تاریخ ابن خلدون حصہ اول ص ۱۹۲)

## مہم (۱۶)...بنو عامر اور ہوازن کی اطاعت

قرۃ بن ہبیرہ طریہ بعد وصال آنحضرت ﷺ یہ بھی مذبذبین بین ذالک سے تھا کہ اتفاق سے حضرت عمروؓ بن العاص (جن کو آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع سے واپسی کے وقت عمان کی طرف بھیجا تھا) آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد عمان سے واپس ہوتے ہوئے قرۃ کی طرف سے ہو کر گزرے۔

قرۃ نے بڑی عزت سے ان کو ٹھہرایا، دھوم دھام سے دعوت کی۔ جب سب لوگ ملاقات کر کے ہٹ گئے، اس وقت قرۃ نے حضرت عمروؓ بن العاص سے کہا کہ اگر زکوٰۃ معاف کر دی جائے تو بہت زیادہ مناسب ہو گا، کیوں کہ عربوں نے تمہارا دین خراج دینے کے لئے قبول نہیں کیا۔

حضرت عمروؓ بن العاص نے اس بات پر اس سے ناراضگی ظاہر کی اور اس سے کبیدہ خاطر ہو کر مدینہ چلے آئے اور حضرت ابو بکرؓ صدیق کو قرۃ کے حالات سے آگاہ کیا۔ پس جب حضرت خالدؓ بن الولید نے بنی

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

اسد و غطفان پر حملہ کر کے ان کو زیر کر لیا اور اس وقت ہوازن و سلیم و عامر جو ان قبائل کے انجام کار دینے کے منتظر تھے، حضرت خالدؓ بن ولید کے پاس آئے اور اسلام لائے۔

حضرت خالدؓ بن ولید نے ان سب لوگوں کا اسلام قبول کر لیا۔ سوائے چند اشخاص کے جنہوں نے زمانہ ردت میں مسلمانوں کو شہید و قتل کیا تھا۔ ان کو حضرت خالدؓ بن ولید نے چن چن کر گرفتار کرا کے کسی کو قتل اور کسی کو سنگسار کیا۔

جب ان کو بنی عامر کے کاموں سے فراغت حاصل ہوئی، تب عینیہ [1] ابن حصن و قرۃ بن ہبیرہ کو گرفتار کر کے حضرت ابو بکرؓ صدیق کے پاس مدینہ بھیج دیا۔ حضرت ابو بکرؓ صدیق نے عینیہ و قرۃ کو ردت پر قائم رہنے اور دوبارہ اسلام نہ قبول کرنے کی وجہ سے ان دونوں کے قتل کا حکم دے دیا۔ (تاریخ ابن خلدون حصہ اول ص ۱۹۲)

## مہم (۱۷)... سلمیٰ بنت مالک اور اس کے لشکر کی سرکوبی

اس کے بعد قبائل غطفان و سُلیم وغیرہ کے بقیہ لوگ سلمیٰ بنت مالک

[1] ابن اثیر نے لکھا ہے کہ جس وقت عینیہ پابہ زنجیر مشکیں باندھی ہوئی، مدینہ میں آیا تھا، اس وقت مدینہ کے لڑکوں کا ایک گروہ اس کے پیچھے تھا اور وہ سب کہہ رہے تھے کہ اے دشمن خدا! مومن ہونے کے بعد کافر ہوا۔ اور عینیہ یہ کہتا جاتا تھا: بخدا! میں ایک لمحہ کے لئے بھی ایمان نہیں لایا اور نہ اب لاؤں گا۔ حضرت ابو بکرؓ صدیق نے یہ سُن کر اس کے قتل کا حکم دیا۔

بن حذیفہ بن بدر بن ظفر کے پاس حواب میں جا کر جمع ہوئے اور اس کو اپنا پیشوا بنالیا۔

یہ سلمٰی وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ کی حیات میں قید ہو کر آئی تھی لیکن اتفاقیہ اُمّ المومنین حضرت عائشہؓ کے روبرو پڑ گئی۔ اُم المومنین حضرت عائشہؓ نے حضور ﷺ سے کہہ کر آزاد کرا دیا تھا۔ پھر جب یہ قوم میں لوٹ کر آئی تو مرتد ہو گئی۔ اور کچھ لوگ غطفان و ہوازن و سُلیم و طے و اسد کے اس کے پاس آکر جمع ہو گئے۔

جب اس کی اطلاع حضرت خالدؓ بن ولید کو ہوئی تو وہ مرتدین سے مسلمانوں کے خون کا بدلہ لیتے ہوئے سلمٰی سے آکر مقابل ہو گئے۔ سلمٰی ایک ناقہ پر سوار لوگوں کو لڑا رہی تھی۔ سو آدمی اس کے ناقہ کے پاس مارے گئے۔ جب اس کا ناقہ زخمی ہو کر گرا اور یہ بھی ماری گئی تو اس وقت مرتدین کا گروہ میدانِ جنگ سے بھاگ نکلا۔ مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ [1]

## مہم (۱۸)...مرتدین بنی سُلیم کی سرکوبی

باقی رہے بنی سُلیم، ان میں الفجاءۃ بن عبد یا لیل حضرت ابو بکرؓ صدیق کے پاس آیا اور ظاہر کیا کہ "میں مسلمان ہوں، میری آپ مدد کیجیے۔ مجھے لڑائی کا سامان دیجیے، میں اہل ردت سے لڑوں گا۔" حضرت ابو بکرؓ

---

[1] تاریخ ابن خلدون حصہ اول ص ۱۹۳

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

صدیق نے اس کو ہتھیار جنگ دے کر اہل ردت سے لڑنے کا حکم دیا۔

الفجاۃ بن عبد یالیل ہتھیار جنگ لئے ہوئے مدینہ سے نکل کر جون (یا جواء) پہنچا اور مرتد ہو کر بنی شرید سے نجبۃ بن ابی المثنی کو بنی سلیم و ہوازن کے مسلمانوں پر شب خون مارنے کو روانہ کیا۔ حضرت ابو بکرؓ صدیق نے یہ خبر پا کر حضرت طریفہؓ بن حاجز کو الفجاۃ و نجبۃ پر حملہ کرنے کے لئے لکھا اور ان کی امداد کے لئے حضرت عبد اللہؓ بن قیس الحاشی کو روانہ کیا۔

فریقین نے ایک کھلے میدان میں صف آرائی کی۔ نجبۃ تو میدان جنگ میں مارا گیا اور الفجاۃ بھاگا، جس کو حضرت طریفہؓ نے تعاقب کر کے گرفتار کر لیا اور اپنے ہمراہ حضرت ابو بکرؓ صدیق کے پاس لائے۔ اور حضرت ابو بکرؓ صدیق نے مصلے مدینہ میں آگ روشن کرا کے الفجاۃ کو اس میں ڈلوا دیا۔ اور ابو شجرہ بن عبد العزیٰ ابو الحنشاء بقیہ بنی سُلیم کے ساتھ اسلام میں داخل ہوا۔ یہ بھی من جملہ مرتدین کے تھا۔[1]

## مہم (۱۹)...بنی تمیم میں تفرقہ اور مخالفین کی سرکوبی

آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد بنی تمیم میں آپ کے عمال کی تفصیل یہ تھی:

(۱) رباب و عوف و ابناء میں حضرت زبرقانؓ بن بدر، (۲) قیس بن

[1] تاریخ ابن خلدون حصہ اول ص ۱۹۳

عاصم مقاعس وبطون میں، (۳) حضرت صفوانؓ بن صفوان و سبرہ بن عمرو بنی عمرو میں، (۴) وکیع بن مالک بنی مالک میں، (۵) مالک بن نویرہ حنظلہ میں تھے۔ پس جب آنحضرت ﷺ کے وصال کی خبر مشہور ہوئی تو حضرت صفوانؓ، صدقات بنی عمرو اور حضرت زبرقانؓ رباب و ابناء و عوف کے صدقات لے کر حضرت ابو بکرؓ صدیق کے پاس مدینہ چلے آئے۔ لیکن قیس بن عاصم نے مقاعس وبطون میں ان کی مخالفت کی۔

ان دونوں بزرگوں کے چلے جانے اور قیس بن عاصم کی مخالفت کی وجہ سے بلاد بنی تمیم میں تفرقہ شروع ہو گیا۔ مسلمانوں اور مرتدوں میں لڑائی جھگڑا شروع ہو گیا۔

**سجاع بنت الحرث:** اس اثناء میں جب کہ فریقین ایک دوسرے کے ساتھ لڑ جھگڑ رہے تھے، سجاح بنت الحرث بن سویدز (یہ بطن غطفان قبیلہ بغلب سے تھی۔ آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا) خروج کیا۔ اور ہذیل بن عمران نے بنی تغلب بن عقبہ ابن ہلال نے نمرین سلیل بن قیس نے شیبان میں اور زیاد بن ہلال نے اس کی اتباع کی۔

ہذیل بن عمران نصرانی تھا۔ لیکن اس نے اپنے دین کو سجاح کے دین کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ سجاح بنت الحرث اس گروہ کو لئے ہوئے مدینہ پر حملہ کرنے اور حضرت ابو بکرؓ و مسلمانوں سے لڑنے کو چلی۔ بنی تمیم میں

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

اختلاف تو پہلے ہی تھا، سجاح کے خروج سے مخالفت اور زیادہ ہو گئی۔

مالک بن نویرہ نے اس سے مصالحت کر لی اور اس کو مدینہ پر فوج کشی کرنے سے روک کر بطون بنی تمیم پر حملہ کرنے کی تحریک کی۔ بنی تمیم اس کے مقابلہ سے بھاگے لیکن وکیع بن مالک اس سے مل گیا۔ رباب و منبہ نے متحد ہو کر لڑائی کی۔ سجاح کے ہمراہیوں کو شکست ہوئی۔ اس کے متعدد ہمراہی قید کر لئے گئے۔ اس کے بعد بحیثیت کل صلح کر لی اور سجاح مع اپنے ہمراہیوں کے مدینہ کی طرف روانہ ہو کر نباج پہنچی۔ اوس بن خزیمہ ہجیمی نے بنی عمرو کو لے کر اس پر حملہ کر دیا۔

فریقین میں سخت لڑائی ہوئی۔ سجاح کے ہمراہیوں میں سے ہذیل و عقبہ گرفتار کر لئے گئے۔ پھر فریقین کی اس شرط پر صلح ہوئی کہ اوس بن خزیمہ قیدیان سجاح کو چھوڑ دے اور سجاح اوس کے شہروں میں کسی قسم کا تصرف نہ کرے۔

**سجاح اور مسیلمہ کذاب کا عقد و اتحاد:** اس واقعہ کے بعد مالک بن نویرہ و وکیع بن مالک اس سے علیحدہ ہو کر اپنی قوم میں چلے آئے۔ چنانچہ سجاح کے ہمراہی اپنی کمزوری کی وجہ سے ان کو روک بھی نہ سکے۔ اور ان کی امداد و اعانت سے نااُمید ہو کر بنی حنیفہ کی طرف بڑھے۔

مسیلمہ نے یہ خیال کر کے کہ اگر وہ سجاح سے متصادم ہو گا اور اس سے لڑائی میں مصروف ہو جائے گا تو ثمامہ بن اثال یمامہ میں ضرور چھیڑ

چھاڑ کرے گا اور حضرت شرحبیلؓ بن حسنہ اور اسلامی لشکر بھی شب خون و غارت گری پر آمادہ ہو جائیں گے۔ سجاح کے پاس قیمتی تحائف بھیجے اور اس سے یہ کہلا بھیجا کہ پہلے عرب کے کل بلاد نصف ہمارے تھے اور نصف قریش کے۔ لیکن چونکہ قریش نے بدعہدی کی ہے لہٰذا وہ نصف میں نے تم کو دے دیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ سجاح خود اس کے پاس آئی اور اس سے امن کی خواست گار ہوئی۔ بہر کیف مسیلمہ اس سے ملنے کو قلعہ سے نکل کر اس خیمہ میں آیا جو ملاقات کے لئے سجایا گیا اور معطر کیا گیا تھا۔ محافظین خیمہ سے باہر نکال دیئے گئے۔ مسیلمہ و سجاح میں تھوڑی دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ جب مسیلمہ نے اپنے مرصع فقرے پڑھے تو سجاح نے اس کی نبوت کا اقرار کر لیا اور خود کو اس کی زوجیت میں دے دیا۔

تین روز تک اس کے پاس خیمہ میں مقیم رہی۔ چوتھے روز جس وقت وہاں سے لوٹ کر اپنی قوم میں آئی تو اس کی قوم بلا ادائے مہر نکاح کرنے پر اس کو لعنت ملامت کرنے لگی۔ مجبور ہو کر سجاح مسیلمہ کے پاس پھر لوٹ آئی اور اس سے مہر کا تقاضا کیا۔ مسیلمہ نے کہا: جا اپنے ہمراہیوں سے کہہ دے کہ مسیلمہ رسول اللہ نے دو نمازیں یعنی نماز فجر و عشاء کی معاف کر دیں جن کو محمد ﷺ نے تم پر فرض کیا تھا۔[1]

[1] تاریخ ابن خلدون حصہ اول ص ۱۹۳

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

## مہم(۲۰)... سجاح کا فرار اور اس کے لشکر کی سرکوبی

اس کے علاوہ مسیلمہ سے سجاح یمامہ کی نصف پیداوار لے کر اور صلح کر کے جزیرہ کو واپس ہوئی اور ہذیل و عقبہ کو آئندہ سال کی نصف پیداوار لینے کے لئے چھوڑ گئی۔

اتفاق سے اثناء راہ میں حضرت خالدؓ بن ولید کی سرکردگی میں اسلامی لشکر سے سامنا ہو گیا۔ جس سے اس کی جماعت منتشر ہو گئی۔ اور وہ خود بنی تغلب کے جزیرہ میں جا کر مقیم رہی۔ یہاں تک کہ حضرت معاویہؓ نے عام المجاعۃ (قحط سالی) میں اس کو مع بنی غطفان اس کے قبیلہ کے کوفہ میں لا کر ٹھہرایا۔

اسی زمانہ میں سجاح ایمان لائی اور باقی زندگی زمانہ اسلام میں اچھی طرح بسر کی۔ (تاریخ ابن خلدون حصہ اول ص ۱۹۴)

## مہم(۲۱)... حضرت خالدؓ بن ولید کی بطاح کی جانب روانگی

جس وقت سجاح جزیرہ کو واپس ہوئی اور بنی تمیم نے پھر اسلام قبول کر لیا، اس وقت تک مالک بن نویرہ اسی شش و پنج میں رہے۔ بطاح میں قبیلہ تمیم بنی حنظلہ اس کے پاس جمع ہو گئے۔ لیکن مالک بن نویرہ چونکہ خود اس سے متردد تھے، اس لئے بنی حنظلہ کا مال و اسباب محفوظ مقام پر

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

رکھوادیا اور ان کو لڑائی کرنے سے منع کر کے اپنے مکان پر لوٹ آئے۔

حضرت خالدؓ بن ولید یہ سن کر کہ حنظلہ بطاح میں جمع ہو رہے ہیں لشکر اسلام لے کر ان کی سرکوبی کو بڑھے۔ پس حضرت خالدؓ بن ولید نے بطاح پہنچتے ہی ایک سریہ روانہ کیا اور اس کو ہدایت کر دی کہ لوگوں کو اسلام کی طرف بلائیں۔ جو شخص اس سے انکار کرے، اس کو گرفتار کر لائیں تاکہ قتل کیا جائے۔

وہ چند نفر بنی ثعلبہ بن یربوع کے گرفتار کر لائے۔ لوگوں نے حضرت خالدؓ بن ولید کے پاس پہنچ کر شہادت میں اختلاف کیا۔ بعض نے تو یہ کہا کہ انہوں نے اذان دی اور نماز پڑھی اور بعضوں نے کہا کہ ان لوگوں نے نہ تو اذان دی اور نہ نماز پڑھی۔

حضرت خالدؓ بن ولید اہل سریہ کی اس مختلف شہادت سے کوئی نتیجہ نہ نکال سکے۔ مجبور ہو کر ان لوگوں کو زیر نگرانی حضرت ضرارؓ بن الازور قید کر دیا۔ رات میں ان کے منادی نے اوفوا سراکم کی ندا دی۔ یہ محاورہ کنانہ میں قتال کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ پس اس ندا کے سنتے ہی حضرت ضرارؓ نے چونکہ کنانی تھے، سب کو قتل کرنا شروع کر دیا۔

حضرت خالدؓ بن ولید شور و غل کی آواز سُن کر منع کرنے کی غرض سے باہر نکلے لیکن اس سے پیشتر حضرت ضرارؓ ان کے قتل سے فراغت حاصل کر چکے تھے۔ حضرت ابو قتادہؓ ناراض ہو کر حضرت ابو بکرؓ صدیق

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

کے پاس چلے آئے اور حال عرض کیا۔

حضرت ابو بکرؓ نے ان کی طرف سے یہ عذر پیش کیا کہ یہ فعل غلط فہمی کی بنا پر ہوا ہے، جس سے بھی ہوا ہے۔ آپ کو ناراض ہو کر بغیر اجازت نہیں آنا چاہیے تھا، واپس لشکر میں جائیں۔ وہ واپس لشکر میں چلے گئے اور حضرت خالدؓ سے اپنی جگہ چھوڑنے پر معافی مانگی اور حضرت خالدؓ نے حضرت ابو قتادہؓ کو معاف کر دیا۔[1]

پھر جب حضرت خالدؓ بن ولید حسب طلب حضرت ابو بکرؓ صدیق مدینہ آئے اور اصل صورت حال عرض کی تو حضرت ابو بکرؓ صدیق راضی ہو گئے اور آپ نے صاف الفاظ میں فرمادیا کہ "میں اس تلوار کو نیام میں نہیں کرنا چاہتا جس کو اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لئے سان پر رکھا ہو۔"

اس کے بعد اختلاف کو ختم کرا کے مالک بن نویرہ اور اس کے ہمراہیوں کا خون بہا بیت المال سے دے دیا اور حضرت خالدؓ کو ان کے متعلقات بلاد کی طرف لوٹا دیا۔ (تاریخ ابن خلدون حصہ اول ص ۱۹۵)

## مہم (۲۲)... مسیلمہ کذاب کی سرکوبی (جنگ یمامہ)

جس وقت حضرت ابو بکرؓ صدیق نے گیارہ لشکر مرتدین عرب کی سرکوبی کے لیے روانہ کیے تھے، اس وقت حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل کو

1 تاریخ خلفائے راشدینؓ کی جنگی حکمت عملی حصہ اول ص ۵۵

مسیلمہ کذاب سے لڑنے کے لئے یمامہ کی طرف بھیجا تھا۔ پھر ان کے بعد حضرت شرحبیلؓ کو انہیں کی امداد کی غرض سے روانہ کیا۔

حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل نے عجلت کر کے حضرت شرحبیلؓ کے آنے سے پہلے لڑائی شروع کر دی۔ جس میں خود عکرمہؓ کامیاب نہ ہوئے۔ جب حضرت ابو بکرؓ صدیق کو مطلع کیا گیا تو انہوں نے حضرت عکرمہؓ کو لکھ بھیجا کہ بغیر شرحبیلؓ کے آئے ہوئے تم نے حملہ نہیں کرنا تھا۔ خیر جو کچھ ہوا سو ہوا۔ اب حضرت حذیفہؓ و عرفجہؓ کے پاس جاؤ اور ان کی ماتحتی میں مہرہ اور اہل عمان سے لڑو۔ جب ان کی جنگ سے فراغت حاصل ہو تو تم مع اپنے لشکر کے مہاجرؓ بن ابی امیہ کے پاس یمن و حضر موت میں چلے جاؤ۔

حضرت شرحبیلؓ کو لکھا کہ تم خالدؓ بن ولید کے اعمال کی طرف چلے جاؤ۔ پس جب وہاں لڑائی سے کامیابی کے ساتھ فارغ ہو جاؤ تو قضاعہ کی طرف چلے جانا اور عمروؓ بن العاص کے ہمراہ ہو کر ان لوگوں سے لڑنا جو ان میں سے مرتد ہو گئے ہیں۔

اس اثناء میں جب حضرت خالدؓ بن ولید بطاح سے فارغ ہو کر حضرت ابو بکرؓ صدیق کی طلبی پر ان کے پاس حاضر ہوئے اور حضرت خالدؓ سے اصلی واقعات سن کر راضی ہو گئے، تب انہوں نے حضرت خالدؓ بن ولید کو مسیلمہ کی طرف روانہ کیا اور کافی تعداد آدمیوں کی ان

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

کے ہمراہ کر دی۔ مہاجرینؓ پر حضرت ابو حذیفہؓ اور زیدؓ تھے جب کہ انصارؓ پر حضرت ثابتؓ بن قیس و براءؓ بن عازب تھے۔

**مسیلمہ کذاب کی قوت میں اضافہ:** حضرت خالدؓ بن ولید روانگی کا حکم پاتے ہی مدینہ سے نکل کر لشکر کے انتظار میں بطاح میں آکر ٹھہر گئے۔ جس وقت اسلامی لشکر آگیا اس وقت یمامہ کی طرف روانہ ہوئے۔

بنی حنیفہ کا اس وقت زور و شور تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چالیس ہزار (۴۰۰۰۰) جنگ آور سپاہی یمامہ کے قریات اور وادیوں میں پھیلے ہوئے تھے۔

حضرت عکرمہؓ کی طرح حضرت شرحبیلؓ نے بھی عجلت کر کے لڑائی شروع کر دی، جس میں ان کو بھی کامیابی نہ ہو سکی۔ اس کے بعد حضرت خالدؓ پہنچے۔ انہوں نے حضرت شرحبیلؓ سے فرمایا کہ لڑائی میں جلدی نہیں کرنی چاہیے تھی۔

ابھی لڑائی کی نوبت نہیں آئی تھی کہ حضرت ابو بکرؓ صدیق نے ایک اور گروہ کو حضرت خالدؓ کی مدد کے لئے بھیج دیا۔ ایک تو خود مسیلمہ کے پاس جمعیت کثیر تھی، دوسرے سجاح کی باقی ماندہ فوج بھی آکر اس سے مل گئی تھی۔

**مسیلمہ کذاب اور رجال:** رجال (اس کا نائب تھا اور یہ شرفاء بنی حنیفہ میں سے تھا) بن عنقوۃ نے مسیلمہ کی نبوت کی شہادت دی۔ مسیلمہ بہت

سے فقرے بنابنا کر لوگوں کو سناتا اور کہتا تھا کہ یہ قرآن ہے اور چند باتیں خلاف عادات انسانی دکھلا کر اس کو معجزہ بتلاتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کو اور بنی حنیفہ کو حضرت خالدؓ بن ولید کے قریب پہنچنے کی خبر معلوم ہوئی اور ان لوگوں نے جنگ کے قصد سے یمامہ سے باہر صف آرائی کی۔[1]

**مجاعہ کی گرفتاری:** مسیلمہ تک پہنچنے کا ایک روز کا سفر باقی تھا کہ حضرت خالدؓ بن ولید نے حضرت شرحبیلؓ کو مقدمہ الجیش پر مقرر کر کے خود آگے بڑھنا چاہا لیکن اتفاق سے شب کے وقت مجاعہ سے مڈبھیڑ ہو گئی جو چالیس یا ساٹھ آدمیوں کا گروہ لے کر بلاد بنی عامر و بنی تمیم کی طرف شب خون مارنے گیا تھا۔

حضرت شرحبیلؓ نے مجاعہ پر حملہ کر دیا اور لڑ کر مجاعہ بن مرارہ کے علاوہ پورے گروہ کو فرشِ زمین پر آرام کے ساتھ سلا دیا۔

**جنگ یمامہ:** اس واقعہ کے بعد حضرت خالدؓ بن ولید آ گئے۔ مسیلمہ و بنی حنیفہ نے بڑھ کر تیغ و سنان سے ان کا استقبال کیا۔ مسیلمہ کے ہمراہ اس معرکہ میں چالیس ہزار (۴۰۰۰۰) فوج تھی۔ اس کے مقدمہ الجیش پر رجال تھا۔

مسلمانوں کا لشکر تعداد میں تیرہ ہزار (۱۳۰۰۰) تھا، جس کی افسری حضرت خالدؓ بن ولید کر رہے تھے۔ اور ان کی ماتحتی میں نامی گرامی

---

[1] تاریخ ابن خلدون حصہ اول ص ۱۹۶

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

دلاور لڑنے والے کام کر رہے تھے۔

فریقین نے نہایت سختی سے لڑائی شروع کی۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہی لڑائی فریقین کی قسمت کا فیصلہ کرنے والی ہو گی۔ دونوں طرف سے لڑنے والے جی توڑ کر لڑ رہے تھے۔ پہلے حملہ میں بنو حنیفہ لڑتے لڑتے حضرت خالدؓ کے اس خیمہ تک پہنچ گئے جہاں پر مجاعہ قید تھا اور اسی خیمہ میں اُمّ متمم یا تمیم زوجہ حضرت خالدؓ بھی تھیں۔

مجاعہ نے باوجود قیدی ہونے کے انتہائی دلیری سے اُٹھ کر مرتدین کو خیمہ کے پاس سے علیحدہ کیا۔ اس کے بعد لشکر اسلام اللہ اکبر کہہ کر بنی حنیفہ پر ٹوٹ پڑا جس سے بنی حنیفہ بدحواسی کے عالم میں بھاگ نکلے۔

**محکم بن طفیل کا خاتمہ:** محکم بن طفیل (جو لشکر مسیلمہ کے میسرہ پر تھا) نے کہا: ادخلوا الحدیقہ یا بنی حنیفہ فانی امنع ادبارکم (یعنی اے بنی حنیفہ! حدیقہ میں چلے جاؤ میں تمہاری حفاظت کروں گا)۔ یہ سن کر بنی حنیفہ تو حدیقہ[1] میں چلے گئے اور محکم بن الطفیل ایک ساعت تک لڑتا رہا۔ یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمنؓ بن ابی بکرؓ نے اس کو قتل کر دیا۔

مسلمانوں نے نہایت سختی سے پاؤں جما کر لڑائی شروع کر دی۔ رایت اسلام حضرت ثابتؓ بن قیس کے ہاتھ میں تھا۔ جب یہ لڑ کر شہید ہو گئے

---

1 شہر یمامہ کے دروازہ پر ایک باغ تھا، جس کو حدیقۃ الرحمن کہتے تھے۔ مسیلمہ نے اپنا خیمہ اسی باغ میں نصب کیا تھا۔

توحضرت زیدؓ بن الخطاب نے لیا۔ پھر حضرت ابو حذیفہؓ، پھر حضرت سالمؓ مولیٰ ابو حنیفہ نے، پھر حضرت براءؓ برادر اوس بن مالک نے لے کر مقابلہ کیا۔ اللہ جل شانہ کی عنایت سے مرتدین کو شکست ہوئی۔ [1]

**مسیلمہ کذاب کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد:** تاریخ طبری میں علامہ طبری لکھتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ایک شیطان مسیلمہ کے تابع ہے۔ جب وہ اس کے پاس آتا ہے تو اس کے منہ سے اس قدر کف جاری ہوتا ہے، وہ شیطان اسے اس کے کرنے سے روک دیتا ہے۔ لہٰذا اگر کبھی تم کو اس کے خلاف موقع مل جائے تو ہرگز اس کو ہاتھ سے نہ جانے دینا۔ [2]

**حضرت خالدؓ بن ولید کا مسیلمہ پر حملہ:** رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کی وجہ سے حضرت خالدؓ اس کے قریب پہنچ کر اس پر حملہ کرنے کا موقع تلاش کرنے لگے۔ حضرت خالدؓ نے دیکھا کہ وہ اپنی جگہ جما ہوا ہے حالانکہ اب جنگ میں مسلمانوں کا پلہ بھاری ہو چکا تھا اور وہ مرتدین کو بے دریغ قتل کر رہے تھے مگر تاہم حضرت خالدؓ نے اندازہ لگایا کہ تاوقتیکہ مسیلمہ اپنی جگہ سے نہ ہٹے اس کے ساتھی میدان سے بھاگنے والے نہیں۔ انہوں نے موقع کی تلاش میں مسیلمہ کو آواز دی۔ اس نے

---

1 تاریخ ابن خلدون حصہ اول ص ۱۹۷،

2 تاریخ طبری ج ۲ حصہ دوم ص ۹۲

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

جواب دیا۔

حضرت خالدؓ نے چند باتیں ایسی پیش کیں جو وہ چاہتا تھا اور کہا کہ اچھا بتایئے اگر ہم نصف پر راضی ہو جائیں تو کون سا نصف حصہ آپ ہمیں دیں گے؟ اس کی یہ عادت تھی کہ جب وہ کوئی جواب دینا چاہتا تو اپنا منہ شیطان سے مشورہ کرنے کے لئے پھیر دیتا اور وہ منع کر دیتا۔ چنانچہ اس گفتگو کے دوران میں ایک مرتبہ مشورہ کے لئے اپنا منہ ذرا پھیرا تھا کہ حضرت خالدؓ بن ولید موقع ملتے ہی اس پر پل پڑے اور وہ سہم کر بھاگا۔ اس کے ہٹنے کی دیر تھی کہ اس کے تمام توابع میدان سے فرار ہو گئے۔

حضرت خالدؓ نے مسلمانوں کو للکارا کہ خبر دار! اب آگے بڑھو اور کسی کو بچ کر جانے نہ دو۔ مسلمان سب کے سب اُن پر پل پڑے اور مرتدین کو کامل شکست ہوئی۔

جب تمام لوگ مسیلمہ کا ساتھ چھوڑ کر فرار ہو گئے اور وہ بھی اپنی جگہ سے اُٹھا تو کسی نے اُس سے کہا کہ آپ کے وہ وعدے جو آپ اپنی فتح کے ہم سے کیا کرتے تھے، کیا ہوئے؟ اس نے کہا: بہر حال! اب اس وقت تو تم اپنی عزت کی حمایت میں لڑو۔[1]

**حدیقۃ الموت:** مسلمانوں نے ان پر ہر طرف سے ایسی یورش کی کہ ان کو ایک محصورہ باغ میں پناہ گزیں ہونے پر مجبور ہونا پڑا۔ جو ان سب کے

[1] تاریخ طبری ج ۲ حصہ دوم ص ۹۳

لئے ہلاکت کا مقام ثابت ہوا۔ اسی میں دشمن خدا مسیلمہ کذاب بھی تھا۔

حضرت براءؓ بن مالک نے کہا: اے مسلمانو! تم مجھے دیوار پر چڑھا کر اندر اتار دو۔ مسلمانوں نے کہا: براء! ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ مگر انہوں نے نہ مانا اور اصرار کیا کہ آپ لوگ مجھے کسی طرح باغ کے اندر ڈال دیں۔ چنانچہ مسلمانوں نے ان کو کندھوں پر اُٹھا کر باغ کی دیوار پر چڑھا دیا اور وہاں سے وہ تلوار کے ساتھ دشمن میں کود پڑے۔ اور باغ کے دروازے سے ان کو مار بھگایا اور پھر مسلمانوں کے لئے اندر سے اس دروازے کو کھول دیا۔ اب کیا تھا، تمام مسلمان ایک دم باغ میں داخل ہو گئے۔ مرتدین نے بہت سخت مقابلہ کیا، یہاں تک کہ اللہ نے اپنے دشمن مسیلمہ کو ہلاک کر ڈالا۔

حضرت جبیرؓ بن مطعم کے مولیٰ حضرت وحشیؓ اور ایک انصاری نے مشترکہ طور پر اُسے قتل کیا تھا۔ حضرت وحشیؓ نے اپنا بھالا اس پر پھینکا اور انصاری نے اپنی تلوار سے اس پر وار کیا۔ چونکہ دونوں نے ایک ہی وقت وار کیا تھا، اس لئے اس کے بعد میں حضرت وحشیؓ کہا کرتے تھے کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ہم میں سے کس کے وار نے اس کا کام تمام کیا۔[1]

حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ اس روز میں نے ایک

---

[1] ہماری کتاب تاریخ اسلام حصہ پنجم سلسلہ نمبر 30 غزوہ اُحد تک کی مہمات کے صفحہ نمبر 53 تا 57 پر تحریر و اشعار جس میں حضرت وحشیؓ کا مزید تذکرہ موجود ہے۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مسیلمہ کو حبشی غلام نے قتل کیا ہے۔[1]

مسلمانوں نے اس باغ میں سب مرتدین کا صفایا کر دیا۔ اس لڑائی اور پھر اس باغ میں جو بعد میں حدیقۃ الموت کے نام سے مشہور ہے، اس روز دس ہزار (۱۰۰۰۰) نبرد آزما کام آئے۔ مسیلمہ کذاب بھی اسی باغ میں مارا گیا۔ (تاریخ طبری ج ۲ حصہ دوم ص ۹۳)

**جنگ یمامہ کے شہداء کرام:** اس جنگ میں جو مسیلمہ کذاب اور مرتدین کے خلاف لڑی گئی، صرف مدینے کے مہاجرینؓ وانصارؓ میں سے تین سو ساٹھ (۳۶۰) صحابہؓ شہید ہوئے۔ نیز اہل مدینہ کے علاوہ دوسرے مہاجرینؓ و تابعینؒ میں سے چھ صد (۶۰۰) یا زیادہ اصحاب شہید ہوئے۔ تین سو (۳۰۰) مہاجرینؓ اور تین سو (۳۰۰) تابعینؒ کے علاوہ حضرت ثابتؓ بن قیس بھی شہید ہوئے۔

دوسری طرف بنو حنیفہ کے اقرباء کے میدان میں سات ہزار (۷۰۰۰) آدمی مارے گئے تھے۔ موت والے باغ میں سات ہزار (۷۰۰۰) اور تعاقب و تلاش میں بھی اسی قدر۔[2]

**رجال بن عنوہ کا قتل:** حضرت زیدؓ بن الخطاب نے رجال بن عنقوہ کو قتل کر ڈالا۔ اس واقعہ سے مرتدین کے رہے سہے ہوش و حواس بھی

---

[1] تاریخ طبری ج ۲ حصہ دوم ص ۹۰،

[2] تاریخ طبری ج ۲ حصہ دوم ص ۹۵

جاتے رہے۔ سترہ ہزار (۱۷۰۰۰) جنگ آور بنو حنیفہ مارے گئے۔

لڑائی کے ختم ہونے کے بعد حضرت خالدؓ بن ولید مجاعہ کو اپنے ساتھ لئے ہوئے مرتدوں کے مقتولین کی طرف سے گزرے۔ حضرت خالدؓ نے محکم کی لاش دیکھ کر دریافت کیا کہ یہ وہی (مسیلمہ) ہے؟ مجاعہ نے کہا: واللہ! مسیلمہ اس سے اچھا تھا۔ پھر حضرت خالدؓ بن ولید نے مسیلمہ، رویحل، ومیم، اخنیس کو دکھا کر کہا کہ تیرے سردار یہی تھے اور یہی تجھ پر حکومت کرتے تھے۔

مجاعہ نے کہا: مسیلمہ یہی ہے اور یہ لوگ ایسے ہی تھے لیکن تم ان لوگوں کے قتل پر نازاں نہ ہو۔ ان سے زیادہ دلاور اور جنگی قلعہ یمامہ میں موجود ہیں۔ ان کے زیر کرنے کے لئے ایک مدت چاہیے۔ تم مجھ کو چھوڑ دو اور مجھ سے اور میری قوم سے مصالحت کر لو تو میں ان کو تم سے صلح کر لینے پر آمادہ کر دوں گا۔

**اہل یمامہ سے مصالحت:** حضرت خالدؓ بن ولید چونکہ کسی قدر مالِ غنیمت جمع کرا چکے تھے اور لشکریوں کو کمر کھول دینے کا حکم دے چکے تھے، اسی وجہ سے مجاعہ سے کہا: میں تجھے قید سے رہا کئے دیتا ہوں۔ تو اپنی قوم میں جا اور ان کو صلح کر لینے پر آمادہ کر۔ میں ان سے فقط ان کے نفوس کی بابت صلح کروں گا۔

مجاعہ حضرت خالدؓ کے پاس سے اُٹھ کر اہل یمامہ کے پاس گیا اور

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

عورتوں کو مسلح کر کے شہر پناہ کی فصیل پر کھڑا کر کے حضرت خالدؓ کے پاس واپس آیا اور کہا کہ وہ لوگ محض اپنی جانوں پر مصالحت نہ کریں گے۔ حضرت خالدؓ نے یمامہ کی طرف نظر اُٹھا کر کھا تو اس کی فصیلیں ہتھیاروں سے چمکتی نظر آئیں اور لشکر اسلام کی یہ کیفیت تھی کہ انصارؓ میں تین سو ساٹھ (۳۶۰) آدمی اور اسی قدر مہاجرینؓ اور اسی قدر تابعینؒ میں سے شہید ہو چکے تھے۔ جو باقی تھے، ان میں زخمیوں کی تعداد تھی۔

ان وجوہات کے پیش نظر حضرت خالدؓ نے مجاعہ سے نصف مال و اسباب و زمین مزروعہ و غیر مزروعہ و باغات و قیدیوں کی بنیاد پر صلح کرنے کی تجویز پیش کی۔ لیکن ان لوگوں نے اس سے بھی انکار کیا تو ربع (چوتھائی) مال واسباب پر صلح کر لی۔

صلح نامہ لکھنے کے بعد قلعہ کھولا گیا تو سوائے عورتوں اور لڑکوں کے اور کوئی نظر نہ آیا۔ حضرت خالدؓ نے مجاعہ سے کہا کہ تو نے میرے ساتھ دغا کی اور فریب سے صلح نامہ لکھوایا۔ مجاعہ نے عرض کیا: اے امیر! میری قوم میں کسی قسم کی استطاعت باقی نہ رہ جاتی اگر میں یہ حیلہ نہ کرتا۔ مجھے اب معاف فرمایئے۔ میں نے ان کی رسوائی کے خیال سے یہ سب کچھ کیا۔

حضرت خالدؓ بن ولید یہ سُن کر خاموش ہو رہے اور اس صلح نامہ کو بحالہٖ قائم رکھا۔

**سلمہ بن عمیر کا انجام:** لیکن سلمہ بن عمیر نے کہا: ہم اس صلح کو قبول نہ کریں گے اور قلعوں کو محفوظ رکھیں گے اور اہل قریٰ کو لڑائی پر آمادہ کریں گے۔ غلہ و رسد کافی ہے، موسم سرما بھی آ گیا۔ مجاعہ نے اس سے اختلاف کیا اور کہا کہ اگر میں حیلہ و فریب نہ کرتا تو حضرت خالدؓ بھی اس شرط پر صلح نہ کرتے۔ میں نے نہایت چالاکی سے یہ صلح نامہ لکھوایا ہے۔ مجاعہ کے کہنے پر سات آدمی اس کی قوم سے نکلے اور حضرت خالدؓ سے انہوں نے صلح کر کے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور جس خیال پر وہ اس سے پیشتر تھے، اس سے براءت ظاہر کر دی۔

سلمہ بن عمیر کے دِل میں حضرت خالدؓ کی جانب سے ایک خلش مضمر ہو گئی اور اس نے ان کے ساتھ دغابازی کا قصد کر لیا، مگر سلمہ کے ہمراہیوں نے حضرت خالدؓ کو اس ناشائستہ حرکت سے مطلع کر دیا، جس کی پاداش میں حضرت خالدؓ نے اس کو قید کر دیا۔ مگر یہ قید سے نکل بھاگا۔ لیکن پھر لوگوں نے اس کو گرفتار کر کے مار ڈالا۔

**اہل یمامہ کا وفد:** حضرت ابو بکرؓ صدیق نے حضرت سلمہؓ بن وقش کو ایک خط دے کر حضرت خالدؓ بن ولید کے پاس بھیجا۔ جس کا مضمون یہ تھا:

> اگر اللہ جل شانہ مرتدین پر تم کو فتح یاب کرے تو بنو حنیفہ سے جو بالغ ہو چکے ہوں، وہ سب کے سب قتل کئے جائیں۔ البتہ نو عمر لڑکے اور عورتیں قید کر لی جائیں۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

لیکن اس خط کے پہنچنے سے پہلے حضرت خالدؓ بن ولید صلح کر چکے تھے۔ اس وجہ سے اس خط پر عمل در آمد نہ کیا گیا۔ لہٰذا ان میں سے ایک گروہ کو اپنے خط کے ساتھ وفد کی صورت میں حضرت ابو بکرؓ صدیق کے پاس روانہ کر دیا۔ حضرت خالدؓ نے اپنے خط میں مسیلمہ کے مارے جانے اور اہل یمامہ پر فتح پانے نیز صلح کرنے اور ان لوگوں کے اسلام لانے کا مفصل حال لکھا تھا۔

حضرت ابو بکرؓ صدیق نے اہل وفد سے بکمال عزت واحترام ملاقات کی اور ان لوگوں سے مسیلمہ کے بنائے ہوئے فقرات کو دریافت فرمایا۔ ان لوگوں نے جو کچھ انہیں یاد تھا، پڑھ کر سنایا۔ حضرت ابو بکرؓ صدیق نے فرمایا:

> واللہ! یہ کلام خدا نہیں ہے۔ پاک ہے وہ اللہ۔ جس کو وہ گمراہ کرے، اس کا کوئی ہادی نہیں اور جس کو وہ راہِ راست پر لائے، اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ جاؤ اپنی قوم میں رہو اور اسلام پر ثابت قدمی دکھاؤ۔ جس سے اللہ اور اس کا رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ راضی ہو۔[1]

## مہم (۲۳)...اہل بحرین کا ارتداد اور دوبارہ قبولِ اسلام

حضرت خالدؓ بن ولید نے یمامہ سے فارغ ہو کر اس کی وادیوں میں سے ایک وادی کی طرف رُخ کیا۔ جہاں پر عبدالقیس و بکر بن وائل

[1] تاریخ ابن خلدون حصہ اول ص ۱۹۸

وغیرہ بطون ربیعہ جمع ہو رہے تھے۔ یہ لوگ آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد مرتد ہو گئے۔ اور اسی طرح منذر بن ساوی بھی رسول اللہ ﷺ کے وصال کے تھوڑے دنوں بعد اسلام چھوڑ بیٹھا تھا۔

یہ جارود بن المعلیٰ وہی ہیں جو وفد کی صورت میں آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے اور وہاں سے اسلام لا کر اپنی قوم میں آئے۔ ان کی تحریک پر وہ لوگ ایمان لائے تھے۔ پس جب عبدالقیس کو آنحضرت ﷺ کے وصال کی خبر معلوم ہوئی تو وہ لوگ بھی مرتد ہو گئے اور کہنے لگے کہ اگر محمد ﷺ نبی ہوتے تو نہ مرتے۔

جارود بن المعلیٰ نے کہا:

> تمہاری عقلوں پر پتھر پڑیں۔ کیا تم نے یہ نہیں سنا اور کیا تم یہ نہیں جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ سے پہلے اور انبیاء کرام بھیجے تھے اور وہ لوگ اپنا زمانہ حیات پورا کر کے وفات پا گئے؟ اسی طرح حضرت محمد ﷺ بھی ایک نبی تھے۔ جب ان کا زمانہ وصال آیا تو وہ بھی وصال فرما گئے۔

جارود نے سن کر کلمہ شہادت پڑھا۔ عبدالقیس کے دِل پر ان کلمات کا ایسا فوری اثر ہوا کہ وہ لوگ بھی ان کے ساتھ ساتھ کلمہ پڑھنے لگے اور اسلام پر ثابت قدم رہے۔[1]

---

1 تاریخ ابن خلدون حصہ اول ص ۱۹۹

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

## مہم (۲۴)... حطم بن ربیعہ کا ارتداد اور اس کی سرکوبی

ابن اسحق نے لکھا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ صدیقؓ نے حضرت علاءؓ بن الحضرمی کو منذر کی طرف مقرر فرمایا۔ اس سے پیشتر آنحضرت ﷺ نے انہیں کو منذر کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ پس جب آپ کا وصال ہو گیا اور بطون ربیعہ مرتد ہو گئے اور ان لوگوں نے منذر بن النعمان بن المنذر کو (جو کہ مغرور کے نام سے موسوم تھا) اپنا حاکم بنالیا اور اس کی حکومت کو تسلیم کرلیا۔

جیسا کہ حیرہ میں اس کی قوم نے کیا تھا اور جارود کی وجہ سے عبدالقیس اسلام پر ثابت قدم رہے اور بکر بن وائل نے ردت پر قیام کیا۔ اور حطم بن برادر بنو قیس بن ثعلبہ خروج کر کے غطیف و ہجر کے درمیان قیام پذیر ہوا اور اس نے چند آدمیوں کو دارین کی طرف عبدالقیس کو اسلام سے پھیرنے کے لئے بھیجا۔ لیکن عبدالقیس نے اس سے انکار کیا تو اس نے مغرور بن سوید کو جواثی کی جانب یہ کہہ کر روانہ کیا کہ اگر تو ان پر فتح یاب ہو گیا تو میں تجھ کو بحرین کا ویسا ہی بادشاہ بنا دوں گا، جیسا کہ حیرہ کا نعمان ہے۔

پس اس نے جواثی میں پہنچ کر مسلمانوں کا محاصرہ کرلیا۔ اس اثناء میں حضرت علاءؓ بن الحضرمی اہل ردت سے لڑنے کے لئے بحرین آ پہنچے

اور جارود بن المعلیٰ سے کہلا بھیجا کہ عبد القیس کو لے کر حطم اور اس کی قوم پر جو اس کے گرد و نواح میں ہے، حملہ کر دو۔ اس خبر کے سنتے ہی کل مسلمان حضرت علاءؓ کے پاس آکر اور اہل دارین کے علاوہ جس قدر مشرکین تھے، آکر جمع ہوگئے اور اپنے ارد گرد چاروں طرف خندق کھود کر لڑائی شروع کر دی۔

ایک ماہ کامل لڑائی ہوتی رہی۔ یہ نہ ان پر غالب ہوتے تھے اور نہ وہ ان سے لڑائی میں پیچھے ہٹتے تھے۔

**حطم بن ربیعہ کا خاتمہ:** اتفاق سے ایک روز شب کے وقت شور و غل کی آواز آنے لگی۔ حضرت علاءؓ بن الحضرمی نے کان لگا کر سنا تو علاوہ شور و غل کے گانے بجانے، لڑنے، فضول بکنے کی آوازیں بھی آ رہی تھیں۔ تھوڑی دیر تک خاموشی کے عالم میں لیٹے ہوئے سنتے رہے۔ جب صبر نہ ہوا تو انہوں نے ایک مخبر کو بھیجا۔ اس نے وہاں سے آکر اطلاع دی کہ کل فریق مخالف شراب پی کر مست پڑے ہوئے ہیں۔

حضرت علاءؓ بن الحضرمی نے اس خبر کے سنتے ہی اسی وقت اسلامی لشکر کو حملہ کرنے کا حکم دے دیا۔ نبرد آزمایانِ اسلام خندق کو عبور کر کے مرتدین کے سر پر پہنچ گئے۔ مرتدین حالت نشہ میں نہ اپنے کو سنبھال سکے اور نہ گھوڑوں پر سوار ہو کر بھاگ سکے۔ مسلمانوں نے ان میں سے اکثر کو قتل کیا۔ جو باقی رہے، ان میں سے بعض قید کر لئے اور بعض کشتیوں میں

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

سوار ہو کر دارین میں جا چھپے اور بعض اپنی قوم میں جا ملے۔

حطم بن ربیعہ (جو مرتدین کا سرگروہ تھا) اپنے کو کچھ سنبھال کر گھوڑے پر چڑھ رہا تھا کہ قیس بن عاصم نے پہنچ کر اس پر ایسا وار کیا کہ کمر سے اس کا ایک پاؤں کٹ کر گر پڑا۔ اتنے میں جابر بن بجیر آ گیا اور اس نے قیس پر حملہ کر دیا۔ قیس نے اس کا وار خالی دے کر ایک ایسا ہاتھ مارا کہ اس کی گردن دوش سے جدا ہو کر علیحدہ جا پڑی۔ پھر قیس نے لپک کر حطم بن ربیعہ کا بھی کام تمام کر دیا۔ (تاریخ ابن خلدون حصہ اول ص ۱۹۹)

## مہم (۲۸)... معرکہ دارین

**صحابہؓ نے دریا میں گھوڑے ڈال دیئے:** عفیف بن منذر نے مغرور بن سوید کو گرفتار کر لیا۔ تمام شب کشت و خون کا بازار گرم رہا۔ صبح ہونے تک جب میدان مرتدین سے خالی ہو گیا تو علاء نے صبح کی نماز کے بعد مغرور کے قتل کا حکم دے کر مالِ غنیمت تقسیم کر دیا۔

بکر بن وائل میں ان لوگوں کو جو اسلام پر ثابت قدم رہے تھے اور خصفہ تمیمی اور مثنی بن حارث کو اہل ردت کے روکنے کو لکھا۔ لیکن اس خط کے پہنچنے سے پہلے اہل ردت دارین میں پہنچ گئے۔ مسلمانانِ بکر بن وائل حضرت علاءؓ کو جب اس سے مطلع کر کے خود دارین کی طرف بڑھے تو حضرت علاءؓ بن الحضرمی بھی اس اطلاع پر اسلامی لشکر لئے ہوئے ان کے

پیچھے پیچھے دارین کی طرف روانہ ہوئے۔

دریا کے کنارے پہنچ کر کشتی نہ ملنے سے لشکر اسلام رُک گیا۔ حضرت علاءؓ بن الحضرمی نے گھوڑے سے اتر کر جماعت کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی اور سب کے سب دُعا کرنے لگے:

یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن یَا کَرِیْم یَا حَلِیْم یَا اَحَد یَا صَمَد یَا حَیُّ یَا مُحْیِ الْمَوْتٰی یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا رَبَّنَا

دُعا ختم کرنے کے بعد حضرت علاءؓ نے گھوڑے پر سوار ہو کر ایک ایڑ لگا دی اور اسلامی لشکر ان کے پیچھے پیچھے روانہ ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کی عنایت سے دریا پایاب ہو گیا اور اسلامی لشکر نے اس کو عبور کر کے دشمنانِ خدا کے سر پر پہنچ کر قتل وغارت کرنا شروع کر دیا اور ایک شب و روز کی لڑائی کے بعد مرتدین کو شکست ہوئی۔ چھ ہزار سوار اور دو ہزار پیادے ان کے مارے گئے۔ باقی جس قدر تھے، وہ سب گرفتار و قید کر لئے گئے۔

**حضرت علاءؓ بن الحضرمی کا بحرین کی امارت پر تقرر:** اس خدا داد کامیابی کے بعد حضرت علاءؓ بن الحضرمی بحرین واپس آئے اور حرانہ میں لشکر اسلام کو ٹھہرنے کا حکم دیا۔ لیکن فتنہ انگیزوں نے یہ غلط خبر مشہور کر دی کہ ابو شیبان و ثعلبہ وحر، شیبانوں کو ردت پر اُبھار کر ان کو مسلمانوں سے لڑائی کے لئے جمع کر رہے تھے۔ حالانکہ وہ حضرت علاءؓ کی

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

امداد کے لئے جمع ہو رہے تھے۔

جس وقت حضرت علاءؓ ان فتنہ انگیزوں کے کہنے پر اعتماد کر کے ابو شیبان وغیرہ کے مقابل ہوئے، اس وقت حقیقت حال کا انکشاف ہوا اور وہ لوٹ کر اپنی قیام گاہ پر آئے اور حضرت ابو بکرؓ صدیق کو ایک خط لکھا۔ جس میں اہل خندق کی شکست اور حطم کے مارے جانے کی مفصل کیفیت درج کی تھی۔

حضرت ابو بکرؓ صدیق اس خط کو پڑھ کر بہت خوش ہوئے۔ اور حضرت علاءؓ کو حکومت بحرین پر مقرر کر دیا۔

اس کے بعد ثمامہ بن اثال ایک گروہ کو ہمراہ لے کر نکل کھڑا ہوا۔ اتفاق سے قیس بن ثعلبہ بن بکر بن وائل کے راستہ میں مل گیا۔ اس کے پاس حطم بن ربیعہ کی سیاہ چادر تھی۔ اہل قافلہ نے کہا: اسی نے حطم کو مارا ہے۔ قیس بن ثعلبہ نے ہر چند کہا کہ میں نے اس کو نہیں مارا۔ مجھ کو امیر نے دی ہے لیکن ان لوگوں نے ان کے کہنے پر مطلق توجہ نہ کی اور ان کو گرفتار کر کے مار ڈالا۔ (تاریخ ابن خلدون حصہ اول ص ۲۰۰)

## مہم (۲۶)... عمان و مہرہ کے مرتدین کی سرکوبی

اس سے پیشتر زمانہ جاہلیت میں عمان کی حکومت یقیط بن مالک ازدی کے خاندان میں تھی۔ لیکن انقلاب زمانہ میں اس کے خاندان سے

حکومت نکل کر جیفر و عبد پسران جلندی کے قبضہ میں آگئی تھی۔

آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد جس وقت اہل عمان ومہرہ مرتد ہو چکے تھے، اس وقت یقیط بن مالک نے موقع مناسب دیکھ کر نبوت کا دعویٰ کر کے عمان سے جیفر و عبد کو نکال دیا اور خود عمان پر حکومت کرنے لگا۔

جیفر نے حضرت ابو بکرؓ صدیق کو اس واقعہ سے آگاہ کیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت حذیفہؓ بن محصن ضمیری کو عمان کی طرف اور حضرت عرفجہؓ بارقی کو مہرہ کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا۔ روانگی کے وقت حضرت حذیفہؓ کو حکم دیا کہ مہم عمان سے فارغ ہو کر مہرہ میں عرفجہؓ کو مدد دینا اور دونوں آدمی جیفر کی رائے سے کام کرنا۔

اگرچہ اس سے پیشتر حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل کو یمامہ کی طرف مسیلمہ سے لڑنے کو بھیجا تھا، لیکن حضرت عکرمہؓ کو بوجہ عجلت کامیابی نہ ہوئی تھی اور حضرت ابو بکرؓ صدیق نے ان کو لکھ کر بھیجا کہ تم حذیفہؓ و عرفجہؓ کے ساتھ شریک ہو کر اہل عمان ومہرہ سے لڑنا اور جب مہم عمان و مہرہ سے فارغ ہو جاؤ تو یمن چلے جانا۔ (جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں) اس وجہ سے حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل حضرت حذیفہؓ و عرفجہؓ کے پہنچنے سے پہلے عمان پہنچ گئے۔ اس کے بعد جب حضرت حذیفہؓ و عرفجہؓ بھی آ گئے تو انہوں نے جیفر و عبد کو اپنے آنے سے مطلع کیا۔ جیفر و عبد فوراً اپنی

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

موجودہ فوج لے کر اسلامی لشکر میں آ گئے اور صحرائے عمان میں خیمہ زن ہوئے۔

**عمان کی فتح:** لقیط نے یہ خبر پا کر اپنے لشکر کو جمع کیا اور کمال مردانگی سے شہر میں لا کر مقابلہ کی غرض سے ٹھہرایا۔

مقدمۃ الجیش میں حضرت عکرمہؓ تھے اور میمنہ پر حضرت حذیفہؓ اور میسرہ پر حضرت عرفجہؓ اور رؤسا عمان جو ہنوز اسلام پر ثابت قدم تھے، مع جیفر و عبد کے قلب میں تھے۔ ادھر لقیط اور اس کے ہمراہی ایک کثیر تعداد میں صف بصف مقابلہ میں کھڑے تھے اور ان کے پیچھے ان کی عورتیں اور لڑکے تھے۔

نماز فجر کے بعد لڑائی شروع ہوئی۔ فریقین نے جی توڑ کر لڑنا شروع کیا۔ لڑائی کا آغاز نہایت خطرناک نظر آ رہا تھا۔ مسلمانوں کا لشکر نشیب میں اور مرتدین کی یلغار بلندی پر تھی۔ مگر بایں ہمہ مسلمان ہتھیلی پر سر رکھ کر برابر آگے بڑھتے جاتے تھے۔ لقیط نے یہ رنگ دیکھ کر اپنی فوج کو للکار کر آگے بڑھایا اور خود ایک ہاتھ میں پرچم اور دوسرے میں نیزے لئے ہوئے گھوڑے کو مہمیز کر کے مسلمانوں کی طرف حملہ آور ہوا۔

اسلامی لشکر پر اس اچانک اور مجموعی حملہ سے سخت دباؤ ہوا اور قریب تھا کہ لقیط فتح یاب ہو جاتا، لیکن اتفاقاً بنی ناجیہ کا ایک گروہ جس میں حریث بن ارشد اور کچھ لوگ عبدالقیس کے شامل تھے (جس کا

سر دار سنجار بن صر صار تھا) ان کی مدد کو آ گیا۔ اسلامی لشکر کا دِل اس غیر متوقع امداد سے بڑھ گیا اور انہوں نے اللہ اکبر کہہ کر مجموعی قوت سے حملہ کر دیا۔

دشمنانِ دین شکست اُٹھا کر منہ کے بل گرتے پڑتے بھاگے۔ دس ہزار کے قریب ان میں سے مارے گئے۔ قیدیوں کی تعداد کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ مالِ غنیمت کی تقسیم کے بعد جو خمس (پانچواں حصہ) حضرت ابو بکرؓ صدیق کے پاس مدینہ بھیجا گیا تھا، اس میں آٹھ سو قیدی تھے (یعنی کل قیدی تقریباً چار ہزار تھے)۔ لڑائی کے ختم ہونے کے بعد حضرت خذیفہؓ تو عمان میں ٹھہرے رہے اور حضرت عکرمہؓ مہرہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ (تاریخ ابن خلدون حصہ اول ص ۲۰۱)

## مہم (۲۷)...اہل مہرہ کی اطاعت اور فریق مخالف کو شکست

مہرہ میں کچھ لوگ عمان اور ازد و عبد القیس و بنی سعید قبائل کے ہاں جا کر شریک ہو گئے اور یہ لوگ دو گروہ ہو کر حکومت و ریاست کے لئے ایک دوسرے سے لڑ رہے تھے۔

حضرت عکرمہؓ نے مہرہ میں پہنچ کر دونوں گروہوں کو اسلام کی دعوت دی۔ ایک گروہ نے ان میں سے اسلام قبول کر لیا اور دوسرے نے (جس کا سردار مصیح تھا) اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

عکرمہؓ نے گروہ اول کے ساتھ ہو کر حملہ کیا اور دوسرے فریق کو شکست دے کر ان کے سردار کو مار ڈالا۔ بہت سے مال واسباب پر قبضہ کر لیا۔

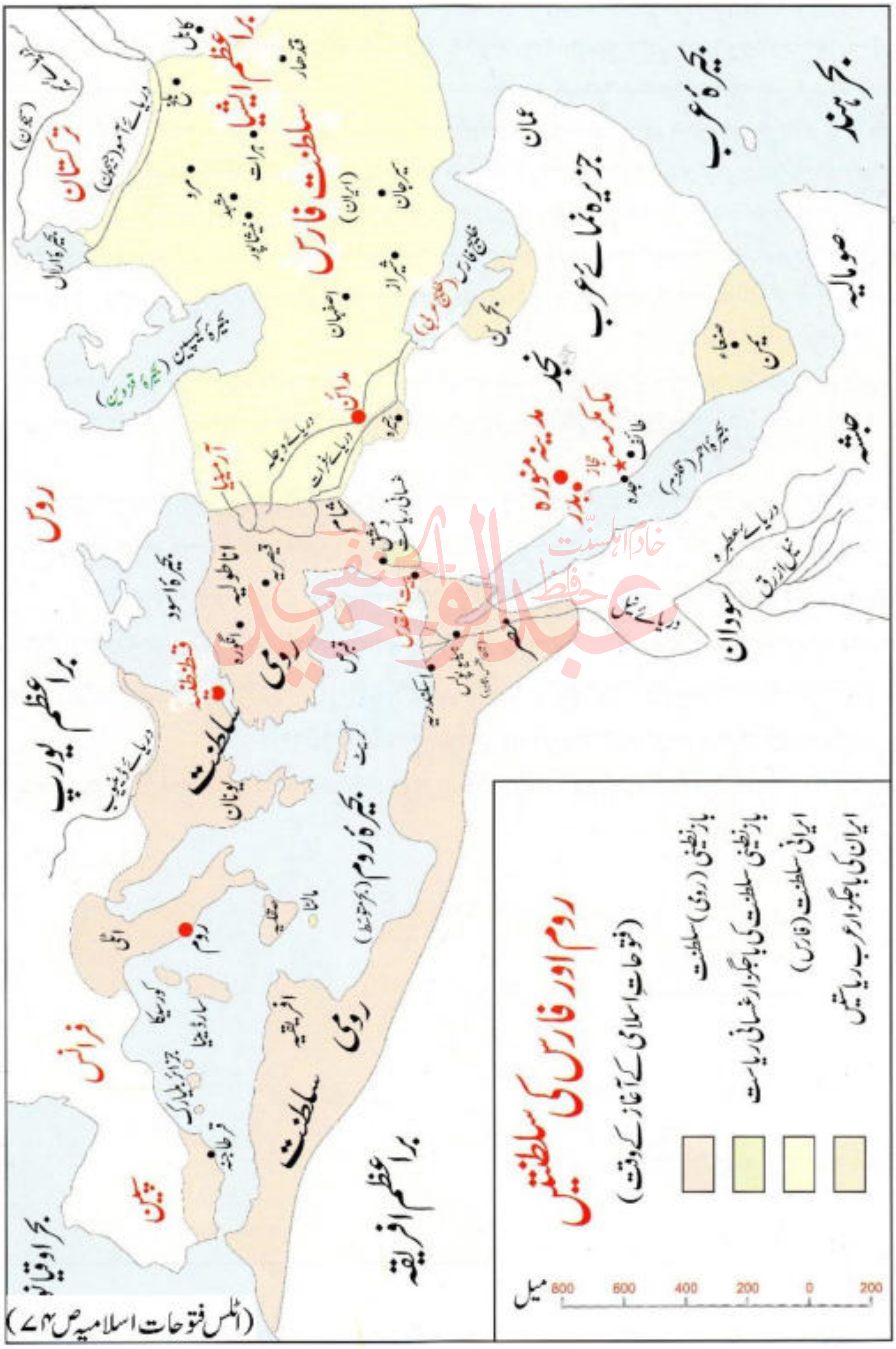

مسلمانوں کو اس واقعہ سے بہت مدد پہنچی۔ اس کے بعد اس اطراف وجوانب کے کل رہنے والے نجد، روضہ وساطی وجزایر ومر ولسان واہل جبرہ و ظہور الشحر و فرات و ذات الخیم و فرہ بالاتفاق مسلمان ہو گئے۔ حضرت عکرمہؓ نے اس واقعہ کا ایک اطلاعی خط حضرت ابو بکرؓ صدیق کے پاس بھیج دیا اور خود حسب ہدایت حضرت ابو بکرؓ براہِ یمن حضرت مہاجرؓ بن ابی امیہ کی طرف چلے گئے۔ (تاریخ ابن خلدون حصہ اول ص ۲۰۱)

## عراق کی فتوحات

سرحد عراق کے ساتھ ساتھ عرب قبائل آباد تھے۔ وہ ایک لمبے عرصہ سے ایرانی حکومت کے ظلم کا شکار تھے۔ اب جب کہ ایرانی حکومت زوال پذیر ہو رہی تھی تو انہیں موقع ملا کہ وہ ایرانی حکومت سے انتقام لیں۔ چنانچہ بنو بکر کے سردار حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ دربارِ خلافت میں حاضر ہوئے اور خلیفہ بلا فصل حضرت ابو بکرؓ صدیق سے امداد طلب کی۔ خلیفہ نے حضرت خالدؓ کو عراق کی مہم پر مامور کیا۔

## مہم (۲۸)...جنگ سلاسل یا جنگ کاظمہ (محرم ۱۲ھ)

حضرت خالدؓ دس ہزار فوج لے کر عراق کی طرف بڑھے۔ اہلہ کے مقام پر حضرت مثنیٰؓ آٹھ ہزار فوج لے کر ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

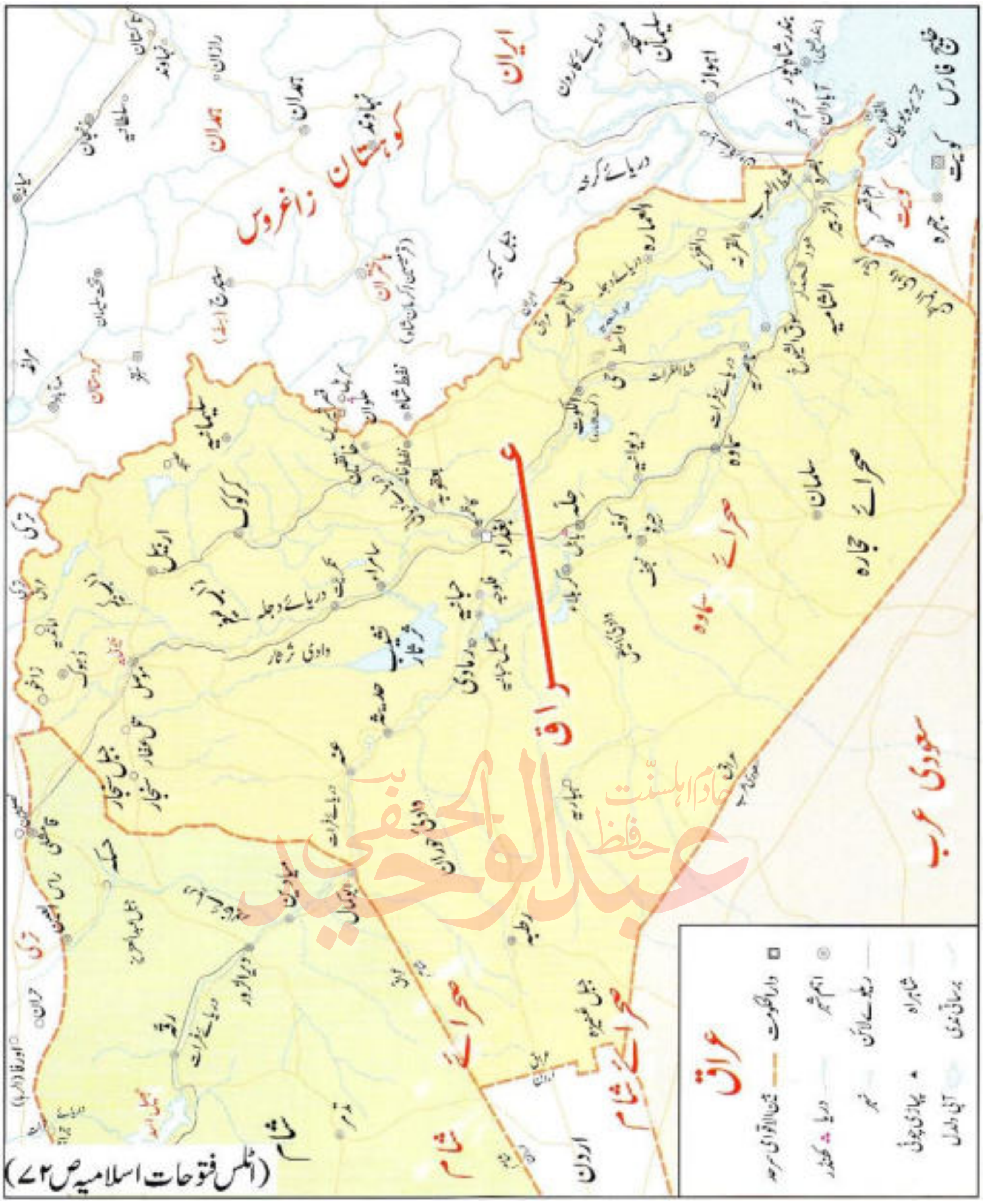


(اٹلس فتوحات اسلامیہ ص ۷۲)

جنوبی عراق کے ایرانی گورنر کا نام ہرمز تھا۔ حضرت خالدؓ نے اس کے نام ذیل کا خط لکھا:

"اسلام قبول کرو یا جزیہ دو۔ ورنہ تم کو ایک ایسی قوم سے لڑنا پڑے گا، جو موت کی اتنی ہی آرزومند ہے، جتنی تم زندگی کی تمنا رکھتے ہو۔"

ہرمز اس خط کو دیکھ کر بہت گھبرایا اور وہ خط اس نے شاہِ ایران کو بھیج دیا۔ اور وہ خود فوج لے کر نکلا۔ جب دونوں فوجیں میدان میں آئیں تو ہرمز نے حضرت خالدؓ کو مقابلے کی دعوت دی۔ حضرت خالدؓ مقابلہ پر گئے اور ایک ہی وار میں ہرمز کا کام تمام کر دیا۔ ایرانی فوج بھاگ نکلی۔ مسلمان فوج نے ان کا تعاقب کیا۔ اب اس مقام پر بصرہ آباد ہے۔ یہ جنگ مقام کاظمہ کے پاس ہوئی تھی، اس لیے اس کو جنگ کاظمہ کہتے ہیں۔ اس جنگ کو جنگ سلاسل یا زنجیروں والی جنگ بھی کہتے ہیں، کیوں کہ ایرانی سپاہیوں نے زنجیریں باندھ رکھی تھیں۔ تا کہ وہ میدان چھوڑ کر بھاگ نہ سکیں۔ (تاریخ طبری ج۲ ص ۱۲۸)

## مہم (۲۹)...جنگ مذار (صفر ۱۲ھ)

حضرت مثنیٰؓ دشمن کے تعاقب میں مدائن تک جانے کا ارادہ رکھتے تھے کہ ان کو معلوم ہوا کہ دشمن کا ایک بہت بڑا لشکر مقابلہ کے لئے مدائن کی طرف آ رہا ہے۔ حضرت مثنیٰؓ نے مذار کے مقام پر ڈیرے ڈال دیئے اور کمک کا انتظار کرنے لگے۔ مذار اس نہر پر واقع ہے جو دریائے دجلہ اور فرات کو ملاتی ہے۔ حضرت خالدؓ کو بھی دشمن کے ارادوں کا پتہ چل گیا۔ وہ تیزی سے مذار پہنچے۔ جب دونوں فوجیں مقابلہ پر آئیں تو

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

مسلمانوں نے زبردست حملہ کیا۔ دشمن کے پاؤں اُکھڑ گئے اور اس کے بڑے بڑے سردار مارے گئے۔ بہت زیادہ مالِ غنیمت ہاتھ لگا۔[1]

## مہم (۳۰)...جنگ دلجہ (صفر ۱۳ھ)

جب ایران کے بادشاہ کو اس شکست کا حال معلوم ہوا تو اس نے سوچا کہ عرب قبائل کی امداد حاصل کی جائے۔ عراق کی سرحد پر کئی قبائل آباد تھے۔ بادشاہ نے ان کی مدد سے ایک بہت بڑی فوج تیار کی اور مقام دلجہ کی طرف روانہ کر دی۔ اپنا ایک بہادر سپہ سالار بہمن ان کی امداد و نگرانی کے لئے بھیج دیا۔ حضرت خالدؓ کو جب اس کی فوج کی خبر ملی تو لشکر لے کر دلجہ کی طرف روانہ ہوئے۔

دونوں فوجیں ایک دوسرے کو مٹانے کا عزم رکھتی تھیں۔ جنگ شروع ہو گئی۔ حضرت خالدؓ نے اپنے دو سالار دشمن کے پیچھے بھیج دیئے تھے، کہ دوران جنگ پیچھے سے حملہ کر کے دشمن کو پریشان کریں۔ اب سامنے سے حضرت خالدؓ کے لشکر نے دشمن پر حملہ کر دیا اور پیچھے سے مسلمان سپہ سالار نے۔ دشمن گھبرا کر بھاگ گیا۔ بہت سا مالِ غنیمت ہاتھ آیا۔ (تاریخ طبری ج ۲)

---

[1] تاریخ طبری ج ۲

## مہم (۳۱)... جنگ اُلیس، فتح امغیشیاء (صفر ۱۲ھ)

ساسانی فوج اُلیس کے مقام پر دوبارہ جمع ہوئی۔ اس مرتبہ عیسائی بھی ایرانی لشکر میں شامل تھے۔ جب حضرت خالدؓ یہاں پہنچے تو اس فوج نے مسلمانوں کا راستہ روکنے کی کوشش کی، مگر شکست کھائی۔ جنگ اُلیس میں ایرانی مقتولین کی تعداد ستر ہزار تھی جو سب کے سب امغیشیا کے تھے۔ اس فتح کے بعد مسلمان امغیشیا کی طرف بڑھے۔ ان کی آمد سے پہلے یہ شہر خالی ہو چکا تھا۔ امغیشیاء خود بخود فتح ہو گیا۔

امغیشیاء حیرہ کے برابر کا شہر تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مسلمانوں کو اس فتح کی خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا تھا: اے گروہِ قریش! تمہارے شیر نے ایک شیر پر حملہ کیا اور اس کی گوہ میں گھس کر اس کو مغلوب کر دیا۔ عورتیں خالدؓ جیسا بہادر پیدا نہیں کر سکتیں۔ ذات سلاسل سے لے کر امغیشیاء کے واقعہ تک مسلمانوں کو اس قدر مالِ غنیمت کہیں حاصل نہیں ہوا جتنا امغیشیاء میں حاصل ہوا۔[1]

## مہم (۳۲)... حیرہ کی فتح (ربیع الاوّل ۱۲ھ)

ان فتوحات کے بعد حضرت خالدؓ حیرہ کی طرف بڑھے۔ حیرہ کے حاکم نے اپنے لڑکے آزادبہ کو مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے بھیجا۔ اس

---

[1] ایضاً تاریخ طبری ج ۲ ص ۱۴۶

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

نے دریائے فرات پر بند باندھ کر مسلمانوں کی پیش قدمی کو روکنا چاہا۔ مسلمانوں نے دریا کا بند توڑ دیا اور حیرہ کی طرف بڑھتے ہوئے محل پر قبضہ کرلیا۔ حاکم حیرہ شہر چھوڑ کر بھاگ گیا۔ اور حضرت خالدؓ نے شہر کا محاصرہ کرلیا۔ اہل شہر نے آخر صلح کرلی، جس کی شرائط ذیل تھیں:

"یہ وہ معاہدہ ہے جو خالدؓ نے ابن عدی، عمرو بن عبدالمسیح اور ایلاس سے طے کیا۔ جس کو اہل حیرہ نے اس عہد نامہ کا اختیار دیا ہے۔ اہل حیرہ ہر سال ایک لاکھ نوے ہزار درہم خراج دیا کریں گے۔ یہ خراج پادریوں اور عام لوگوں پر یکساں طور پر عائد کیا جائے گا۔ صرف وہ فقراء اس سے مستثنٰی ہوں گے جو تارک الدنیا ہیں۔ مسلمان شہر کی حفاظت کے ذمہ دار ہوں گے، ورنہ خراج کے حق دار نہ ہوں گے۔ اگر اہل حیرہ بد عہدی کریں تو مسلمان بری الذمہ ہوں گے۔" المرقوم ماہِ ربیع الاوّل ۱۲ھ)

مسلمانوں نے اہل حیرہ سے بہت اچھا سلوک کیا اور اس کے نتیجہ میں گردونواح کے باشندوں نے انہی شرائط پر مسلمانوں سے صلح کرلی۔

**حضرت خالدؓ کی کرامات:** حیرہ کی عظیم الشان فتح کے بعد اہل حیرہ کے سرداروں میں سے ایک عمرو بن عبدالمسیح جب حضرت خالدؓ بن ولید کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے خادم کے ہاتھ میں ایک تھیلی تھی۔ حضرت خالدؓ نے اس کے ہاتھ سے تھیلی لے کر زہر کو اپنے ہاتھ پر

پھیلایا اور اس سے دریافت کیا کہ اس کو تم اپنے ہمراہ کیوں لائے ہو؟ عمرو بن عبدالمسیح نے جواب دیا کہ میں اس کو اپنے ہمراہ اس خیال سے لایا ہوں کہ اگر میں تم کو اپنے خیال کے خلاف پاؤں تو اس صورت میں مجھے موت زیادہ عزیز ہو گی، اس سے کہ میں اپنی قوم میں کوئی چیز بدل کر جاؤں۔

حضرت خالدؓ یہ کہہ کر کہ جب تک موت نہیں آتی اس وقت کوئی شخص مر نہیں سکتا، "بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ" پڑھ کر اس کو کھا گئے۔ تھوڑے عرصہ تک عالم بے ہوشی میں پڑے رہے۔ اس کے بعد اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اچھی طرح باتیں کرنے لگے۔

عمرو بن عبدالمسیح نے یہ ماجرا دیکھ کر کہا: واللہ! تم لوگ جو چاہو گے حاصل کر لو گے، جب تک تم میں ایسا شخص موجود رہے گا۔

اس کے بعد ان لوگوں نے حضرت خالدؓ سے ایک لاکھ نوے ہزار یا دو لاکھ نوے ہزار اور کرامت بن عبدالمسیح کو دے کر صلح کر لی۔ صلح کے بعد کرامت شویل کو دے دی گئی اور کرامت نے ایک ہزار درہم اپنی قیمت دے کر آزاد کرا لیا۔ یہ واقعہ ربیع الاول ۱۲ھ کا ہے۔[1]

یہ ہیں مجسمہ کرامت سیف اللہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ۔

[1] تاریخ ابن خلدون،

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

## مہم (۳۳)...جنگ عین التمر/انبار، کلوازی کی فتح

اب حضرت خالدؓ نے شمالی ایران کا رُخ کیا۔ سب سے پہل انبار کے قلعہ پر قبضہ کیا۔ اس کے بعد عین التمر کے مقام پر دشمن سے مقابلہ ہوا۔ یہاں ایران کی تازہ دم فوج موجود تھی۔ گھمسان کی لڑائی ہوئی اور ایرانی شکست کھا گئے۔ اور مسلمانوں نے عین التمر پر قبضہ کر لیا۔[1]

## مہم (۳۴)...دومتہ الجندل

آنحضرت ﷺ کے زمانے میں خالدؓ نے دومتہ الجندل کے ایک رئیس کیدر بن عبد الملک کو مطیع بنالیا تھا۔ مگر اب دوبارہ اس علاقے میں سرکشی پھیل چکی تھی۔ چنانچہ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عیاضؓ بن غنم کو دومتہ الجندل روانہ کیا۔ حضرت عیاضؓ نے حضرت خالدؓ سے مدد مانگی۔ حضرت خالدؓ کی آمد کی خبر سن کر اکیدر نے ہتھیار ڈال دیئے۔ حضرت عیاضؓ نے جبلہ اور جودی کو شکست دی اور دومتہ الجندل مسلمانوں کے قبضہ میں آگیا۔ (تاریخ طبری ج ۲ ص ۱۶۳)

## مہم (۳۵)...جنگ فراض (۱۵ ذیقعدہ ۱۲ھ)

اب حضرت خالدؓ نے فراض کا رُخ کیا۔ فراض وہ مقام ہے جہاں

---

[1] تاریخ طبری ج ۲ ص ۱۵۹

عراق وشام اور جزیرہ کی سرحدیں ملتی ہیں۔ جب حضرت خالدؓ نے اس کا رُخ کیا تو ایرانیوں اور عیسائیوں کے ساتھ رومی بھی مل گئے۔ اور مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے متحد ہو گئے۔ مسلمانوں نے دریائے فرات کے کنارے ڈیرے ڈال دیئے۔ دشمن دریا پار کر کے مسلمانوں پر حملہ آور ہوا۔ دشمن کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس جنگ میں دشمن کے ایک لاکھ آدمی مارے گئے۔ (تاریخ طبری ج ۲ ص ۱۶۸)

## مہم (۳۶)...جنگ بابل (ربیع الثانی ۱۳ھ)

جنگ فراض کے بعد حضرت خالدؓ چپکے سے ۲۵ ذیقعدہ کو حج پر چلے گئے۔ جب وہ واپس آئے تو خلیفہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے حکم پر نصف فوج حضرت مثنیٰؓ کے ماتحت عراق میں چھوڑی اور باقی فوج کو لے کر محاذ شام کا رُخ کیا۔ ادھر ایران کے بادشاہ نے ایک نیا لشکر تیار کر لیا، جس میں دس ہزار سپاہی تھے۔

حضرت مثنیٰؓ کے پاس فوج کم تھی، مگر پھر بھی انہوں نے دریائے فرات پار کیا۔ اور بابل کے قریب ڈیرے ڈال دیئے۔ دشمن کی فوج سے سخت مقابلہ ہوا اور دشمن میدان سے بھاگ نکلا۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

## فتوحات شام... مسلمانوں کی شام پر فوج کشی (۱۳ھ)

رومیوں کی جنگی تیاریوں کی وجہ سے مدینہ کو مستقل خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔ اس لیے حضرت ابو بکرؓ صدیق نے حضرت خالدؓ بن سعید کو سرحد شام کی حفاظت کے لئے مامور کیا۔ انہوں نے وادیٔ تیما میں اپنا کیمپ لگایا۔ رومیوں نے یہ دیکھ کر سرحد کے قریب جمع ہونا شروع کر دیا۔

حضرت خالدؓ بن سعید نے خلیفہ سے لڑائی کی اجازت طلب کی۔ اور رومی فوج پر حملہ کر دیا۔ رومی طاقت میں زیادہ تھے، اس لئے مدینہ سے امداد طلب کی۔ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل اور حضرت ولیدؓ بن عقبہ کو امداد کے لئے روانہ کیا۔

جب حضرت خالدؓ بن سعید کو امداد کی اطلاع ملی تو وہ دشمن پر ٹوٹ پڑے۔ اور اس میں مسلمانوں کو نقصان اُٹھانا پڑا۔ حضرت عکرمہؓ نے بروقت پہنچ کر تعاقب کرنے والی رومی فوج کو روک دیا اور حضرت خالدؓ بن سعید کی فوج وادی القریٰ میں جمع ہو گئی۔ (تاریخ طبری ج ۲ ص ۱۷۱)

## مہم (۳۷)... شام پر لشکر کشی

اس واقعہ کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے شام پر باقاعدہ فوج کشی کا عزم کیا۔ آپ نے تمام مسلمانوں کے نام ایک فرمان جاری کیا، جس میں ان سے لشکر اسلام میں شامل ہونے کی اپیل کی گئی۔ چنانچہ عرب کے مختلف

حصوں سے مسلمان مدینہ میں جمع ہونے لگے۔

حضرت ابو بکرؓ نے شام کے مختلف حصوں میں علیحدہ علیحدہ فوجیں متعین کیں۔ ان فوجوں کے سپہ سالار حضرت ابو عبیدہؓ تھے۔ ان کی تعداد ستائیس ہزار (۲۷۰۰۰) تھی۔ ان میں دمشق کے لیے حضرت یزیدؓ بن ابی سفیان، حمص کے لیے حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح، اردن کے لئے حضرت شرحبیلؓ بن حسنہ اور فلسطین کے لیے حضرت عمروؓ بن العاص تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے اس لشکر اسلام کو پاپیادہ ساتھ جا کر رخصت کیا اور نصیحتیں کیں۔

اس زمانے میں قیصر روم شام آیا ہوا تھا۔ اس نے ایک بڑی فوج جمع کی اور ملک میں پھیلا دی۔ تاکہ مسلمان افواج ایک جگہ جمع نہ ہو سکیں۔ اس لیے جب مسلمان فوج شام میں داخل ہوئی تو جگہ جگہ اس کی جھڑپیں ہوئیں۔ اس پریشانی کے پیش نظر حضرت ابو عبیدہؓ نے خلیفہ کو مزید امداد کے لیے لکھا۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ نے حضرت خالدؓ بن ولید کو لکھا کہ آدھی فوج لے کر شام چلے جائیں۔

## مہم (۳۸)...بصریٰ کی فتح

حضرت خالدؓ تیزی سے شام کی طرف بڑھے۔ اور راستے میں ایک لق ودق صحرا کو عبور کیا۔ یہ پانچ دن میں پار ہوا۔ یہاں پانی کا نام ونشان نہ

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

تھا۔ اور حضرت خالدؓ نے بصریٰ کے غسانی حکمران جو رومیوں کا طرف دار تھا، پر حملہ کر دیا۔ غسانی ہار گئے اور اہل بصریٰ نے جزیہ ادا کرنے کی شرط پر صلح کر لی۔

## مہم (۳۹)...جنگ اجنادین (۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳ھ)

فلسطین کی تسخیر کے لیے حضرت عمروؓ بن العاص مقرر کیے گئے تھے۔ ان کے مقابلے کے لئے رومیوں نے اجنادین کے مقام پر ایک عظیم لشکر تیار کیا۔ جب حضرت خالدؓ کو اس کی اطلاع ملی تو اجنادین کا رُخ کیا۔

اس دوران حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح، حضرت شرحبیلؓ بن حسنہ اور حضرت یزیدؓ بن ابی سفیانؓ بھی اجنادین پہنچ گئے۔

اب مسلمانوں نے قیصر روم کی فوج پر حملہ کر دیا۔ گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔ تین ہزار مسلمان شہید ہوئے۔[1]

**صدیقی فتوحات:** حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ چکوالی لکھتے ہیں:

حضرت صدیق اکبرؓ نے جزیرۂ عرب کو کفر و ارتداد کے خطرناک فتنوں سے پاک کرنے کے بعد اس دور کی دوسری طاقتوں روم و ایران کی طرف فاتحانہ توجہ فرمائی۔

---

[1] تاریخ طبری ج ۲ ص ۱۹۸

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

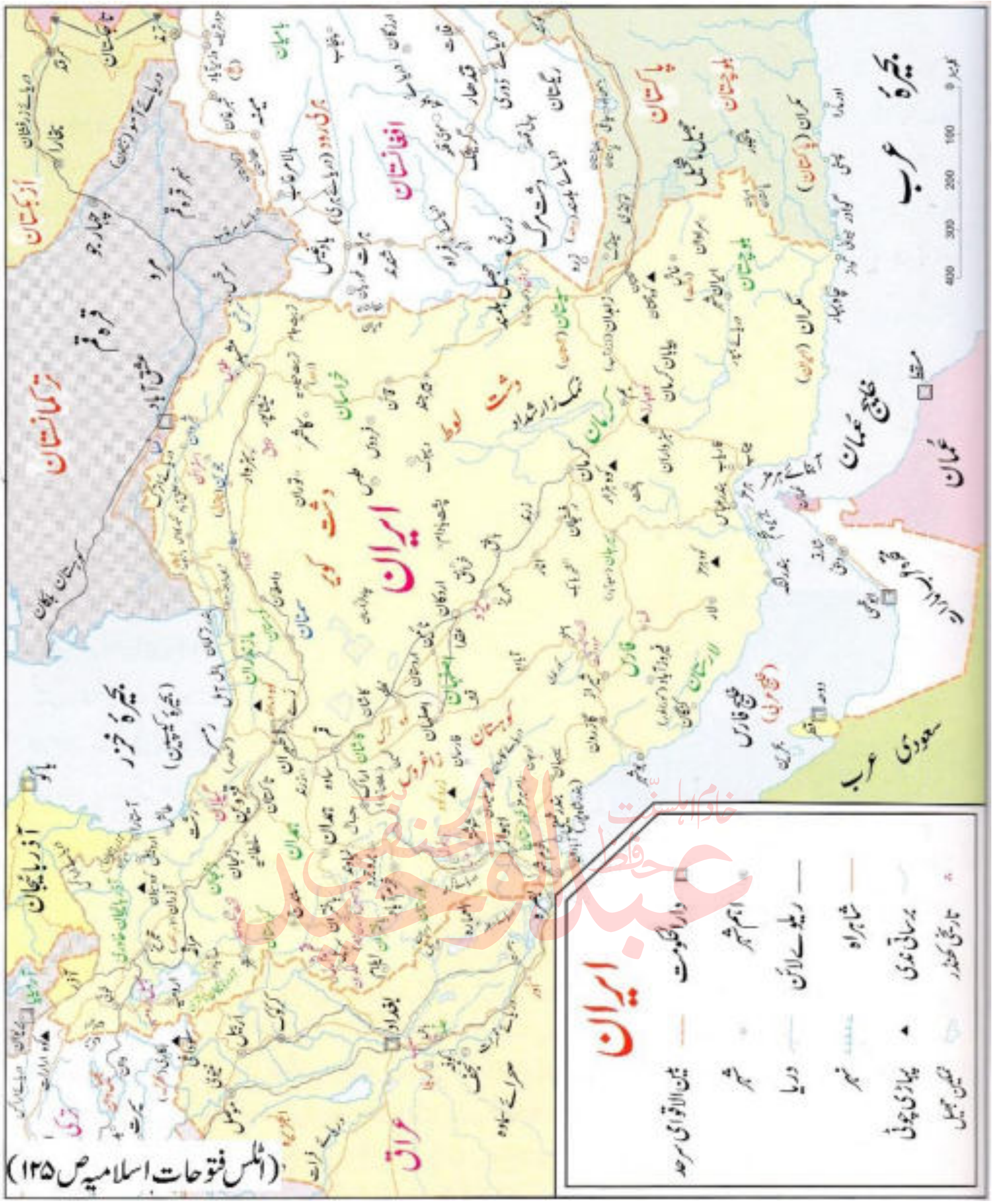


(اٹلس فتوحات اسلامیہ ص ۱۲۵)

ایران کا مذہب مجوسیت تھا، وہ آگ کی پوجا کرتے تھے۔ اور روم کا مذہب عیسائیت تھا، وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ (خدا کا بیٹا) کہتے تھے اور تثلیث کے قائل تھے۔ یعنی اللہ، عیسیٰ اور روح القدس (جبرائیل علیہ السلام) تینوں معبود تھے۔ وہ اس عقیدہ تثلیث کو ایک میں تین اور تین میں ایک کے الفاظ سے تعبیر کرتے تھے۔ اور بعض

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

تثلیث میں حضرت جبرائیلؑ کے بجائے حضرت مریمؑ کو تیسرا خدا (معبود) مانتے تھے۔ ان کے اس عقیدہ تثلیث کو قرآن مجید میں کفر قرار دیا گیا ہے۔

چنانچہ فرمایا: لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ

ترجمہ: بے شک وہ لوگ کافر ہوں گے، جنہوں نے کہا کہ اللہ تین میں کا تیسرا ہے۔ (المائدہ آیت ۷۳)

شام رومی حکومت میں اور عراق ایرانی حکومت میں شامل تھا۔ سب سے پہلے آپؓ بارشادِ نبوی ﷺ حضرت اُسامہؓ کی قیادت میں لشکر اسلام کو شام کی طرف روانہ کیا۔ اور یہ لشکر فتح و کامرانی کے ساتھ واپس آیا۔ اس کے بعد آپ نے عراق میں اپنا لشکر بھیجا۔[1]

☆☆☆☆

---

[1] ماہنامہ حق چاریارؓ جلد ۵ شمارہ نمبر ۱۱ مئی ۱۹۹۳ء از مولانا قاضی مظہر حسینؒ

باب 5

# صحابہؓ کرام خیرِ اُمت ہیں

قرآن مجید میں فرمایا:

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ط (آل عمران آیت ۱۱۰)

ترجمہ: تم لوگ اچھی جماعت ہو کہ وہ جماعت لوگوں کے لئے ظاہر کی گئی ہے۔ تم لوگ نیک کاموں کو بتلاتے ہو اور بُری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہو۔ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

اس آیت کی اوّلین مخاطب جماعت صحابہؓ ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے سب سے بہتر جماعت ہونے کی سند عطا فرمائی ہے۔[1]

## صحابہؓ کرام اور غیر مسلموں کی شہادت

ان (صحابہؓ کرام) کے ایثار و قربانی اور عزم و استقامت کی تو یہ شان ہے کہ یورپ کا ایک مشہور غیر مسلم مورخ مسٹر ایڈورڈ گبن (Mr. Edward Gibbon) جماعت صحابہؓ کے بارے میں لکھتا ہے:

عیسائی اس بات کو یاد رکھیں تو اچھا ہو کہ محمد (ﷺ) کے مسائل

---

[1] ماہنامہ حق چاریارؓ لاہور ج ۵ ش ۱۱ مئی ۱۹۹۳ء ص ۱۹

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

نے اس درجہ نشہ دینی اس کے پیروؤں میں پیدا کیا جس کو عیسیٰ علیہ السلام کے ابتدائی پیروؤں میں تلاش کرنا بے فائدہ ہے اور اس کا مذہب اس تیزی سے پھیلا جس کی نظیر دین عیسوی میں نہیں ملتی۔ چنانچہ نصف صدی سے کم میں اسلام بہت سی عالی شان اور سرسبز سلطنتوں پر غالب آگیا۔ جب عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر لے گئے تو اس کے پیرو بھاگ گئے اور اپنے مقتدا کو موت کے پنجہ میں چھوڑ کر چل دیے۔ اگر بالفرض اس کی حفاظت کرنے کی ان کو ممانعت تھی تو موجود رہتے اور صبر سے اس کے اور اپنے ایذا رسانوں کو دھمکاتے۔ برعکس اس کے محمد (ﷺ) کے پیرو اپنے پیغمبر کے گرد پیش رہے اور اس کے بچاؤ میں اپنی جانیں خطرے میں ڈال کر کل دشمنوں پر اس کو غالب کر دیا۔[1]

(۲) مشہور مستشرق سر ولیم میور (Sir William Muir) "دی لائف آف محمد" (The Life of Muhammad) میں لکھتا ہے:

ہجرت سے ۱۳ برس پہلے مکہ ایک ذلیل حالت میں بے جان پڑا تھا۔ مگر ان تیرہ برسوں میں کیا ہی اثر عظیم پیدا ہوا کہ سینکڑوں آدمیوں کی جماعت نے بت پرستی چھوڑ کر خدائے واحد کی پرستش اختیار

1 مسٹر گبن کی کتاب دی ہسٹری آف دی ڈِکلائن اینڈ فال آف دی رومن ایمپائر (The History of the Decline and Fall of the Roman Empire) سے اقتباس۔

کی۔ اور اپنے اعتقاد کے موافق وحی الٰہی کی ہدایات کے مطیع و منقاد ہو گئے۔ اس قادر مطلق سے بکثرت و شدت دُعا مانگتے۔ اس کی رحمت پر مغفرت کی اُمید رکھتے اور حسنات و خیرات اور پاک دامنی اور انصاف کرنے میں بڑی کوشش کرتے تھے۔ اب انہیں شب و روز اس قادر مطلق کی قدرت کا خیال تھا اور یہ کہ وہی رزّاق ہمارے ادنیٰ حوائج کا بھی خبر گیر ہے۔ ہر ایک قدرتی اور طبعی عطیہ میں، ہر ایک امر متعلقہ زندگانی میں اور اپنی خلوت و جلوت کے ہر ایک حادثہ و تغیر میں اس کے ید قدرت کو دیکھتے تھے اور اس سے بڑھ کر اس نئی روحانی حالت کو جس میں خوش حال اور حمد کناں رہتے تھے، خدا کے فضل خاص و رحمت و اختصاص کی علامت سمجھتے تھے۔ اور اپنے کور باطل اہل شہر کے کفر کو خدا کے تقدیر کئے ہوئے خذلان (رسوائی) کی نشانی جانتے تھے۔ محمد (ﷺ) کو جو ان کی ساری امیدوں کے ماخذ تھے، اپنا حیات تازہ بخشنے والا سمجھتے تھے اور ان کی ایسی کامل طور پر اطاعت کرتے تھے، جو ان کے رتبہ عالی کے لائق تھی۔ اس تھوڑے ہی زمانہ میں مکہ اس عجیب تاثیر سے دو حصوں میں منقسم ہو گیا تھا جو بلا لحاظ قبیلہ و قوم ایک دوسرے کے درپے مخالفت و ہلاکت تھے۔ مسلمانوں نے مصیبتوں کو تحمل و شکیبائی سے برداشت کیا اور گویا ایسا کرنا ان کی ایک مصلحت تھی۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

مگر پھر بھی ایسی عالی ہمتی کے ساتھ بردباری کرنے کی وجہ سے وہ تعریف کے مستحق ہیں۔فاعتبروا یااولی الابصار[1]

**صدیقی فتوحات:** سورہ مائدہ کی آیت ۵۴ قتالِ مرتدین کی روشنی میں یہ ثابت ہے کہ اس آیت کا مصداق حضرت ابو بکرؓ صدیق ہیں۔ یہ آیت قتال مرتدین حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت بلا فصل کی واضح دلیل ہے۔

اگر حضرت ابو بکرؓ صدیق کی موعودہ پہلی خلافت راشدہ کو تسلیم نہ کیا جائے تو پھر آیت قتال کا کوئی صحیح مصداق ثابت نہیں ہو سکتا۔ نہ اس آیت کا مصداق حضرت علی المرتضیٰؓ بن سکتے ہیں نہ قرب قیامت میں آنے والے حضرت مہدی موعود۔ بہرحال کسی کی عداوت سے صدیقی عظمت میں کمی نہیں آسکتی۔ قادرِ مطلق نے قرآنی پیش گوئیوں کے تحت صدیق اکبر کو سوا دو سال کے قلیل عرصہ میں اپنی خصوصی نصرت سے جو فتوحات عطا کی ہیں، ان کا انکار نہیں ہو سکتا۔[2]

## چاریارؓ..خلفائے راشدینؓ

**آیت تمکین۔ خلافت نبوت:** حسب ذیل دو آیتیں خلافت نبوت کے قائم ہونے کی واضح دلیل ہیں:

---

[1] ماہنامہ حق چاریارؓ لاہور ج ۵ ش ۱۱ مئی ۱۹۹۳ء ص ۲۱ تا ۲۲

[2] ماہنامہ حق چاریارؓ لاہور ج ۵ ش ۱۱ مئی ۱۹۹۳ء ص ۲۳، از مولانا قاضی مظہر حسینؒ صاحب

اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرُ ۙ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ

(پارہ ۱۷، سورۃ الحج، آیت ۳۹، ۴۰)

ترجمہ: ان لوگوں کو لڑائی کی اجازت دے دی گئی ہے، جن سے کفار کی طرف سے لڑائی کی جاتی ہے۔ اس وجہ سے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ ان کی نصرت و مدد کرنے پر پوری پوری قدرت رکھنے والا ہے۔

اس کے بعد انہی مومنین مہاجرین کے بارے میں اعلان فرمایا کہ:

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ [1]

ترجمہ: یہ ایسے لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں زمین پر تمکین و اقتدار دیں تو یہ لوگ نماز قائم رکھیں اور زکوۃ دیں اور نیک کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

اس آیت تمکین میں اللہ تعالیٰ نے مہاجرین صحابہؓ کے متعلق ایک اعلان فرمایا ہے (جن کو کافروں نے گھروں سے نکال دیا تھا اور وہ رسول اکرم ﷺ کے حکم کے تحت مدینہ میں قیام پذیر ہو گئے تھے) کہ اگر ہم

[1] پارہ ۱۷، سورۃ الحج، آیت ۴۱

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

ان کو ملک میں حکومت و اقتدار دے دیں تو وہ ضرور ان چار کاموں کی تکمیل کریں گے۔ اور چونکہ ان مہاجرین صحابہ کرامؓ میں سے آنحضرت ﷺ کے بعد ان چار اصحابؓ کو ہی ملکی اقتدار عطا کیا ہے، یعنی حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ ذالنورین اور حضرت علی المرتضیٰؓ رضی اللہ عنہم۔

اس لئے حسب اعلان خداوندی قرآن پر ایمان رکھنے والوں کے لئے یہ قطعی عقیدہ لازم ہے کہ ان چاروں خلفاء نے ضرور وہ کام سرانجام دیئے ہیں جن کا اس آیت میں ذکر ہے یعنی اقامت صلوٰۃ، ایتاء الزکوٰۃ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔ اور کوئی شخص باوجود اس اعلان خداوندی کے ان خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم کو برحق خلفاء تسلیم نہیں کرتا تو وہ اس آیت کا منکر ہے اور اس کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا مذکورہ اعلان صحیح ثابت نہیں ہوا، العیاذ باللہ۔

اور اس آیت کا یہ مطلب بھی نہیں لیا جا سکتا کہ مذکورہ تمکین و اقتدار کا وعدہ مابعد کے خلفاء کے لئے ہے۔ کیوں کہ یہ اعلان اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ کے لئے ہے، جو مہاجرین صحابہؓ ہیں اور سوائے ان چار خلفاء کے صحابہؓ میں سے اور کسی مہاجر صحابی کو خلافت نہیں ملی۔ اسی بناء پر ان چاروں خلفاءؓ کی خلافت کو خصوصی طور پر خلافت راشدہ کہتے ہیں جو قرآن کی موعودہ خلافت ہے اور یہ خلافت ان چار یارؓ میں ہی

منحصر ہے۔(از روئیداد مولفہ مولانا قاضی مظہر حسینؒ مطبوعہ ۱۴۰۸ھ)

## ۲۔ آیت استخلاف۔ مہاجرین صحابہؓ سے وعدہ خلافت

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ط يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ط وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (پارہ ۱۸، سورۃ النور، ع ۷، آیت ۵۵)

ترجمہ: اللہ نے وعدہ فرمایا ہے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں تم میں سے اور انہوں نے نیک عمل کئے ہیں کہ ضرور ان کو خلیفہ بنائے گا زمین میں جیسا کہ اس نے ان لوگوں کو خلیفہ بنایا ہے جو ان سے پہلے ہوئے ہیں۔ اور ضرور ان کو ان کے لئے اس دِین کی طاقت (تمکین) دے گا جو اس نے ان کے لئے پسند کر لیا ہے۔ وہ خلفاء میری ہی عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں بنائیں گے۔ اور اس کے بعد جو شخص بھی انکار (یا ناشکری) کرے گا تو وہ لوگ فاسق (نافرمان) ہوں گے۔

اس آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر ان ایمان و عمل صالح والے صحابہ کرامؓ کو خلیفہ بنانے کا وعدہ فرمایا۔ جو اس آیت کے نازل ہونے کے وقت موجود تھے، جس پر لفظ مِنْكُمْ دلالت کرتا

ہے۔اور چونکہ نبی کریم رحمت للعالمین خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مہاجرین صحابہؓ میں سے بالترتیب صرف حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان ذوالنورینؓ اور حضرت علی المرتضیٰؓ رضی اللہ عنہم کو ہی خلافت اور جانشینی کا عظیم شرف نصیب ہوا ہے۔

اس لئے یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن خلفاء کے متعلق اس آیت میں وعدہ فرمایا تھا وہ یہی چار ہیں۔ ان کی خلافت قرآن کی موعودہ خلافت ہے اور اگر ان چار خلفاءؓ کو اس آیت کا مصداق نہ قرار دیا جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور آیت میں مِنۡکُمۡ کی قید کی وجہ سے بعد کے خلفاء اس آیت کا مصداق نہیں قرار دیئے جا سکتے۔ خواہ حضرت امام حسنؓ ہوں یا حضرت امیر معاویہؓ اور خواہ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ ہوں۔ یا قرب قیامت میں پیدا ہونے والے حضرت مہدی جو اُمت محمدیہ کے آخری ہادی اور مجدد ہوں گے۔ اور جن کی عادلانہ اسلامی حکومت کے بارے میں احادیث میں پیشگوئی موجود ہے۔

ان مابعد کے خلفاء کو بعض حضرات نے جو خلفائے راشدین میں شمار کیا ہے تو وہ لغوی معنٰی میں کہ ان کی حکومتیں بھی برحق خلافتیں ہیں اور وہ بھی رشد و ہدایت والے ہیں۔ لیکن اصل خلفائے راشدین یہی خلفائے رابعہ (چار یارؓ) ہیں جو قرآن کی موعودہ خلافت کا صحیح مصداق ہیں اور ان کے بعد آنے والے خلفاء اس آیت کے موعودہ خلفاء نہیں

قرار دیئے جاسکتے، کیوں کہ حسب آیت تمکین اس آیت استخلاف سے مراد بھی وہی خلفاء ہیں جو مہاجرین صحابہؓ میں سے ہوں گے۔ [1]

**آیت استخلاف میں لفظ منکم سے مراد:** آیت استخلاف میں خلفائے اربعہؓ کی خلافت موعودہ کا مبنی لفظ منکم ہے اور مخالف بھی اسی منکم سے گھبراتے ہیں۔ ۱۳۳۹ھ میں بمقام مکیریاں ضلع ہوشیارپور (مشرقی پنجاب) میں امام اہلسنّت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ اور مشہور مخالف مناظر مرزا احمد علی امرتسری آنجہانی میں مناظرہ ہوا تھا۔ چونکہ مخالف پہلے تین خلفائے راشدین امام الخلفاء حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم کی خلافت راشدہ بلکہ ان کے ایمان کے بھی منکر ہیں، العیاذ باللہ۔

اس لئے امام اہل سنت نے خلفائے ثلٰثہ کے مومن کامل اور خلیفہ راشد ہونے پر دوسرے دلائل کے علاوہ آیت استخلاف بھی پیش کی تھی اور فرمایا تھا کہ جو لوگ حضرات ثلاثہ کو مومن نہیں مانتے وہ بتلائیں کہ یہ آیت کیوں کر سچی ثابت ہو سکتی ہے۔ کیوں کہ آیت میں وعدہ صرف مومنین حاضرین سے ہے، ورنہ لفظ منکم بے کار ہو جائے گا۔ اور اس وقت کے لوگوں میں صرف خلفائے ثلاثہؓ ہی کو آیت کی موعودہ تینوں نعمتیں ملیں۔ حضرت علیؓ کو بہ قول مخالف تمکین دِین نہیں ملی۔ وہ اپنی

---

[1] از روئیداد مولفہ مولانا قاضی مظہر حسینؒ مطبوعہ ۱۴۰۸ھ

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

خلافت میں بھی اپنا دِین رائج کرنے پر قادر نہ تھے۔ جیسا کہ روضہ کافی کی عبارت منقولہ سے معلوم ہوا ہے۔ پس اگر حضرات ثلاثہؓ معاذاللہ مومن صالح نہ ہوں تو ان کی خلافت اس آیت کی مصداق نہیں ہو سکتی۔ اور کوئی دوسرا مصداق اس آیت کا نہیں پایا گیا۔[1]

مخالف مناظر نے مِنْکُمْ کا یہ جواب دیا کہ اگر "منکم" سے حاضرین ہی مراد ہوں تو پھر منکم سے قرآن میں جو خطابات ہیں وہ سب حاضرین کے لئے مخصوص ہو جائیں گے اور بعد والوں کے لئے وہ احکام ثابت نہ ہوں گے۔ تو اس کا جواب امام اہلسنّت نے یہ دیا کہ:

(۱) کہیں بھی لفظ مِنْکُمْ ہو اور حاضرین کی تخصیص نہ لینے سے یہ لفظ بے کار ہو جاتا ہو تو یقیناً وہاں بھی حاضرین کی تخصیص ہو گی۔ مگر آیات احکام میں ایسا نہیں۔

(۲) امام اہل سنت نے مخالف مذہب کی کتب اصول سے یہ دکھایا کہ حاضر کا صیغہ حاضر کے لئے مخصوص ہوتا ہے اور غائبین کا شامل کرنا کسی دلیل خارجی کی وجہ سے ہوتا ہے اور وہ دلیل خارجی آیت استخلاف میں دکھا دیجئے تو بے شک تخصیص باطل ہو جائے گی۔ مخالف مناظر اس کا جواب نہ دے سکے۔[2]

---

[1] مباحثہ مکیریاں ص ۱۷

[2] از روئیداد سالانہ ۱۴۰۸ھ مدرسہ اظہار الاسلام مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ

## مہاجرین اور انصار سچے مومن ہیں

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجَاھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْا اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ

(پارہ ۱۰، رکوع ۶، سورۃ انفال، آیت ۷۴)

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور خدا کی راہ میں ہجرت کی اور جہاد کیا اور جنہوں نے مسلمان مہاجرین کو پناہ دی اور ان کی مدد کی وہ لوگ بالتحقیق مومن ہیں۔ ان کے لئے غفران اور اعلیٰ نصیب بہشت ہے۔

**حاصل:** خلفائے راشدینؓ ایمان بھی لائے، ہجرت بھی کی۔ اولئک ھم المومنون کے بعد حقاً کی تاکید اور اس کے بعد لھم مغفرۃ و رزق کریم کا جملہ واقعی خلفائے اربعہ چار یارؓ کے حقیقی کامل و مکمل ایمان کی بڑی زبردست شہادت الٰہی ہے اور ان خلفائے اربعہ کو جس مقدس جماعت مہاجرین اور انصار نے بیعت کر کے خلیفہ نامزد کیا وہ سب ھم المومنون حقا میں شامل ہیں۔ ایسی زبردست شہادت قرآنی کے بعد ان کے ایمان میں شک وشبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

## چاروں خلفاء کا انتخاب

(۱) ... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْث جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اللّٰہَ اَخْتَارَ اَصْحَابِیْ عَلٰی جَمِیْعِ الْعَالَمِیْنَ سِوَی

النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاخْتَارَلِیْ مِنْھُمْ اَرْبَعَةً اَبَابَکْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَ عَلِیًّا فَجَعَلَھُمْ خَیْرَ اَصْحَابِیْ وَفِیْ اَصْحَابِیْ کُلِّھِمْ خَیْرٌ [1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان، جو کہ حضرت جابرؓ کی مروی حدیث ہے، کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے صحابہؓ کو تمام جہانوں سے چن لیا ہے اور پسند فرمایا ہے، سوائے نبیوں اور رسولوں کے، اور پھر ان چار کو چن لیا جو کہ ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ ہیں۔ پس ان کو تمام صحابہؓ سے خیر فرمایا حال یہ ہے کہ میرے ہر صحابیؓ میں خیر ہے۔

## خلافت نبوت

(۲) ... عَنْ سَفِیْنَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ یُؤْتِی اللہُ الْمُلْکَ مَنْ یَّشَاءُ

ترجمہ: حضرت سفینہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبوت کی خلافت تیس برس تک رہے گی پھر اللہ جس کو چاہے گا سلطنت دے دے گا۔ [2]

☆☆☆☆

---

[1] ابن عساکر، کنز العمال ج ۱۳ حدیث ۳۶۷۰۴، الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ القاضی عیاض بن موسیٰ الاندلسی ج ۲ ص ۱۱۹ طبع دمشق

[2] صحیح (۱) جامعہ الصغیر البانی ج ۱ حدیث ۳۲۵۷ (۲) ابو داؤد حدیث ۱۲۲۲ جلد سوم (۳) مستدرک حاکم عن وسیف (۴) شرح الطحاویہ ۶۸۳۔۷۰۹

**باب 6**

# خلافت و حکومت

## خلفائے راشدینؓ کا زمانہ خلافت

رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کی روشنی میں حساب لگایا جائے تو خلافتِ حضرت ابو بکرؓ صدیق کے آغاز سے لے کر جناب امام حسنؓ کے اختتامِ خلافت تک تیس سال بنتے ہیں۔ جس کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

| خلفاء | آغازِ خلافت | اختتامِ خلافت | دِن | ماہ | سال |
|---|---|---|---|---|---|
| حضرت ابو بکرؓ صدیق | ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ | ۲۲ جمادی الثانیہ ۱۳ھ | 10 | 3 | 2 |
| حضرت عمرؓ فاروق | ۲۲ جمادی الثانیہ ۱۳ھ | یکم محرم ۲۴ھ | 8 | 6 | 10 |
| حضرت عثمانؓ ذوالنورین | یکم محرم ۲۴ھ | ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ | 18 | 11 | 11 |
| حضرت علیؓ المرتضیٰ | ۱۹ ذی الحجہ ۳۵ھ | ۲۱ رمضان ۴۰ھ | 3 | 9 | 4 |
| حضرت امام حسنؓ | ۲۱ رمضان ۴۰ھ | ۲۲ ربیع الاول ۴۱ھ | 21 | 5 | |
| میزان | | | – | – | 30 |

مصالحت کے بعد کوفہ میں حضرت امیر معاویہؓ کا داخلہ ۲۵ ربیع الاول ۴۱ھ کو ہوا۔ (طبری ج ۴ ص ۲۷)

اس موقع پر حضرت امام حسنؓ نے فرمایا:

اے اہل کوفہ! میں نے معاویہؓ کی بیعت کر لی ہے۔ اب تم انہیں کی بات سنو اور انہیں کی اطاعت کرو۔

(مروج الذہب حصہ دوم مؤلفہ ابو الحسن مسعودی ص ۳۶۸)

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

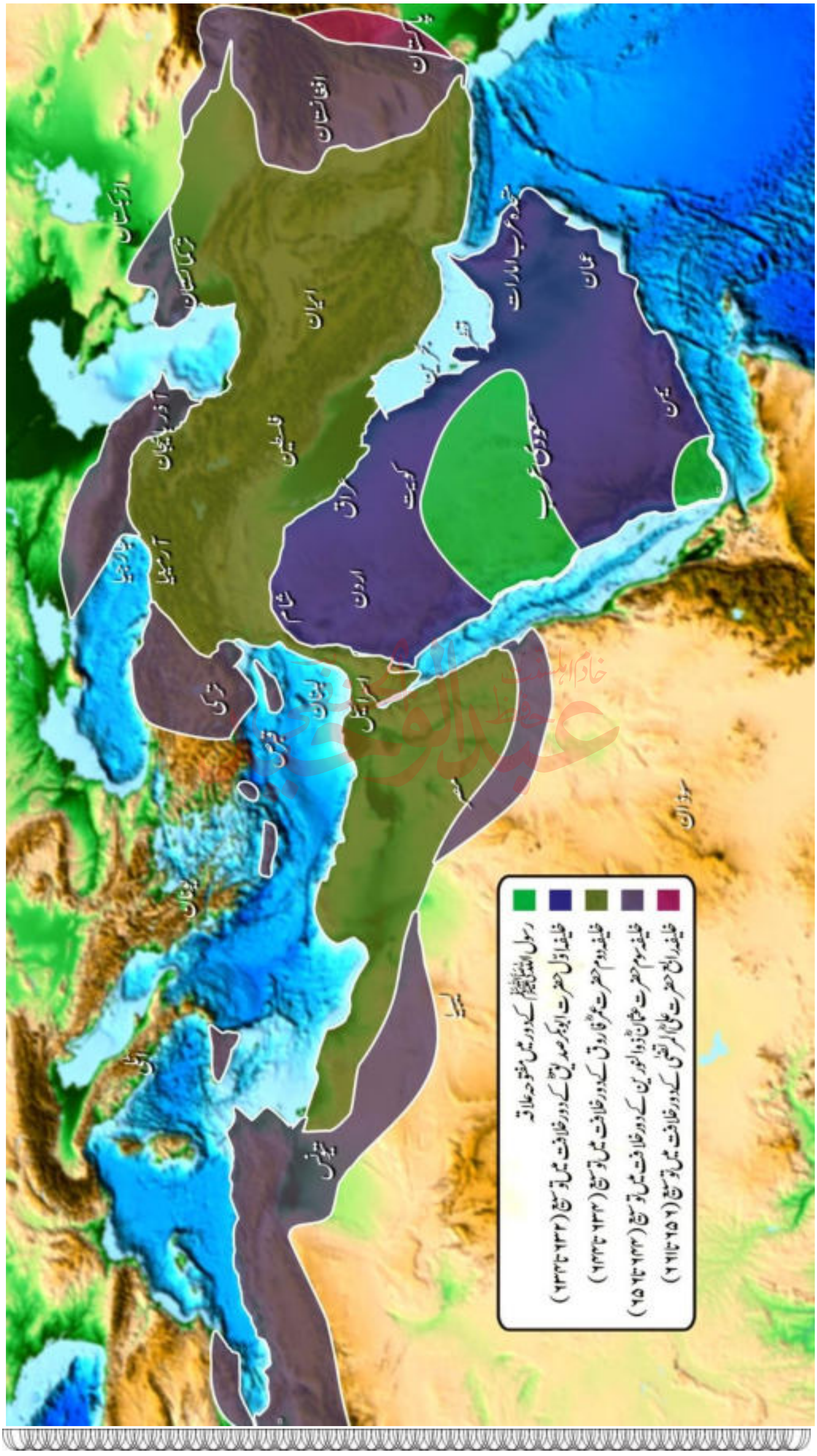
رسول اللہ ﷺ کے دور میں مفتوحہ علاقہ
خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دورِ خلافت میں توسیع (۶۳۲ تا ۶۳۴)
خلیفہ دوم حضرت عمرؓ فاروق کے دورِ خلافت میں توسیع (۶۳۴ تا ۶۴۴)
خلیفہ سوم حضرت عثمانؓ ذوالنورین کے دورِ خلافت میں توسیع (۶۴۴ تا ۶۵۶)
خلیفہ رابع حضرت علیؓ المرتضیٰ کے دورِ خلافت میں توسیع (۶۵۶ تا ۶۶۱)
ازبکستان
ترکمانستان
افغانستان
پاکستان
ایران
فلسطین
آذربائیجان
آرمینیا
جارجیا
ترکی
شام
عراق
اردن
کویت
بحرین
قطر
متحدہ عرب امارات
عمان
سعودی عرب
یمن
لبنان
اسرائیل
قبرص
یونان
اٹلی
تیونس
لیبیا
مصر
سوڈان

# اسلامی دورِ حکومت

## اسلامی دور حکومت اور مسلمانوں کے دور حکومت کی حدود تاریخی اعتبار سے حسب ذیل ہیں:

### خلافت الٰہی

سید کونین، رحمت للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نیابتی حکومت کا عہد باسعادت... مدینہ منورہ...

۱۲ ربیع الاول ۱ھ سے ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ تک
۲۴ ستمبر ۶۲۳ء سے ۹ جون ۶۳۲ء تک

بحساب ہجری ۱۰ سالہ عہد حکومت مکمل — بحساب عیسوی ۹ سال ۸ ماہ ۱۵ دِن

### خلافت راشدہ دارالخلافہ مدینہ منورہ، عرب

**خلیفہ اول:** سیدنا ابو بکر صدیق اکبرؓ کا عہد خلافت
۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ تا ۲۲ جمادی الثانیہ ۱۳ھ
مطابق ۹ جون ۶۳۲ء تا ۲۳ اگست ۶۳۴ء

**مدت خلافت** بحساب ہجری ۲ سال ۳ ماہ ۱۰ دن — **مدت خلافت** بحساب عیسوی ۲ سال ۲ ماہ ۱۶ دن

**خلیفہ دوم:** سیدنا عمر فاروق اعظمؓ کا زمانہ خلافت
۲۲ جمادی الثانیہ ۱۳ھ تا یکم محرم ۲۴ھ
مطابق ۲۳ اگست ۶۳۴ء تا ۷ نومبر ۶۴۴ء

**مدت خلافت** بحساب ہجری ۱۰ سال ۶ ماہ ۸ دن — **مدت خلافت** بحساب عیسوی ۱۰ سال ۲ ماہ ۱۳ دن

**خلیفہ سوم:** سیدنا عثمان ذوالنورینؓ کا زمانہ خلافت
یکم محرم ۲۴ھ تا ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ
مطابق ۷ نومبر ۶۴۴ء تا ۲۳ جون ۶۵۶ء

**مدت خلافت** بحساب ہجری ۱۱ سال ۱۱ ماہ ۱۸ دن — **مدت خلافت** بحساب عیسوی ۱۱ سال ۷ ماہ ۱۵ دن

**خلیفہ چہارم:** سیدنا علی المرتضیٰؓ کا زمانہ خلافت
۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ تا ۱۸ رمضان ۴۰ھ
مطابق ۲۳ جون ۶۵۶ء تا ۲۷ جنوری ۶۶۱ء

**مدت خلافت** بحساب ہجری ۴ سال ۹ ماہ ۳ دِن — **مدت خلافت** بحساب عیسوی ۴ سال ۶ ماہ ۸ دن

## صحابہ کرامؓ کی حکومت کا دورِ ثانی

**خلافت حضرت امام حسنؓ**
۲۰ رمضان ۴۰ھ تا ۲۲ ربیع الاول ۴۱ھ
دارالخلافہ کوفہ
مطابق ۲۷ جنوری ۶۶۱ء تا جولائی ۶۶۱ء
بحساب ہجری ۵ ماہ ۲۱ دِن

**خلافت حضرت امیر معاویہؓ** (صلح کے بعد)
۲۲ ربیع الاول ۴۱ھ تا ۲۲ رجب ۶۳ھ
دارالخلافہ دمشق
مطابق جولائی ۶۶۱ء تا ۲۹ اپریل ۶۷۹ء
بحساب ہجری ۱۹ سال ۴ ماہ

**خلافت حضرت عبداللہ بن زبیرؓ**
۱۱ محرم ۶۱ھ سے ۱۴ ربیع الاول ۶۴ھ تک
دارالخلافہ مکہ معظمہ
۱۴ ربیع الاول ۶۴ھ تا ۱۷ جمادی الاولیٰ ۷۳ھ
مطابق ۶۸۲ء سے ستمبر ۶۹۲ء تک
شہادت حسینؓ کے بعد ۱۱ سال ۴ ماہ ۶ دِن
یزید کی وفات کے بعد ۹ سال ۲ ماہ ۷ دِن

## مسلمانوں کی حکومت کا دورِ ثالث

**خلافت بنی امیہ:** دارالخلافہ دمشق کے تحت
۶۱ھ تا ۱۳۳ھ مطابق ۶۸۰ء تا ۷۵۰ء (۷۰ سال)

**امارتِ بنی امیہ:** دارالخلافہ اندلس کے تحت
۱۳۹ھ تا ۴۲۲ھ مطابق ۷۵۶ء تا ۱۰۳۱ء (۲۷۵ سال)

**خلافت عباسیہ کی حکومت:**
۱۳۳ھ تا ۶۰۵ھ مطابق ۷۵۰ء تا ۱۲۰۸ء (۴۵۸ سال)

**خلافت عثمانیہ:** عثمانی ترکوں کی حکومت
۶۹۹ھ تا ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۲۹۹ء تا ۱۹۲۴ء (۶۲۵ سال)

**مغلیہ سلطنت:** ہندوستان میں مغلوں کی حکومت
شعبان ۹۳۲ھ تا شعبان ۱۲۷۴ھ مطابق فروری ۱۵۲۶ء
تا فروری ۱۸۵۷ء (۳۳۲ سال)[1]

## مسلمانوں کی حکومت کا دور رابع

**فروری ۱۹۲۴ء میں خلافت عثمانیہ ترکی کے خاتمہ کے بعد موجودہ دور**

---

[1] ماخوذ دائرۃ المعارف: ج ۶ ص ۹۶ طبع بیروت ۱۸۸۲ء

کی مسلم حکومتیں اس تاریخی سلسلہ میں دور رابع میں داخل ہیں۔ اور تقریباً ۵۶ ملکوں میں تقسیم ہیں۔ فروری ۱۹۲۴ء سے یہ کیفیت ہے۔ نظام خلافت کے احیاء کے لئے کوششیں جاری ہیں۔

## حکومت کی تعریف

حکومت ایک فعل ہے جس کا سرچشمہ حکم ہے۔

اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ (۶:۵۷ قرآن)

ترجمہ: حکم صرف اللہ کا ہے۔

اَلَا لَہُ الْحُکْمُ (۶:۶۲ قرآن)

ترجمہ: خوب سن لو! فیصلہ اللہ ہی کا ہو گا۔

فَالْحُکْمُ لِلّٰہِ الْعَلِیِّ الْکَبِیْرِ (۴۰:۱۲ قرآن)

ترجمہ: حکومت اللہ ہی کی ہے جو بالا دست اور بڑا ہے۔

اسلامی حکومت کی عام حقیقت کا پہلا درجہ یہ ہے کہ وہ خدا کی بالا دست حکومت ہے۔ اس کا سرچشمہ اللہ کا پیغام ہے اور اس کی حقیقت اللہ کے حکم میں مرکوز ہے۔

**حکم:** سب سے پہلے اسلامی حکومت کی حقیقت کا اظہار قرآن کے لفظ حکم سے ہوتا ہے۔ قرآن میں جابجا حکم کا ذکر ہے۔

خادم اہلسنّت عبدالوحید الحنفی

# حکومت اعلیٰ

فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ (۱۲:۴۰ قرآن)

ترجمہ: حکومت اللہ ہی کی ہے جو بالا دست اور بڑا ہے۔

**حکومت الٰہی** اِسلام کی حکومت اپنے اختیار و اقتدار، اپنی زندہ اور کارفرما طاقت، اپنی مذہبی تشکیل و تنظیم اور اپنی اجتماعی شیرازہ بندی کے لحاظ سے عرش عظیم کے فرمانروا کی حکومت ہے، جو اعلیٰ اور بالا دست حکومت کی حیثیت سے حکومت الٰہی (خدا کی حکومت) کے نام سے سرفراز ہے۔ اس حکومت کی رو سے دنیا ایک تکوینی وجود ہے۔ انسانی نظام ایک ربانی نظام ہے۔ حکومت ایک بلند پایہ ربانی حق ہے۔ اور حکم ایک ربانی فعل ہے۔

دنیا کے انسان مجتمع ہو کر ایک بہترین معاشرہ قائم کرتے ہیں۔ خدا کی بالادست طاقت اس پر حکومت کرتی ہے۔ حکومت خدا کی چیز ہے۔ وہ اس کو دے بھی سکتا ہے اور دے کر واپس بھی لے سکتا ہے۔ اس کا اعلان ہے:

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ (آل عمران آیت ۲۶)

آپ یوں کہیے کہ اے اللہ! مالک تمام ملک کے، ملک جس کو چاہیں دے دیتے ہیں اور جس سے چاہیں ملک لے لیتے ہیں۔

## حضور ﷺ کا ارشاد

اَلْاَمْرُ اِلَی اللّٰہِ یضعہ حَیْثُ یَشَاءُ (سیرت ابن ہشام ج۱ ص ۲۶۴)

حکومت کا معاملہ خدا سے متعلق ہے وہی یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ حکومت کس کو ملے گی اور کس کو نہیں ملے گی۔

آپ ﷺ کا یہ ارشاد در حقیقت قرآن کے اس فرمان کے عین مطابق ہے کہ حکومت خدا کی چیز ہے وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے جس کے ہاتھ سے چاہتا ہے نکال لیتا ہے۔

یہی وہ نظریہ ہے جو عہد رسالت اور عہد خلافت راشدہ میں کارفرما تھا۔ اور جس سے موروثی بادشاہت کی تردید ہوتی ہے۔

**الحاکم بامر اللہ** اسلامی دور کی تاریخ اس امر پر گواہ ہے کہ اسلامی تصورات کا پہلا مرکز ایک ایسے فرمانروائے اعلیٰ کا وجود ہے جو بالادست ہے اور حکومت بالادست کا منشا ہے۔ پیغمبر اعظم محمد رسول اللہ ﷺ "الحاکم بامر اللہ" خدا کی حکومت کے ذمہ دار تھے۔ اور خلفائے راشدینؓ کی حکومت بھی اس حکومت اعلیٰ کا عکس تھی۔

اِنَّ الْحُکْمَ اِلَّا لِلّٰہِ    حکم صرف اللہ کا ہے۔ (القرآن ۱۲:۴۰)

مسلمان لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر ایمان رکھتے ہیں اور دِین کے دائرہ کی طرح دنیا کے دائرہ میں بھی اللہ کی حاکمیت کو اپنے عقیدہ کی جان سمجھتے ہیں۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

## خلیفہ کو امام کہنے کی وجہ

"خلیفہ" کو امام اس لیے کہا جاتا ہے کہ اسے امام نماز کے مشابہ قرار دیا گیا ہے جیسے مقتدی کو اپنے امام کی پیروی لازم ہے۔ اسی طرح تمام رعایا کو اپنے خلیفہ کی پیروی لازم ہے۔ اس لیے خلافت کو امامت کبریٰ بھی کہا جاتا ہے۔ اور خلیفہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ امت میں پیغمبر کی جانشینی کے فرائض انجام دیتا ہے۔ خلیفہ کو کبھی خلیفہ رسول اللہ کہتے ہیں۔ اور کبھی صرف خلیفہ اضافت کے بغیر ہی کہا جاتا ہے۔[1]

## کیا تقرر امام ضروری ہے؟

ہاں ضروری ہے اور اس کا وجوب شرع سے اور صحابہؓ اور تابعینؒ کے اجماع سے ثابت ہے کیوں کہ رحمت عالم ﷺ کی وفات حسرت آیات کے بعد صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ کو دفن کرنے سے پہلے یہی کام کیا تھا اور صدیق اکبرؓ کو خلیفہ چن لیا تھا اور تمام ملکی انتظامات ان کے حوالے کر دیے تھے۔ پھر آپ کے بعد ہر زمانہ میں ایسا ہی ہوتا رہا۔

اور لوگوں کو کسی زمانہ میں بھی مطلق العنان اور خلیفہ کے بغیر آزاد نہیں چھوڑا۔ اس اعتبار سے تقرر خلیفہ پر امت کا بھی اجماع ثابت ہوا۔[2]

---

1 مقدمہ تاریخ ابن خلدون حصہ اول ص ۳۱۷

2 مقدمہ تاریخ ابن خلدون ص ۳۱۸

## امام کے قریشی النسب ہونے کی شرط

قریشی النسب ہونے کی شرط اس لیے ہے کہ اس پر سقیفہ بن ساعدہ کے دن صحابہؓ کا اجماع ہو گیا تھا۔ اس دن انصارؓ نے سعد بن عبادہؓ انصاری کے ہاتھ پر بیعت کرنی چاہی تھی اور یہ ارادہ ظاہر کیا تھا کہ دو امیر چن لیے جائیں: ایک انصار کا اور دوسرا قریش کا۔ تو قریش نے حق امامت پر نبی ﷺ کے فرمان عالی شان (الائمۃ من قریش [1]) "یعنی امام قریش ہی ہوں گے۔" سے استدلال کیا تھا اور اس سے بھی کہ نبی ﷺ نے ہمیں وصیت فرمائی ہے کہ ہم تمہارے مخلصوں کے ساتھ حسن سلوک کریں اور دوسروں سے جو بڑے ہیں در گزر کریں۔ اگر امارت انصارؓ میں ہوتی تو قریش کو انصار کے بارے میں یہ حکم نہ کیا جاتا۔ انصارؓ نے یہ دلیل مان لی اور امارت سے ہٹ گئے اور سعدؓ کی بیعت کا ارادہ ترک کر دیا۔ علاوہ ازیں ایک صحیح حدیث ہے:

لَا یَزَالَ هٰذَا لْاَمْرَ عَزِیْزًا اِلٰی اثْنٰی عَشَرَ خَلِیْفَة کُلُّهُمْ مِنْ قُرَیْش۔ (مسلم شریف حدیث ۴۷۰۹، ابن حبان، مسند احمد)

اسلام کا معاملہ بارہ (۱۲) خلفاء کے پورا ہونے تک غالب رہے گا۔ سب خلفاء قریش کے خاندان سے ہوں گے۔

---

[1] الخلافة فی قریش یعنی خلیفہ قریش سے ہوں گے۔ [مسند احمد بن حنبل، طبرانی]

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

## شرط نسب کی حکمت کیا ہے؟

ہمیشہ یاد رکھیے کہ تمام احکام شرعیہ کے مقاصد کے ساتھ ساتھ مصالح و حکم بھی ہوتے ہیں۔ جن کی بنا پر احکام شروع کیے جاتے ہیں۔

قریش نبی کا خاندان ہے اور شرط و نسبت سے صرف برکت کا حاصل کرنا مقصود ہے۔ بلاشبہ برکت کا حصول بھی مقصود ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ کچھ اور بھی مقصود ہے۔ امام کے سلسلہ میں اختلافات کے خاتمہ سے قوم میں اتحاد پیدا ہو جاتا ہے۔ اور ملت و ارباب ملت امام سے خوش ہو جاتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ (قبیلہ) "مضر" کے تمام خاندانوں میں قریش ہی ایک ایسا بنیادی خاندان تھا جسے (قبیلہ) "مضر" کے تمام خاندانوں کی جڑ اور ان کا مرکزی ستون کہنا چاہیے اسی کو تمام خاندانوں پر عزت و بزرگی حاصل تھی۔ یہی غلبہ و اقتدار کے مالک تھے انہیں کو اکثریت اور عصبیت (خاندانی) حاصل تھی۔ اور تمام عرب انہیں کے شرف کے قائل تھے اور انہیں کا لوہا مانتے تھے۔ انہیں کے شرف کے معترف تھے اور انہیں کے مطیع و منقاد تھے۔ اگر "خلافت" ان کے علاوہ کسی دوسرے قبیلہ کو مل جاتی تو عجب نہیں کہ مسلمانوں میں پھوٹ پڑ جاتی کیوں کہ عرب قریش کے علاوہ دوسرے قبیلہ کی مخالفت کرتے اور اس

کے آگے سر تسلیم خم نہ کرتے۔

اسی لیے "منصب امامت و خلافت" میں قریشی نسب کی شرط لگائی گئی کہ وہ مستحکم عصبیت والے ہیں تاکہ امام ملت کے انتظامات بہترین طریقہ سے انجام دے سکے اور مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق قائم رہے۔

یہی وجہ ہے کہ جب قریش برسر اقتدار آئے تو تمام قبیلوں نے ان کی حمایت کی اور تمام عرب ان کے مطیع و منقاد ہو گئے۔ اور عربوں کے علاوہ دوسری قومیں بھی مشرب بہ اسلام ہوئیں اور اسلامی حکومت کے زیر نگیں آئیں اور اسلامی فوجوں نے دور دراز کے شہر بھی روند ڈالے اور مشرق و مغرب میں اسلام کا جھنڈا لہرا دیا۔ جیسا کہ عہد (خلافت راشدہ) فتوحات میں واقعات پیش آئے اور بنو امیہ اور بنو عباس کے زمانوں میں بھی فتوحات کی یہی شان قائم رہی حتیٰ کہ خلافت میں اضمحلال و کمزوری آگئی اور عربوں کی عصبیت (دینی و خاندانی) ختم ہو گئی۔ (تاریخ ابن خلدون حصہ اول مقدمہ ۳۲۲)

## خلافت و بادشاہت

رحمت عالم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم سے عہد حاضرہ پر غرور کو اور "نسب" پر فخر کو مٹا دیا ہے۔ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا ہے۔ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يَآيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ[1]

ترجمہ: اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تم کو مختلف خاندان بنایا تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔ تم سب میں زیادہ عزت والا اللہ کے نزدیک وہی ہے جو سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے۔

## بادشاہت کیا ہے؟

اگر کوئی "بادشاہ" غلبہ حاصل کرنے کے بعد لوگوں کا مخلص خیر خواہ ہو کہ اس کا اقتدار محض اللہ کا دین پھیلانے کے لیے ہو اور لوگوں کو اللہ کی عبادت کا شوق دلانے کے لیے ہو اور اللہ کے دشمنوں سے جہاد کرنے کے لیے ہو تو وہ قابل مذمت نہیں بلکہ قابلِ تعریف و تحسین ہے۔

## مطلق بادشاہت بری نہیں

اگر مطلق بادشاہت بری ہوتی تو حضرت سلیمانؑ اور حضرت داوٗدؑ کیوں بادشاہ ہوئے؟

[1] سورۃ الحجرات آیت ۱۳

حضرت سلیمانؑ نے دعا مانگی تھی:

رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي۔

اے میرے ربّ! مجھے ایسی بادشاہت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نصیب نہ ہو۔

کیوں کہ آپ کو یقین تھا کہ آپ باطل سے کنارہ کش رہنے کے عادی رہیں گے نبوت کے زمانہ میں بھی اور بادشاہت کے زمانہ میں بھی۔

## خلافت کیا ہے؟

"خلافت" عوام سے احکام شرعیہ پر عمل کرانا اور انہیں شریعت کے موافق چلانا ہے۔ اس وقت صحابہ کرامؓ میں حکومت و ملک گیری کا تصور بھی نہ تھا۔ کیوں کہ ملک گیری میں باطل کا سو فیصد احتمال ہے۔ اور اس زمانہ میں حکومت و ملک گیری کافروں اور دشمنان دین کا طریقہ تھا۔

## حضرت ابو بکرؓ صدیق کو کیوں خلیفہ چنا گیا؟

چناں چہ حضرت ابو بکرؓ نے جب تک اللہ کو منظور تھا خلافت کا نظام بہترین طریقہ سے چلایا اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق چلایا اور مرتد ہو جانے والوں سے جنگ کر کے انہیں سیدھا کیا حتیٰ کہ تمام عرب اسلام پر متحد ہو گئے۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

## صدیق اکبرؓ نے فاروقؓ اعظم کو ولی عہد مقرر فرمایا

پھر آپؓ نے حضرت عمرؓ فاروق کو ولی عہد مقرر فرمایا۔ فاروق اعظمؓ، حضرت صدیق اکبرؓ کے نقش قدم پر چلتے رہے اور آپؓ نے دنیا کی قوتوں سے جہاد کیا اور انہیں زیر نگیں کر لیا۔ اور انہیں عربوں نے آپ کے زیر سایہ اقوام عالم کی دولت و ثروت ان سے چھین لی۔ اور ان کے ملکوں پر قبضہ کر لیا پھر خلافت حضرت عثمانؓ کی طرف منتقل ہوئی پھر ان کے بعد اس کے حضرت علیؓ مالک ہوئے۔

## خلفائے راشدینؓ بادشاہت سے بیزار تھے

یہ سب خلفائے راشدینؓ، بادشاہت سے بیزار تھے اور ان کی راہوں سے ہٹے ہوئے تھے اور ان کے اس جذبہ میں اسلام کی ترو تازگی اور عربوں کی بدویت نے اور زور پیدا کر دیا تھا۔ کیوں کہ عرب دنیا کی تمام قوموں میں دنیا کی عیاشیوں سے اور اس کے عیش و عشرت سے بہت دور تھے۔ دینی حیثیت سے تو اس لیے دور تھے کہ دین انہیں دنیوی عیش میں پھنسنے سے روکتا تھا اور بدویت اور وطنی حیثیت سے اس لیے کہ شروع ہی سے وہ سادگی پسند اور محنت و مشقت کے عادی تھے۔[1]

[1] تاریخ ابن خلدون حصہ اول مقدمہ ص ۳۳۳

# خلیفہ اوّل حضرت صدیق اکبرؓ کی نبی ﷺ اور اہل بیتؓ سے قرابت

(۱)… آپ کا پُر افتخار خطاب صدیق آنحضرت ﷺ کا ہی عطا کردہ ہے۔ حضور ﷺ نے ہی فرمایا تھا: اے ابو بکرؓ! تو صدیق ہے۔[1]

(۲)… حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں: ابو بکرؓ صدیق ہیں، صدیق ہیں۔ جو انہیں صدیق نہ کہے، خدا تعالیٰ اس کی کسی بات کو دُنیا اور آخرت میں سچا نہ کرے۔ (کشف الغمہ عن مترقبہ الائمہ ص ۲۲۰ ایران)

(۳)… حضرت امام باقرؒ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو بذریعہ وحی ہجرت کا حکم دیا تو یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ابو بکرؓ کو بھی اپنے ساتھ لے لے۔ کیوں کہ اگر وہ تیرا ساتھی رہے اور محبت کے ساتھ تیری امداد کرے تو جنت میں بھی تیرا رفیق ہو گا۔[2]

جب امام باقرؒ سے پوچھا گیا کہ آپ کا اس حدیث کے متعلق کیا خیال ہے کہ جبریل امین آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سلام کے بعد فرمایا ہے کہ ابو بکرؓ سے پوچھو کہ کیا وہ مجھ سے راضی ہے؟ میں تو اس سے راضی ہوں۔ حضرت امام باقرؒ نے فرمایا:

لست بمنکر فضل ابی بکر[3]

---

1 تفسیر قمی ص ۱۵۷ ایران

2 تفسیر امام حسن عسکری ص ۱۶۴ ایران

3 احتجاج طبرسی ص ۲۲۹ (ترجمہ) مطبوعہ ایران

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

ترجمہ: میں حضرت ابو بکرؓ کی فضیلت کا منکر نہیں ہوں۔

(۴)... حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا تھا کہ اگر آپ کی وفات ہو جائے تو سب لوگ ابو بکرؓ کی بیعت کریں گے۔[1]

پس جب صحابہؓ نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تو امام باقرؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے بھی آپ کی بیعت کر لی۔[2]

(۵)... حضرت علیؓ نمازیں بھی حضرت ابو بکرؓ کے پیچھے ہی ادا کیا کرتے تھے۔

ثُمَّ قَامَ وَ تَهيا لِلصَّلٰوةِ وَ حَضَرَ الْمَسْجِدَ وَ صَلَّى خَلْفَ اَبِى بَكرٍ (احتجاج طبرسی ص ۶۰ ایران و کتاب الخرائج مطبوعہ بمبئی)

آنحضرت ﷺ کے نزدیک حضرت ابو بکرؓ کو اس قدر قرب حاصل تھا کہ حضرت فاطمۃؓ الزہرہ کا جہیز بھی انہوں نے ہی خریدا تھا۔ حضرت عمارؓ اور حضرت بلالؓ آپ کے ساتھ اس سامان کے اُٹھانے والے تھے۔ (بحار الانوار ج ۱۰ ص ۳۵ مطبوعہ ایران)

(۶)... حضور اکرم ﷺ نے آخری وقت میں آپ کو ہی اپنی جگہ امام نماز مقرر کیا تھا۔ (ناسخ التواریخ ج ۱ از کتاب دوم ص ۵۴۷)

حضرت فاطمۃؓ الزہرہ کی وفات حضرت ابو بکرؓ کے ہی عہد خلافت

1 فروع کافی کتاب الروضہ ص ۱۶۰ مطبوعہ لکھنؤ

2 فروع کافی کتاب الروضہ ص ۱۳۹ مطبوعہ لکھنؤ

میں واقع ہوئی اور حضرت ابو بکرؓ کی بیوی حضرت اسماءؓ بنت عمیس نے ہی حضرت سیدہؓ کو غسل دیا تھا۔ (بحار الانوار ج ۱۰ ص ۵۵ مطبوعہ ایران)

(۷)... حضرت علیؓ حضرت امیر معاویہؓ کو حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے متعلق ایک خط میں لکھتے ہیں:

**و لعمری ان مکانھما فی الاسلام لعظیم و ان المضاب بھما لجرحٌ فی الاسلام شدید یرحمھا اللہ و جزاھما باحسن ما عملا** (شرح نہج البلاغۃ علامہ میثم بحرانی مطبوعہ طہران)

ترجمہ: مجھے اپنی جان کی قسم! ان دونوں کا مقام اسلام میں بہت عظمت رکھتا ہے۔ اور تحقیق ان کی وفات سے اسلام کو سخت زخم پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں پر رحمت نازل فرمائے اور انہیں ان کے اچھے کاموں کی جزاء دے۔

## صاحب بمعنی یار

صاحب عربی لفظ ہے اور یار فارسی۔ اور صاحب کا معنی ہی یار ہے۔ چنانچہ غیاث اللغات فارسی میں ہے: صاحب بمعنی وزیر اور یار۔

## آیت غار

**ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْھُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللہَ مَعَنَا** (سورۃ التوبہ رکوع ۶، آیت ۴۰)

جب وہ دونوں تھے غار میں۔ جب وہ کہہ رہا تھا اپنے رفیق سے، تو غم

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

نہ کہا، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔(ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

۲۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اپنے فارسی ترجمہ قرآن میں لکھتے ہیں:

”آنگاہ کہ ایں دو کس در غار بودند۔ آنگاہ کہ می گفت یار خود را۔ اندوہ مخور ہر آنکہ خدا ابما است“۔

اس کے حاشیہ پر حضرت محدث دہلویؒ لکھتے ہیں: یعنی ابو بکر صدیقؓ را۔

امام المحدثین مفسر قرآن حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ تو قرآن کے لفظ صاحب کا ترجمہ یار لکھتے ہیں، اور اس یار سے مراد حضرت ابو بکر صدیقؓ لیتے ہیں۔ اور اس آیت کے تحت یار غار کا محاورہ مشہور ہو گیا ہے۔ اور گہرے وفادار دوست کو یارِ غار کہا جاتا ہے۔ لیکن جو یارِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہنے کو سوء ادب اور گستاخی پر محمول کرتے ہیں۔ اگر وہ صاحب اور یار کا مطلب نہیں سمجھتے تو عقیدہ خلافت راشدہ کی حقیقت کو وہ کیونکر سمجھ سکتے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔[1]

## حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں چار یارؓ کی شان

(۳) عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْحَمُ اُمَّتِيْ بِاُمَّتِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَ اَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللهِ عُمَرُ وَ

1 مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ از ماہنامہ حق چار یارؓ لاہور ج ا ش ا ص ۲ تا ۸

اَکْرَمُھُمْ حَیَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَ اَقْضَاھُمْ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ

(رواہ ابن عساکر)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمت کے لوگوں کے ساتھ سب سے زیادہ رحم دِل میری اُمت میں ابو بکرؓ ہیں۔ اور اللہ کے معاملہ میں سب سے سخت عمرؓ (ابن خطاب) ہیں۔ اور حیاء کے لحاظ سے میری اُمت میں سب سے افضل عثمانؓ بن عفان ہیں۔ اور نزاعات میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے میری اُمت میں علیؓ بن ابی طالب ہیں۔ (ابن عساکر۔ معارف الحدیث ج۸ مولانا منظور نعمانیؒ)

## خلفاءِؓ اربعہ کی فضیلت

(۴) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فَضَّلَ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَ عَلِیَّ فَقَدْ رَدَّ مَا قُلْتُہٗ وَ کَذَّبَ مَا ھُمْ اَھْلُہٗ (رواہ الرافعی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ پر (کسی اور کو) فضیلت دی تو اس نے میری بتلائی ہوئی بات کی تردید کی۔ اور یہ چاروں (عند اللہ) جس مرتبہ پر ہیں، اس کی تکذیب کی۔[1]

[1] معارف الحدیث ج۸ از مولانا نعمانیؒ

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

## مسجد قباء کا سنگ بنیاد

(۵) امام ابو نعیمؒ، حضرت قطبہ بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گذرا۔ حضور ﷺ مسجد قبا کا سنگ بنیاد رکھ رہے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ بھی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ تعمیر مسجد کا یہ عظیم الشان کام کر رہے ہیں اور آپ کے ساتھ صرف یہی تین اصحاب ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ ھٰؤُلَآءِ اَوْلِیَاءُ الْخِلَافَةِ بَعْدِیْ

یہ تینوں میرے بعد خلافت کے والی ہوں گے۔[1]

## مسجد نبوی کی تعمیر میں خلفائے ثلٰثہ کے تین پتھر

(٦) مسند ابو یعلیٰؒ، حاکمؒ اور ابو نعیمؒ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ تعمیر مسجد کے لئے سب سے پہلا پتھر حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اُٹھا کر رکھا۔ دوسرا پتھر حضرت ابو بکرؓ صدیق نے، تیسرا پتھر حضرت عمرؓ فاروق نے اور چوتھا پتھر حضرت عثمانؓ ذوالنورین نے رکھا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ھٰؤُلَآءِ الْخُلَفَاءُ بَعْدِیْ

میرے بعد یہی خلفاء ہوں گے۔[1]

---

1 الخصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۳۳۲ از امام سیوطیؒ

## سنگریزوں کا تسبیح پڑھنا... معجزہ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

(۷) مسند بزار اور طبرانی نے الاوسط میں، ابو نعیم اور بیہقی حضرت ابو ذرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اکیلے تشریف فرما تھے۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیٹھ گیا۔ اتنے میں حضرت ابو بکرؓ آ گئے۔ انہوں نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ پھر حضرت عمرؓ آئے۔ ان کے بعد حضرت عثمانؓ آئے۔ سلام کیا اور بیٹھ گئے۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سامنے سات کنکریاں پڑی ہوئی تھیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کنکریاں اپنے ہاتھ میں رکھیں، تو وہ تسبیح پڑھنے لگیں۔ اور شہد کی مکھیوں کی طرح ان کی تسبیح کی آواز سنائی دی۔ پھر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کنکریاں نیچے رکھ دیں تو وہ چپ ہو گئیں۔

اس کے بعد حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کنکریاں اُٹھا کر حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ہاتھ میں رکھ دیں۔ ان کے ہاتھ میں بھی کنکریاں تسبیح پڑھنے لگیں اور شہد کی مکھیوں کی طرح ان کی آواز سنائی دی۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے انہیں زمین پر رکھا تو ان کی تسبیح کی آواز بند ہو گئی۔ بعد ازاں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں کنکریاں رکھیں تو وہاں بھی کنکریوں سے تسبیح کے کلمات سنائی دیئے، جیسے شہد کی مکھیوں کے بھنبھنانے کی آواز ہوتی ہے۔ جب زمین پر رکھا تو آواز بند ہو گئی۔ آخر میں حضرت عثمانؓ کے ہاتھ میں کنکریاں رکھیں تو کنکریوں نے تسبیح پڑھی اور جب انہیں نیچے رکھا گیا

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

تو ان کی آواز ختم ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

هٰذِهٖ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ

یہ نبوت کی خلافت (کی طرف اشارہ) ہے۔[1]

## خلفاءِ ثلاثہ کے ہاتھوں میں سنگریزوں کی تسبیح

(۸) ابن عساکرؒ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ میں چند سنگریزے لئے تو ان سے تسبیح کے کلمات جاری ہوئے۔ ہم نے ان کی آواز سنی۔ آپ ﷺ نے وہ سنگریزے حضرت ابو بکرؓ کے ہاتھ میں رکھے تو پھر بھی وہ تسبیح پڑھنے لگے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے ہاتھوں میں بھی وہ سنگریزے رکھے تو ہمیں ان کی تسبیح کی آواز سنائی دی۔ آخر میں آپ ﷺ نے ہم سب کے ہاتھوں میں باری باری وہ سنگریزے رکھے مگر کسی کے ہاتھ میں بھی ان کی تسبیح کی آواز نہ نکلی۔[2]

## میرے بعد امر خلافت کے متولی پہلے ابو بکرؓ پھر عمرؓ ہوں گے

(۹) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بِمَارِیَةِ الْقِبْطِیَّةِ بَیْتِ حَفْصَةِ ابْنَةِ عُمَرَ ثُمَّ قَالَ: یَا حَفْصَةُ! اَلَا اُبَشِّرُکِ؟ قَالَتْ: بَلٰی! بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ۔ قَالَ: یَلِیْ هٰذَا الْاَمْرَ

---

1 الخصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۲۲۰

2 الخصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۲۲۰ از امام سیوطیؒ

مِنْ بَعْدِیْ اَبُوْبَکْرٍ، وَ یَلِیْ مِنْ بَعْدِ اَبِیْ بَکْرٍ اَبُوْکِ۔ اُکْتُمِیْ هٰذَا عَلَیَّ (ابن عساکر)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے گھر میں داخل ہوئے۔

پھر فرمایا: اے حفصہؓ! کیا میں تمہیں ایک بشارت نہ دوں؟ عرض کیا: جی ہاں! ضرور، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد امر خلافت کے متولی ابوبکرؓ ہوں گے اور ابوبکرؓ کے بعد تمہارے ابو (عمرؓ) ہوں گے۔ اس خوشخبری کو پوشیدہ رکھنا۔

## ابوبکرؓ و عمرؓ خلفاءِ راشدین میں سے تھے

(۱۰) عَنْ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ قَالَ: قَالَ فَتًی مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ حِیْنَ انْصَرَفَ مِنْ صِفِّیْنَ: سَمِعْتُکَ تَخْطُبُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ! فِی الْجُمُعَةِ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ! اَصْلِحْنَا بِمَا اَصْلَحْتَ بِهِ الْخُلَفَاءَ الرَّاشِدِیْنَ، فَمَنْ هُمْ؟ فَاغْرَوْرَقَتْ عَیْنَاهُ ثُمَّ قَالَ: اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ اِمَامَا الْهُدٰی وَ شَیْخَا الْاِسْلَامِ وَ الْمُهْتَدٰی بِهِمَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مَنْ اتَّبَعَهُمَا هُدٰی اِلٰی

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ، وَ مَنِ اقْتَدٰى بِهِمَا يُرْشَدُ، وَ مَنْ تَمَسَّكَ
بِهِمَا فَهُوَ مِنْ حِزْبِ اللّٰهِ، وَحِزْبُ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ[1]

ترجمہ: علی بن حسینؓ کی روایت ہے کہ بنی ہاشم کے ایک لڑکے نے حضرت علیؓ بن ابی طالب سے پوچھا: جب آپؓ جنگ صفین سے واپس لوٹ رہے تھے، اے امیر المؤمنین! میں نے جمعہ کے دن آپ کو خطبہ دیتے سنا اور آپ فرما رہے تھے:

"یا اللہ! ہماری اس طرح سے اصلاح فرما، جس طرح تو نے خلفائے راشدینؓ کی اصلاح فرمائی ہے۔"

ذرا یہ تو بتادیجیے کہ خلفائے راشدین کون لوگ ہیں؟

حضرت علیؓ کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبانے لگیں۔

پھر گویا ہوئے: وہ ابو بکرؓ و عمرؓ ہیں۔ جو کہ آئمہ ہدی، شیوخ الاسلام اور رسول اللہ ﷺ کے بعد مھتدی بھما ہیں۔

جو بھی ان کی اتباع کرے گا، اسے سیدھی راہ کی ہدایت مل جائے گی۔ جو ان کی اقتداء کرے گا، وہ رشد تک پہنچ جائے گا۔

جو شخص ان کا تمسک (سہارا) کرے گا، وہ حزب اللہ میں سے ہو گا، جب کہ حزب اللہ (اللہ کا لشکر) ہی فلاح پانے والا ہے۔

**ولادت:** حضرت ابو بکر صدیقؓ کی ولادت جمادی الثانیہ عام الفیل

---

[1] اللالکائی وابو طالب العشاری فی فضائل الصدیق ونصر فی الحجۃ

کے ۳سال بعد (جولائی ۷۱۵ء میں) ہوئی۔

## دورِ خلافت حضرت ابو بکر صدیقؓ

۸ ربیع الاول ۱۱ھ تا ۲۲ جمادی الثانیہ ۱۳ھ

مطابق ۹ جون ۶۳۲ء تا ۲۳ اگست ۶۳۴ء

## مدت خلافت

بحساب ہجری ۲ سال، تین ماہ، ۱۰ دن

اور بحساب عیسوی ۲ سال، ۲ ماہ، ۱۶ دن

**وفات:** ۲۲ جمادی الثانیہ ۱۳ھ (۲۳ اگست ۶۳۴ء) کو خلیفۂ رسولؐ حضرت ابو بکرؓ صدیق نے ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔ پھر حضرت عمرؓ بن خطاب الفاروق نے زمام خلافت سنبھالی۔ وماعلینا الا البلاغ المبین

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلاً وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ دَائِمًا وَّ سَرْمَدًا

خادم اہلسنّت

حافظ عبدالوحید الحنفی

abdulwaheedhanfi@yahoo.com

ساکن اوڈھروال (تحصیل و ضلع چکوال)

۱۳ ربیع الثانی ۱۴۳۹ھ مطابق یکم جنوری ۲۰۱۸ء

☆☆☆☆

اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات اور ایڈورٹائزنگ کے لئے رجوع کریں

النور مینجمنٹ چکوال

0334-8706701

www.zedemm.com

zedemm@yahoo.com

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

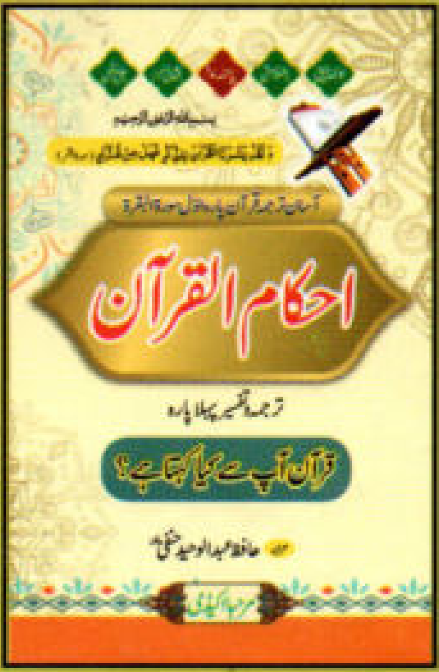


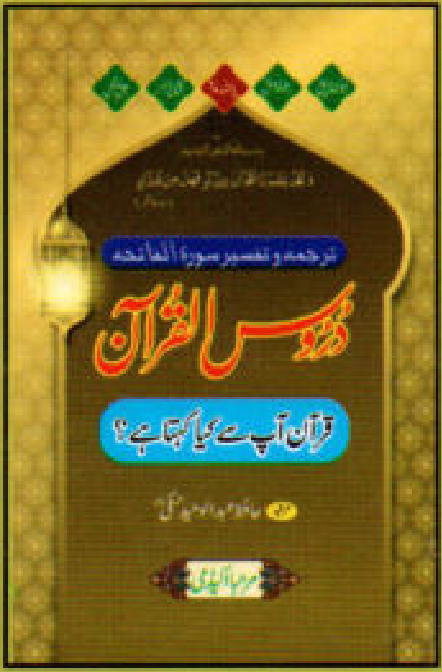


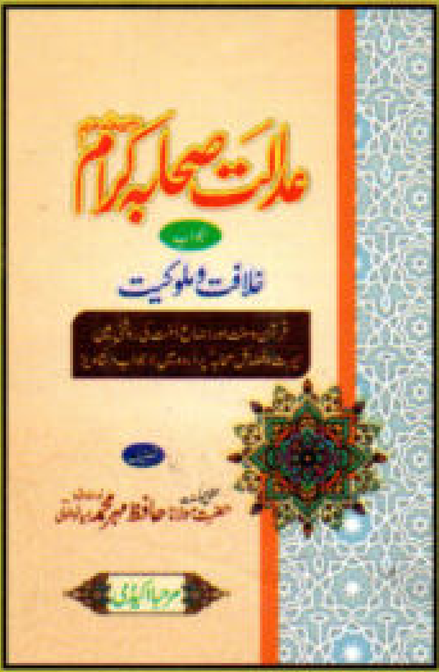


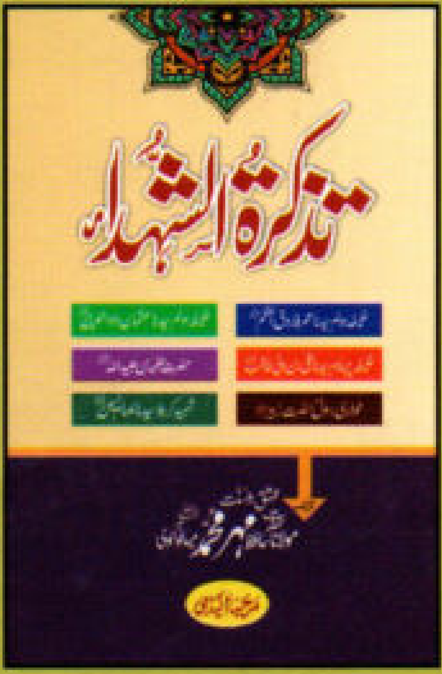


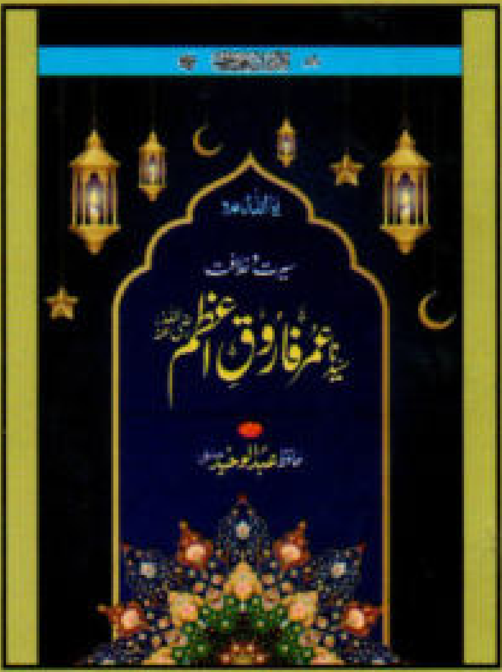


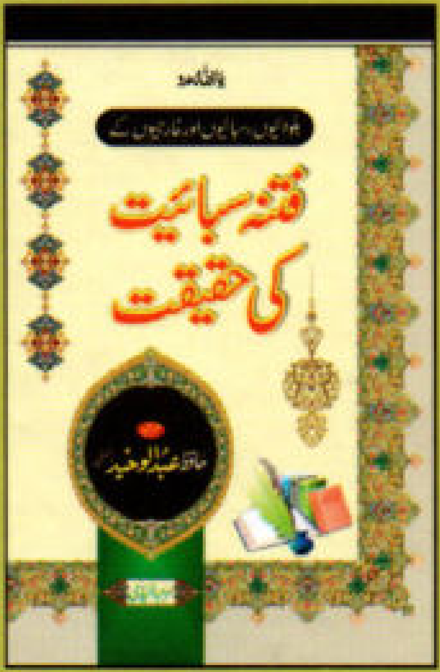


مرحبا اکیڈمی

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]